

UTL AT DOWNSVIEW



D RANGE BAY SHLF POS ITEM C
39 12 05 11 08 004 7

BP Muḥammad Ṣiddīk Ḥasan, nawab of
166 Bhopal
 .815 Dawā' al-qalb
M83
1887

PLEASE DO NOT REMOVE
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY

BP
166
-815
M83
1887

Muhamamad

دَوَاءُ الْقَلْبِ الْقَاسِي

Muhamamad Sedolig Hasan,
nawab of Bhopal

بِتَذْكَيرِ الْمَوْتِ لِلنَّاسِي

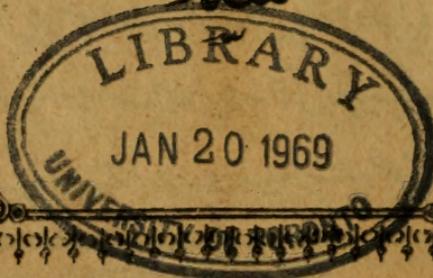
Dawā' al-qalb al-qāsi

طُبِعَ فِي مَطْبَعِ مُفِيدِ عَامِ الْكَائِنِ

فِي بَلَدَةِ الْكَبْرِ أَبَادًا

BP
166
815
M83
1887

سنة ۱۳۰۵





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰةَ لِيَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَالصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ عَلٰى خَيْرِ
 خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَصَحْبِهِ لَا يَشْفِيْ جَهَنَّمَ وَلَا اَصَابِعُهُمْ اَيُّهَا الَّذِي تَخَّرَ بِيْخْتَصِرُ فِيْ بَيَانِ مَيْنِ مَوْتِ
 وَجَبَازَةِ وَقَبْرِ كَيْ اِسْ زَمَانَةِ اٰخِرِيْنَ بِسَبِيْتِ غَرِيْبِ اِسْلَامِ كَيْ لَوْ كُوْنُ لَيْ يَادُ كِرَا مَوْتِ وَبِرِزْخِ كَا مَرِيْكَ
 كَرِيْ يٰ هَيْ اَكْرِ حِيْرَاتِ دُنْ سَيْكِرُوْنَ مَرْدُ عَوْرَتِ كُو مَرْتِيْ دِيْ كَيْ تِيْ هِيْنَ لَكْسُنْ اِيْنِيْ مَوْتِ كَسِيْ كُو هَر كَرِيْ يَادُ
 اَتِيْ بَلَكِيْ سَخْتِيْ دِلْ كِيْ اِسْ حُدْ كُو پِيْنِيْجْ كِيْ هِيْ كِيْ اَبْجِيْ مَرْدِيْ كِيْ جَانِ هِيْ مَيْنِ نَطْلِيْ هِيْ حَالَتِ اِحْتِصَا
 هِيْ كِيْ اُو سَكِيْ جَلْبِيْ كِيْ طَالِبِ هُوْتِيْ هِيْنَ خَوَاهُ نُو كَرِيْ چَا كَرِيْ هُو يَا كُوْنِيْ اُو حَقْ وَا جِبْ اِاضِيْ هِيْ
 سَبْ نَشَانِيْ هِيْ اِسْ بَاتِ كِيْ كِيْ اِيْ شَيْ خَشْ كَا دِلْ سَخْتِ هُو تَا هُو دِلْ كِيْ سَخْتِيْ سِيْ اِنْسَانِ كَا عَالِيَا تَا هِيْ
 بَا لِيْ خِيْ مَيْنِ هُو تَا اِسْ نِكَاشِ مِيْنِ چِنْدَا حَادِيْثِ وَا اِنَارِ وَغِيْرِيْ بَا كَرْتِيْ جِيْ كِيْ اِيْ لِيْ هِيْ تَا كَرِ طَالِبِ نَجَاتِ اُو پِيْ
 مَطْلَعِ هُو كَرِ اِنِيْ جَانِ پَرِ سُوْلِيْ اُو حَالَتِ اِيْمَانِ پَرِ مَرْنِيْ كِيْ فِكْرِيْ كِيْ كِيْ يُوْنِكِيْ مَوْتِ كَا وَقْتِ كَسِيْ كُو
 سَعْلُوْمِ مَيْنِ هِيْ اُو كِيْ هِيْ بِيْمَارِ هُوْتِيْ اُو حَرْبِ وَضَرْبِ كَرْنِيْ پَرِ هِيْ مَخْصَرِ مَيْنِ هِيْ هِيْ بِيْ هِيْ

لوگ اچھے پہلے تندرست کہاتے پتے یکا یک مرجاتے ہیں جبکی عمر بظاہر لائق مرنے کے نہیں ہوتی ہے اور بہت آدمی بیمار پڑ کر جان دیتے ہیں پر وہ بیماری بھی طرح طرح کی ہوتی ہے اور مدت بھی اوس مرض کی مختلف ہو کرتی ہے کوئی ذرا سا بیمار ہو کر سفر آخرت کر جاتا ہے کوئی مہینوں بلکہ برسوں پاؤں رگڑتا ہے بہر حال کیفیت موت کی حق میں ہر بندہ کے جدا ہے اور کیفیت امراض کی واسطے ہر شخص کے علیحدہ ہے سب سے بہتر موت اوس شخص کی ہے جو راہ خدا میں مرتا ہے اور اس دار فانی سے ایمان و اخلاص پر اوثقہ جاتا ہے سو یہ بات ہر کسی کو حاصل نہیں ہوتی ہے مظننہ اس سعادت کا اوس شخص کے حق میں ہے جو موت کو اکثر یاد رکھتا ہے اور اوس پر اثر اس یاد کا نمایاں ہوتا ہے ورنہ یوں تو ہر بشر کو موت کا یقین ہے لکن جبکہ نتیجہ اوس کا کچھ نہ نکلا تو ہر یہ یقین کوئی نفع نہیں دیتا بلکہ موجب فساد قلب کا ہو جاتا ہے و نفوذ باللہ منہ

مفتی

حدیث سہل بن سعد میں آیا ہے کہ ایک مرد حضرت کے صحابہ میں عمر گیا اصحاب اوسکی ثنا و صفت کرنے لگے اور اوسکی عبادت کا ذکر کیا حضرت خاموش تھے جب وہ چپ ہوئے تب حضرت نے فرمایا اہل کان یکثر ذکر الموت کیا وہ موت کا بہت سا ذکر کیا کرتا تھا کہا نہیں فرمایا افضل کان یدع کثیرا صاحبکے صلیت تھی یعنی کیا وہ بہت سی اپنی خواہش کی چیزیں چھوڑ دیتا تھا کہا نہیں فرمایا ما بلغ صاحبکے کثیرا اما تذہبون الیہ یعنی نہیں پہنچا یا تمہارا بہت اوس چیز جو بڑھتی جاتی ہے اور الا الطبرانی باسناد حسن مانس کہتے ہیں صحابہ نے سامنے حضرت کے ایک شخص کی عبادت و اجتهاد کا ذکر کیا فرمایا کیف ذکر صاحبکے الموت یعنی یہ تو کہو کہ وہ موت کی یاد کرنے میں کیونکر تھا کہا ہم نے نہیں سنا کہ وہ ذکر موت کرتا ہو فرمایا لیس صاحبکے ہذاک رواہ البزار یعنی جیسا تم اوسکو سبوتے

وہ ویسا نہیں ہے وگناہ حدیث ابن عمر میں آیا ہے کہ ایک مرد انصاری نے کہا تھا ہی رسول خدا
 من اکیس الناس واحرم الناس یعنی بڑا عقلمند ہوشیار آدمی کون ہے فرمایا اکثرہم ذکر الموت
 واکثرہم استعداد الموت اولئک الاکیاس ذہبوا لشرف الدنیا وکراہۃ الآخرۃ
 رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الموت والطبرانی فی الصغیر باسناد حسن ورواہ ابو یوسف
 مختصرا باسناد جمید یعنی جو موت کو بہت یاد کرے اور موت کے لئے خوب سی طیارسی کرے
 وہی لوگ بڑے ہوشمند و چالاک ہیں دنیا و آخرت کی خوبی و برتری کے لئے بیہقی کا لفظ یہ ہے کہ
 ایک آدمی نے کہا ہی الموصین اکیس کون ایماندار بڑا دانا ہے فرمایا اکثرہم للموت ذکر ل
 واحسنہم لصا بعدہ استعداد اولئک الاکیاس ورواہ سرزین فی کتابہ ایضاً
 یعنی جو موت کا ذکر بہت کیا کرتا ہے اور مابعد موت کے لئے خوب سی مستعدی رکھتا ہے وہی بڑا
 دوراندریش ہے ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو لازم ہے گو وہ کیسا ہی عابد مجتہد متقی ہو
 کہ موت کو نہ بہو لے بلکہ اوسکا ذکر دل میں اور محفل میں اکثر کیا کرے اس ذکر سے اوسکو اپنی موت
 آتی رہیگی اور دوسروں کی موت سے عبرت بھی حاصل ہوگی اور یہ یاد اوسکو دنیا میں زاهد اور
 آخرت میں راغب بنائیگی اور سبب حسن خاتمہ کی ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ جو کہ تجکو مقصود لکھنے سے اس
 یاد دلانا موت و جنازہ و بعض اہوال قبر و خواب کا ہے لہذا نام اس تذکرہ کا **دواء القلب**
القاسی بتذکیر الموت للناسی رکھا

باب

اس میں یہ ذکر ہے کہ موت کا بہت سایا دکرنا اور اوسکے لئے طیار ہونا مستحب ہے حدیث ابو ہریرہ
 میں فرمایا ہے اکثر واذکر ہادم اللذات یعنی الموت رواہ ابن ماجہ والترمذی

وحسنہ والطبرانی باسناد حسن یعنی اسے لوگوں میں بہت یاد کرواؤ اور اس چیز کو جو کائنات والی ہے
 لذتوں کی یعنی موت ابن حبان نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ فائدہ ما ذکرہ احد
 فی ضیق الا وسعد ولا ذکرہ فی سعة الا ضیقھا علیہ یعنی یہ موت وہ شئی ہے کہ جو کوئی اسکو
 تنگی میں یاد کرتا ہے تو یہ اسکو کشادہ کر دیتی ہے اور اگر کشائش میں یاد کرتا ہے تو اسکو کشادگی
 کو اس شخص پر تنگ کر دیتی ہے میں کہتا ہوں پہلا اثر حق میں دیندار کے ہے اور دوسرا اثر
 حق میں دنیا دار کے اور دونوں اثر نافع ہیں ولہذا الحمد اسی مضمون کو بزار نے انس سے رفعاً
 باسناد حسن روایت کیا ہے ابن عمر کا لفظ رفعاً یہ ہے فائدہ مکان فی کثیر الا قتلوا الا
 قلیل الاجزاء رواہ الطبرانی باسناد حسن یعنی موت کے ذکر سے بہت چیز تھوڑی
 ہو جاتی ہے اور تھوڑی چیز بہت حدیث ابو ذر میں آیا ہے کہ انہوں نے حضرت سے پوچھا تھا
 کہ صحف موسیٰ میں کیا تھا فرمایا سارے مضامین عبرت کے تھے عجبت لمن ایقن بالموت
 لخر هو یفرح عجبت لمن ایقن بالنار لخر هو یضحک الحدیث رواہ ابن حبان یعنی
 تعجب ہے اس شخص سے جسے کہ یقین کیا موت کا پہرہ خوش ہوتا ہے اور تعجب ہے اس شخص
 سے جسکو یقین ہوا آگ کا پہرہ وہ ہنستا ہے ابو سعید خدری کہتے ہیں حضرت اپنے مصلے پر
 آئے لوگوں کو دیکھا کہ وہ گویا دانت نکالے ہنستے ہیں فرمایا اگر تم ہادم لذات کو بہت سایا دکر
 تو وہ تمکو اس ہنسی سے مشغول کر دیتی تم اسکو بہت سایا دکیا کرو کیونکہ قبر پر کوئی دن نہیں آتا
 لکن وہ اسدن میں گفتگو کرتی ہے کہتی ہے میں ہوں گہ غربت کا میں ہوں گہ تنہائی کا میں
 ہوں گہ خاک کا میں ہوں گہ کیڑوں کا پہرہ جب بندہ مؤمن دفن ہوتا ہے تو قبر اس سے یہ
 بات کہتی ہے مرحبا و اہلاً جو لوگ میری پشت پر چلتے تھے تو او نہیں سب سے زیادہ مجکو پیار
 اب جو آجیکے دن مجکو تجھ پر قابو بلائے تو میرا برتاؤ اپنے ساتھ دیکھے گا پہرہ بصر تک کشادہ ہو جاتی

ہے اور اسکے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے کھول دیا جاتا ہے اور جب بندہ فاجریا کا قبر دفن ہوتا
 ہے تو قبر اوس سے یہ بات کہتی ہے کہ جو لوگ میری پیٹھ پر چلتے تھے تو اون سب میں مجکو سب
 سے زیادہ دشمن تھا آجکے دن جو میں تیری والی وارث ہوں تو اب تو میرا برتاؤ اپنے ساتھ دیکھنے کا پتہ
 وہ اوسپر اسطرح ملجاتی ہے کہ اوسکی پسلیاں تترہتر ہو جاتی ہیں حضرت نے اپنی بعض اونگلیاں بعض
 میں داخل کر کے بتایا اور فرمایا ستر تین یعنی آرد ہے مقرر ہوتے ہیں کہ اگر ایک بھی اونہیں کا
 زمین میں پہونک مارے تو زمین کوئی چیز نہ اگلے جب تک کہ دنیا باقی ہے وہ سانپ اوسکو
 نوچے کہ سوٹے ڈستے ہیں یہاں تک کہ نوبت حساب کتاب کی آئے پھر فرمایا انھا القبر وضعت
 من ریاضا تحتہ او حصرة من حفرة النار سواہ الذر صدی وقال حدیث حسن بن
 والبیہقی اس حدیث سے تفرقہ انجام مومن و فاجر کا معلوم ہوا ایمان و فخر کے مقابلہ سے یہ بات
 بھی نکلی کہ مراد مومن سے اس جگہ عامل صالح ہے اور فاجر سے فاسق پہر انجام فاسق و کافر
 کا ایک سا بتایا اس سے یہ ثابت ہوا کہ فسق کا رشتہ کفر سے نزدیک ہے اور ایمان سے دور
 اگرچہ فاسق مرتکب کبیرہ غلطی فی النار ہوگا مانا کہ خلو و نہوا و نوح میں جانا تو مقرر ہا یہ بلا کبیرہ
 ہے اللہ غفر حدیث عثمان یا عمار میں فرمایا ہے کفی بالموت واعظان و اہ الطبرانی یعنی
 اگر کوئی شخص نصیحت و عبرت پکڑنا چاہے تو اوسکو موت واسطے اس کام کے کفایت کرتی
 ہے موت کو یاد کرے سب ہمیش آرام دنیا کا بھول جائیگا کسی لذت و حلاوت کا فریاد نہ کیا
 کسی اور واعظ کی کیا حاجت ہے اگر سمجھ ہووے

جمامی آن یہ کہ درین مرحلہ آن پیشہ کنی	کہ زمرگ دگر ان مرگ خود اندیشہ کنی
---------------------------------------	-----------------------------------

براہین عازب کہتے ہیں ہم ایک جنازہ میں حضرت کے ساتھ تھے کنارہ قبر پر خوب سارو لے
 یہاں تک کہ سٹی تر ہو گئی پھر فرمایا می ہائیو مثل هذا فاعذ وارواہ ابن ماجہ باسناد حسن

یعنی بن جیسے دنگے لئے طیارسی کر لومر آد طیارسی سے یہی عمل صالح کرنا ہے جو کہ سبب نجات کا
عذاب قبر و آخرت سے ہو ابن عمر کہتے ہیں حضرت نے میرے دوست کو پکڑ کر فرمایا کن فلا دنیا
کانک غریب ادعا برسبیل یعنی رہ دنیا میں جیسے کوئی غریب یا راہ کا مسافر ہوتا ہے
الحديث رواه البخاری ترمذی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے وعد نفسک فی اصحاب
القبور یعنی اپنی جان کو قبر والوں میں گرنے کے لئے ابن عمر کہتے تھے توجب شام کرے تو صبح کی راہ
ندیکہ اور جب صبح کرے تو شام کی راہ ندیکہ اپنی صحت سے مرض کے لئے اور اپنی حیات سے موت
لئے کچھ لیکے رواه البخاری ترمذی نے اتنا اور زیادہ کیا فانک لا تدری یا عبد اللہ ما
اسمک غدا یعنی امی عبد اللہ کل تجکو معلوم ہوگا کہ تیرا نام کیا ہے یعنی شخص ہوں قبر سے ایسا
ہوش و حواس باختہ ہوگا کہ اپنا نام تک بھی بہو بجا گیا کہ ماؤ نے کہا تھا امی رسول خدا مجھے
کچھ وصیت کرو فرمایا عبد اللہ کانک تسراہ واعد دفنک فی المواقب رواه
الطبرانی باسناد حید یعنی عبادت کر اللہ کی گویا تو اسکو دیکھ رہا ہے اور گرنے کے جا
اپنا مرد و زمین اس میں ارشاد ہے طرف اخلاص عمل اور یاد مرگ کے ایک بار بن عمر گھر کی دیوار پر
لگاتے تھے حضرت کا گزر ہوا فرمایا یہ کیا ہے کہا اس دیوار کو درست کرتا ہوں فرمایا الامر اسر
من ذلك رواه ابوداؤد والترمذی وصحہ وابن ماجہ وابن حبان یعنی موت اس
بھی زیادہ تر شتابکار ہے یعنی کہیں یہ نہو کہ دیوار درست ہونے نہائے اور موت آپکے
تم کس شغل میں پہنچے ہو ابن مسعود کہتے ہیں حضرت نے ایک خطمربع کہینچا اور ایک خط
اوسکے پچ میں پہر اور خطوط خورد گرداوسکے پہر فرمایا یہ انسان ہے یہ اوسکی اجل ہے جو اوسکو
گمیرے ہوئے ہے اور یہ خط جو باہر نکلا ہے یہ اوسکی امید ہے اور یہ چوٹی لکیر بن اوس کے
اعراض ہیں اگر یہ خط چوک گیا تو دوسرے نے نوچا اور اگر وہ چوکا تو اس نے نوچا رواه البخاری

واهل السنن یعنی اجل ہر چار جانب سے اوسکو محیط ہے اب وہ کس طرح موت سے بچ سکتا ہے
ایک جانب سے اگر بچ گیا تو اور جانب سے تو نہیں بچ سکیگا سمعنا اوسکے طول اہل کو دیکھو
کہ اجل سے آگے بڑھا ہوا ہے ۵

از بخت اسید وار بودم ہمہ عمر

بازی خوروزگار بودم ہمہ عمر

بی وعدہ درانتظار بودم ہمہ عمر

بی مایہ بخت کرسود ماندم ہمہ جا

حدیث ابن مسعود میں فرمایا ہے قیامت قریب آئی اور لوگوں کی حرص دنیا پر بڑھتی جاتی
ہے اور وہ اللہ سے زیادہ ترور ہوتے جاتے ہیں رواہ الحاکم و قال صحیح الاسناد یعنی عمر
گھٹتی ہے اور گناہ بڑھتے ہیں مگر کچھ فکر و خیال نہیں دوسرا لفظ عبد اللہ کا رفعاً ہے
الجنة اقرب الی الحد کہ من شرک نخلہ والنار مثل ذلك رواہ البخاری یعنی جنت
و دوزخ تمسے لقمہ پاپوش سے بھی زیادہ تر قریب ہے مراد اس سے قرب اجل ہے کیونکہ
مرتے ہی حال جنتی و دوزخی ہونے کا معلوم ہو جاتا ہے دفن ہونیسے پہلے ہی انجام
کا رکمل جاتا ہے ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہے کہ جلدی کرو عمل کرنے میں فتنوں پر جیسے ٹکڑے
کالی رات کے صبح کر لیا مومس ہو کر اور شام کر لیا کافر ہو کر اور شام کو مومس ہو گا اور صبح کو کافر
اپنا دین ذرا سے سامان دنیا کے لئے فروخت کر دیگا رواہ مسلم اس ہمارے زمانہ آشوب
نشانی میں مصداق اس حدیث کا تجوی موجود و شہود ہے یہ معجزہ ہے رسول خدا صلعم کا
کہ جیسا کہ اتنا وسیا ہی ہو حدیث انس میں فرمایا ہے کہ اللہ جب کسی بندہ کے ساتھ نیک
کرنا چاہتا ہے تو اوسکو کام میں لیتا ہے پوچھا کیونکر فرمایا مرنیسے پہلے توفیق عمل صالح کی دیتا
ہے رواہ الحاکم و قال صحیح علی شرطہما اس سے معلوم ہوگا جو بدمرنیسے پہلے نیک ہو کر
مرے وہ مغفور ہوتا ہے ۵

آدمی ز اچشم حال نگرہ از خیال پرسی و دی بگزر

ف ابوہریرہ روفا کہتے ہیں اعذر اللہ الا امرئ اخر اجله حتی بلغ ستین سنۃ
 رواہ البخاری یعنی طے کر دیا اللہ نے عذراوس شخص کا جسکی اجل میں دیر کی یہاں تک کہ وہ
 ساٹھ برس کو پہنچا سہل کا لفظ مرفوع یہ ہے من عمر من امتی سبعین السنۃ فعد
 اعذر اللہ الیہ فی العمر رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرطہما یعنی مرد ہفتاد سالہ
 منقطع العذر ہو جاتا ہے

چمن پیر شدی حافظ آرمیکہ بیرون شہ
 رندی و خراباتی در عین شباب اولی

دلندا حدیث ابی ہریرہ میں اوس شخص کو جسکی عمر بڑھی اور عمل اچھا ہو خیار فرمایا ہے رواہ احمد
 وابن حبان والبیہقی ابو بکر کہتے ہیں ایک شخص نے کہا اسی رسول خدا کون آدمی بہتر ہے
 فرمایا من طال عمرہ وحسن عملہ پوچھا کون بدتر ہے کہا من طال عمرہ وساء عملہ رواہ
 الترمذی وصحیح والطبرانی باسناد صحیحہ والحاکم والبیہقی ایک روایت میں آیا ہے
 کہ جو کوئی موت کو ہر دن بیس بار یاد کر لے گا اوسکا حشر ہمراہ شہیدوں کے ہوگا بہر حال یاد کرنا
 موت کا مورت انزعاج خاطر و طلب خروج اس دار فانی سے اور باعث توجہ کا ہر لحظہ طرف
 دار باقی کے ہوتا ہے اسلئے کوئی انسان دو حال سے خالی نہیں ہوتا یا تو ضیق و نعمت میں ہوتا
 ہے یا سعۃ و نعمت میں سوان دونوں حالت میں اوسکو حاجت ذکر و موت کی ہوتی ہے
 کیونکہ اس ذکر سے صعوبت شدت اور غفلت نعمت میں خفت آجاتی ہے بعض نے کہا
 کہ ذکر موت میں قصائل و انتظار اجل ہوتا ہے موت کے لئے نہ کوئی نفس معلوم ہے اور نہ
 معلوم اور نہ زمن معلوم اسلئے ہوشیار لوگ پہلے سے اوسکے لئے طیار می کرتے ہیں اور کمر
 بستہ مستند ہو رہتے ہیں حکایت یزیدرقاشی رح اپنے نفس کو عتاب کرتے اور کہتے

افسوس ہے تجھ پر ای نفس بعد موت کے کون تیری طرف سے نماز پڑھے گا کون روزہ رکھے گا
 اسی طرح اور خطابات کرتے پہر کہتے اسی لوگو تم اپنی جانوں پر باقی عمر میں گریہ و زاری نہیں کرتے
 بہلا چسکا و عدہ موت اور چسکا گہر اور چسکا فراس خاک نمناک اور چسکا مولس کرم ہو اور
 خون فرج اکبر او سکو ہلا دے وہ کب نیند کا مزہ لیسکتا ہے ۵

اسراق یتقلب فی متلق | فکان قتاداً مضجعا

سننے
 عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو جمع کر کے ذکر موت و احوال قیامت و سوز حساب و پل صراط کا
 پہر کوئی اونہیں یہاں تک رو تا کہ گویا سامنے اوسکے جنازہ رکھا ہے حکایت سفیان
 ثوری جب موت کو یاد کرتے تو کئی دن تک کمانا پینا چوٹ جاتا کوئی کچھ پوچھتا تو کہتے میں
 نہیں جانتا یوسف بن اسباط جب ساتھ کسی جنازے کے جاتے تو قریب ہوتا کہ مر جاتے
 لوگ اونکو نفس پڑا لگ کر لاتے مھلغان کہتے تھے یا موت میں تین چیزیں حاصل ہوتی
 ہیں تعجیل تو بہ قناعت نفس نشاط عبادت اور نسیان موت سے تین باتیں ملتی ہیں تاخیر تو
 و حرص دنیا اور کسل طاعت میں سو تم سکر ات و غمرا ت و ممرات و صعوبت موت میں فکر کیا کرو
 کہ یہ مفتح قلوب و مکی عیون و مفرق جماعات و ہاذم لذات و قاطع اقلیات ہے ۵

نصیبك عما یجمع الہی كلہ | رداوان فیہما و حنفاط

وقال آخرہ

انظر لمربك الدنيا باجمعها | هل راح منها بغیر القطن و الكفن

حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتے تھے اسی لوگو تم وہ قوم نہو جنکو آرزوؤں نے ہلاک کر دیا ہے وہ
 دنیا سے ہی حسنہ کے نکلے اونہیں کا کوئی شخص یہ بات کہتا ہے کہ مجھ کو اپنے رب کے ساتھ حسن
 ظن ہے حالانکہ وہ جو ہٹا ہے او سکو اگر اللہ کے ساتھ نیک گمان ہوتا تو وہ اچھا عمل طریقہ

راستی پر کرتا کہا اشار اللہ قولہ تعالیٰ وذلکم ظنکم الذی ظننتمہم بکم اذ انکم الایہ
 بقیہ بن ولید اپنے اخوان کو خط لکھتے کہ دیکھو تم غمور سے بچو کہ میں نے نہ کیجیو کہ امیر و ارتقا و طول عمر
 ہو کر سیئات میں پھنس جاؤ اور اللہ پر تناسی امانی کرو یہ کام کرنا آہن سرد کا ٹوٹنا اور ہوا کا
 مٹی سے ناپنا ہے بلکہ اللہ کے لئے اتنا قیام کرو کہ تمہارے پاؤں سوچ سوچ جائیں الذین
 یندرون اللہ تیا ما وقعود او علی جنوبہم الایہ حضرت نماز شب میں اتنا قیام کرتے کہ
 پاؤں پر ورم آجاتا جب کہا تو فرمایا افلا الکن عبد اشکور **ف** حبط حیاہ یاد کرنا موت
 کا مستحب ہے اسی طرح موت کا مانگنا بسبب کسی مصیبت مال و جسد و اہل و اول کے
 منع ہے حدیث انس میں فرمایا ہے تمنا نکرے کوئی تم میں موت کی اگر نیک ہے شاید نیک
 زیادہ کرے اور اگر بد ہے شاید بدی سے باز آئے رواہ مسلم و البخاری عن ابی ہریرۃ
 مراد باز آئیے یہ ہے کہ توبہ بجائے گناہ کرنا چھوڑوے مرتبے پہلے طالب رضای الہی ہے
 دوسرے لفظ یہ ہے کہ آرزو نکرے کوئی تم میں مرے کی بسبب نازل ہونے کسی ضرر کے
 اور اگر بے اس آرزو کے نہ بنے تو یوں کہے اللہ احیی ما کانت الحیاۃ خیر الی
 و تقوی ما کانت الوفاۃ خیر الی رواہ مسلم و البخاری و ابوداؤد و الترمذی
 و النسائی جابر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ تمنا نکرے کوئی شخص موت کی کہ جمل مطلع کا سخت ہے
 سعادت یہ ہے کہ عمر بندے کی دراز ہو اور اللہ اسکو رجوع نصیب کرے رواہ احمد و ابی یوسف
 حسن و البیہقی مسلم کا لفظ ابو ہریرہ سے یہ ہے کہ تمنا نکرے تم میں کوئی مرنے کی اور نہ
 دعا مانگے اسکی قبل آنے موت کی کیونکہ جب وہ مرجائے گا تو اسکا عمل منقطع ہو جائے گا
 اور یوں کو تو اسکی عمر سے خیر ہی بڑھتی ہے **حکایت** حضرت پاس عباس کے گئے وہ
 بیمار تھے انہوں نے تمنا مرنے کی فرمایا اسی عباس تو موت کی آرزو نہ کر اگر تو نیک

ہے تیری نیکی بڑھ گئی یہ تیرے لئے اچھا ہوگا اور اگر تو برا ہے اور دیر میں مر تو شاید تو اپنی
 بُرائی سے باز آئے یہ بھی تیرے لئے بہتر ہے تو ہرگز مرنا نہ چاہو واہ احمد و الحاکم و قال
 صحیح علی شریطہما علمائے کہا ہے اللہ نے موت کو اعظم صائب بنایا ہے اور اسکا نام
 مصیبت رکھا ہے فرمایا قاصدا تک مصیبت الموت یہ اسلئے کہ مرنے میں ایک حال سے
 دوسرے حال کی طرف تبدیل اور ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف انتقال کرتا ہوتا ہے سو
 یہ ایک مصیبت عظمیٰ اور رزیکہ کبریٰ ہے اس سے بڑھ کر یہ مصیبت ہے کہ انسان موت سے غافل اور
 ذکر مرگ سے روگردان و غافل ہو جائے حالانکہ حدیث میں آیا ہے کہ اگر بہائم موت کو جان لین
 تو پتھر تھک کوئی جانور فریہ کہائے کونہ ملے ابوالدرداء نے کہا موت بہتر ہے واسطے ہر مومن
 کے جو کوئی میرے قول کی تصدیق نہ کرے وہ یہ آیت پڑھے وما عند اللہ خیر ولا ابرار
 حسان بن اسود نے کہا یہ اسلئے بہتر ہے کہ موت میں وصول حبیب کا طرف حبیب کے ہوتا ہے
 الموت جسمہ یوصل الی الحبیب **ف** اہل علم کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص دین
 کی بربادی دیکھے تو اوس دم تمنا اور دعائی موت کرنا جائز ہے حدیث ابن ہریرہ میں فرمایا ہے
 ساعت قائم نہوگی یہاں تک کہ ایک شخص ایک شخص کی قبر پر گزریگا اور کسیگاش میں اسکی
 جگہ پر ہوتا رواہ مالک اور دعائی ماثور میں آیا ہے واذا اردت بالناس فتنة
 فاقبضی الیک غیر مفتون مالک نے کہا عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا کرتے تھے اللھم
 قد ضعف قوتی وکبر سنی وانتشرت رعیدی فاقبضنی الیک غیر مضیع وک
 مقصد چنانچہ کچھ زیادہ دن نگزرے کہ اونکا انتقال ہو گیا ابو عبد اللہ غفاری جب دیکھتے کہ
 لوگ طاعون سے بھاگتے ہیں تو بار بار کہتے یا طاعون خذنی الیک اور یوسف علیہ
 نے کہا تانق فنی مسلما و الحقنی بالصالحین لکن یہ کچھ صریح طلب موت میں

نہیں ہے بلکہ دعا ہے اس امر کی کہ جب کہی موت آئے تو اسلام پر آئے اسی طرح یہ قول
 مریم علیہا السلام کا یا الیقتی مت قبل هذا و کنت نسیا منسیا *

باب ۲

اسمیں ذکر اور امور کا ہے جو موت و آخرت کو یاد دلائیں اور دنیا میں بے رغبت ہنٹائیں
 ابوہریرہ کہتے ہیں حضرت نے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی خود روئے اور اس پاس والوں کو
 رو لیا اور فرمایا میں نے اپنے رب سے اذن چاہا تاکہ میں اس کے لئے استغفار کروں مجھ کو اذن نہ دیا
 میں نے اجازت زیارت قبر کی چاہی مجھے اجازت دی سو تم زیارت کرو قبروں کی کہ وہ موت کو یاد
 دلاتی ہے رواہ مسلم اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ قبر کا فرق قریب کی زیارت کرنا جائز ہے یعنی
 واسطے تذکر موت و تیسر عمرت فوت کے مگر اس کے لئے مغفرت مانگنا جائز نہیں ہے اگر یہ یا
 کسی کے لئے درست ہوتی تو سب سے زیادہ استحقاق استغفار کا واسطے والدہ حضرت کے
 تھا مگر آمنہ مومنہ نہ تھیں اس لئے اذن استغفار کا نہوا ابو سعید کا لفظ مرفوع یہ ہے میں منع
 کیا تھا مگر زیارت قبور سے سو تم اونکی زیارت کیا کرو کہ اسمیں عبرت ہے رواہ احمد و روا
 ہجرت ۲۴ فی الصحیح ابن مسعود نے رفا کہا ہے میں نہی کی تھی تمکو زیارت قبور سے سو تم
 اب اونکی زیارت کیا کرو کہ وہ قبرین دنیا میں بے رغبت کرتی ہیں اور آخرت کو یاد دلاتی ہیں
 رواہ ابن ماجہ باسناد حسن حدیث بریدہ میں فرمایا ہے میں منع کیا تھا تمکو
 قبروں کی زیارت کر نیسے اب اذن ہوا محمد کو زیارت کرنے کا مان کی قبر کو سو تم اونکی زیارت
 کرو کہ یہ قبرین مذکر آخرت ہیں رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح ابو ذر کا
 رفا یون ہے سرد القبر تذکرہ الآخرة و اغسل الموتی فان معالجه جسد

خادمو عظة بليغة وصل على الجنائز لعل ذلك ان يحزن ناك فان الحزن
 في ظل الله يتعرض كل خير رواه الحاكم وقال رواه ثقات يعني توذيريات كرتير
 كى كه وه تجكو آخرت يادو لا يلى اور نملامردون كو كه علاج كى ناخالى بدن ايك بڑى نصيحت هے او
 نماز پڑه جنازون پر شايد تجكو غم لكے نكلىن اللہ كے سايه مين هوتا هے هر خير كے روبرو آتا هے
 ان حديثون مين ذكر هے اس امر كا جو زيارت قبور سے مطلوب هے اسكے سوا جو كام زائر كر ليكا وه
 بدعت يا شرک هوگا كسى حديث مرفوع صحيح مين حكم سفر كا واسطے زيارت قبور كے ندين
 آيا هے گو پيغمبر كى قبر كيون نهو پهر پير يا استاد يا شيخ پير كى زيارت قبر كو جانے كا كيا ذكر هے
 اسي لكے يه سفر حرام هيا هے يهانتك كه بعض محققين نے واسطے قبر سيد الانبياء عليهم السلام
 كے بهي سفر كرنے كو ناجائز كر كيا هے منذر مى رح كيتے هين حضرت نے پہلے سب مردون عورتو
 كو نهى عام كى هتى زيارت قبور سے اب ان حديثون مين مردون كو اذن زيارت كا ديا اور
 حق مين عورتون كے نهى نك كور بدستور قائم رهى اور بعض نے كها كى بخصت عام هے لکن
 صحيح وهى قول اول هے ابن عباس كيتے هين لعنت كى هے رسول خدا صلعم نے زائرآت
 قبور كو اور اون لوگون كو جو قبرون پر مسجدين بناتے اور چراغ جلاتے هين رواه ابى داؤد
 والترمذى وحسنه والنسائى وابن ماجه وابن حبان الغرض زيارت قبور كى واسطے زهد كے دنيا
 يه هے كه ان رسول الله صلعم لعن زوارآت القبور سراوه احمد والترمذى
 وقال حسن صحيح وابن ماجه وابن حبان الغرض زيارت قبور كى واسطے زهد كے دنيا
 مين اور رغبت حاصل هونے كى آخرت مين اور دعا كرنے كى واسطے مردون كے هے نه اسلئے
 كه او سپر سهول چڑهاين چبراغ جلاين چادر و غلاف ڈالين گنبد بناين گج كار مى كرين
 وهان بيطيه كر عرس بجالاين دور دور سے چل كر زيارت كو آين نذر و نياز لائين مست

مائین حاجت طلب کرین اوسکے گرد پھرن اوس طرف سجدہ کرین مقبور کو پکارین اوس سے
 مدد ظاہری یا باطنی چاہین کہ یہ سب افعال شکر کیہ و کفریہ و بد عیبیہ میں مردہ کیسا ہی خدا کا
 مقبول بندہ کیون نہو وہ زندون کی دعا و صدقہ و استغفار کا محتاج و منتظر ہوتا ہے زندہ
 ہرگز کسی مردہ کا محتاج نہیں ہے نہ دین میں نہ دنیا میں اور نہ مردہ کسی زندہ کو کچھ نفع پہنچا
 سکتا ہے اسلئے کہ حدیث ابو ہریرہ میں رفعاً آچکا ہے کہ انسان جب مرجاتا ہے تو اوسکا
 عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیز ایک صدقہ جاریہ دوسرا وہ علم جس سے نفع لیا جائے
 یعنی بعد اوسکی موت کے تیسرا فرزند صالح جو اوسکے لئے دعا کرے دواہ مسلمان اسے
 یہ معلوم ہو کہ بجز ان اعمال ظاہر کے کوئی فیض باطن کسی مردہ سے کسی زندہ کو حاصل
 نہیں ہوتا ہے اگر کوئی عمل باطن موثر ہوتا تو ضرور حضرت ہیکو او سپر مطلع فرما جاتے و
 اذ لیس فلیس بلکہ سب موتی سے زیادہ استحقاق اس افاضتہ باطنی کا ہمارے حضرت
 کو ہوتا مگر حضرت نے حدیث عطا بن یسار میں یہ فرمادیا ہے کہ اللہ لا تجعل قبری ذنبا
 تعدد اشتد غضب اللہ علی قوم اتخذوا قبولا انبیائہم مساجد و دواہ مالک
 دوسری روایت میں آیا ہے لا تجعلوا قبوری عیال پس جب حضرت کی قبر مطہر منور مبارک
 پر ہجوم کر کے آنا ممنوع ٹھہرا تو اب کسی اور قبر سے فیض حاصل کرنا کب درست رہا پھر ہیکو
 گزر کر نیسے قبور ظالمین اور اونکے شہروں پر منع فرمایا ہے ابن عمر کہتے ہیں حضرت جب
 حج دیار شہر پر پہنچے تو اپنے اصحاب سے کہا تم ان مغذبین پر داخل نہو مگر روتے ہوئے
 اگر نہ رو تو پھر ان پر داخل بھی نہو کہ میں وہ عذاب جو انکو پہنچاتا تمکو نہ پہنچے دواہ الشیخ
 دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جب گزرا پکا حجر پر ہوا فرمایا لا تدخلوا مساکن
 الذین ظلموا انفسہم ان یصیبکم مما اصابہم الا ان تکفوا باکین پھر اپنے سر پر متقع

ڈال کر جلد چلے یہاں تک کہ اوس وادسی سے نکل گئے **ف** علی مرتضیٰ ایک مقبرے پر گزرے
 کہا اسی قبر والو تم ہکو اپنی خبر سناؤ یا ہم تم کو خبر دین ہمارے پاس یہ خبر ہے کہ تمہارا مال بٹ گیا
 عورتوں نے خاوند کر لئے گہرون میں اور ہی لوگ آ بسے پھر کہا والتد اگر انکو قدرت ہو تو یہ
 یوں کہیں کہ ہم نے کوئی زاد تقویٰ سے بہتر نہیں دیکھا ابو العتاهم نے کیا خوب کہا ہے

وحاسبوا النفسهم والبصر
 فانما الدنيا لهم معبر
 عدا اذا ضمهم المحشر
 والبرکانا خیر ما یدخر
 وهو غدا انی قبره یقتبر
 وجيفة اخره یفخر
 یرجو ولا تاخیر ما یحذر
 فکل ما یقضى وما یعدل

یا عجبا للناس لو انکروا
 واعتبروا الدنیا الی غیرها
 لا فخر الا فخر اهل التقی
 لتعلمن الناس ان التقی
 عجبت للانسان فی فخره
 ما بال من اوله لطفه
 اصبح لایملک تقدیر ما
 واصبح الامر الی غیره

ف اہل علم نے کہا ہے کہ دل کی سختی کئی چیزوں سے نرم پڑتی ہے ایک زیارت قبور سے
 دوسرے حضور مجالس و عظ سے تیسرے سننے سے اخبار عباد و زہاد و سابقین کے سوتے
 ذکر موت یہ موت قاطع لذات مفرق جماعات تیرم بنین و بنات ہے **حکایت** ایک
 عورت نے عائشہ سے کہا تمہاری ماں قلب قاسی کی کیا دوا ہے کہا یہ ہے کہ تو موت
 کو بہت یاد کیا کر او سے ایسا ہی کیا اور سکا دل نرم پڑ گیا وہ شکر ادا کر نیکیوں پاس عائشہ کے
 آئی ایک فائدہ ذکر موت میں یہ ہے کہ وہ انسان کو ارتکاب معاصی اور دنیا پر خوش
 ہونے سے باز رکھتی ہے اور مصیبتوں کو ہلکا کر دیتی ہے اگر ایک شخص پر قصاص

ثابت ہو جائے پھر اوسکو طرف قصاص گاہ کے کھینچ لیا جائیں تو ہرگز اوسکو دعیہ معاصی کا اور نہ
 نظر طرف کسی زینت و شہوت دنیا کے باقی رہیگی بلکہ اوسپر نہ مصیبت آسان ہو جائیگی بخلاف
 اوس شخص کے جو طول اہل کتا ہے کہ اوسکا حال برخلاف اسکے ہوگا ایک علاج سختی دل کا
 ہے کہ مختصرین کا شاہدہ کرے اونکی مسکرات و فرغات کو دیکھے کہ کس طرح اونکی جان نکلتی ہے
 اور کس قدر کرب عظیم اونکو ہوتا ہے اس شدت و کرب کے دیکھنے میں بڑی عبرت حاصل ہوگی
 اسلئے کہ یہی ماجرا ہر انسان پر عنقریب گزرتے والا ہے اور جس کسیکو مردوں سے اتعاظ نہوا تو
 اوسکو کوئی مدد و عطیت نفع نگرگی حکایت حسن بصری ایک بیمار کی عیادت کو گئے تھے اوسکو
 سکات موت میں گرفتار پایا اوسکی کربت و شدت کو دیکھ کر گرائے رنگ چہرہ کا درگروں تہا
 گہ و لون نے کہا نا اکر سامنے کہا کہ تم کھاؤ فانی رایت ما شغلنی عن مثل ذلک
 یعنی میں ایسی چیز دیکھی ہے جسے مجکو اس کہانی سے باز رکھا حکایت ایک شخص کو کہیا
 کہ قبرستان میں بیٹھا ہوا کچھ کہتا ہے کہ تم جکو شاہدہ سے ان قبور کے کچھ عبرت نہیں ہوئی
 کہ تجھے اس شہوت اکل سے باز رکھتی اہل علم نے کہا ہے جو شخص زیارت قبور کو جائے وہ بہر
 ہوا اسلئے کہ یہ شہکی عبرت حجاب ہو جاتی ہے اور کسی مصیبت کا عزم نہ کرے کہ ایسے عازم کو
 اعتبار حاصل نہیں ہوتا اور دنیا میں زاہد ہو کر جائے اسلئے کہ رغب فی الدنیا کو قاسمی القلب
 ہونا لازم حال ہے ولذا اکثر لوگوں کو زیارت قبور سے کچھ عبرت حاصل نہیں ہوتی بلکہ اونکو
 ملاحظہ قبور اولیاء سے بھی رونا نہیں آتا اور نہ دل میں رقت پیدا ہوتی ہے بلکہ حسب طرح کسنی باغ
 و نرین سیر کو جمع ہوتے ہیں اسی طرح زیارت گاہ بھی ایک مجمع اجتماع باہمی کا ہو جاتا ہے حالانکہ
 یہ جگہ تنزہ کی نہیں ہے بلکہ تفکر کی ہے اپنے انجام کو سوچے حسب طرح کہ سلف صالح کا شیوہ
 تھا کہ حاضر القلب اور خاشع ہوتے تھے اور کہتے تھے السلام علیکم دار قوم صومنین

و انا انشاء اللہ بکرم لاحقوں اس مشیت مراد اونکی یہ تھی کہ ہم سب بہت جلد تم سے اکر ملنے والے ہیں اسلئے کہ موت کا آنا مستحق ہے ورنہ عاۃً اعمین مشیت کا کچھ دخل نہیں ہے

فرد است زمین بزم زماہم اثر می نسبت

اصرف گزارفت حریفان خبر می نسبت

قبول مسلمین میں جو پابند یا سوار ہو کر نہ چلے پہرے کہ کہیں واتبہ بول و روٹ نکرے کہ سارا تو اب زیارت کا برابر بول واتبہ کے ہی نہ ٹھہرے حبیب قبر پر کھڑا ہو تو عبرت پکڑے اور سوچے کہ کس طرح یہ زیر خاک گیا اور اہل و احباب سے جدا ہوا اب بات کا جواب تک نہیں دیکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ اگر پہر دنیا میں آئے تو عمل صالح کرے مگر یہ بات اوسکی قبول نہیں ہوتی ہے اور اگر وہ قبر کسی سلطان یا امیر کی ہو تو یہ خیال کرے کہ یہ بعد اوس عزت کے اب کس فلت میں گرفتار ہے یا تو قابچہ پوش و عساکر اور انیس اصحاب و عشائر تھا اور جامع اسوال و ذخائر اب بعد موت کے جو ناگمان غیر سبعا دپر آگئی اور رستی و طیاری می زاد راہ کی نکرے کس طرح طعمہ کرم ہو گیا ہے اور اگر وہ قبر اخوان و اصحاب کے ہوں تو یہ تامل کرے کہ ایک دن یہ لوگ بلوغ آمل و جمع اموال و بناؤ و روغرس بساتین و صحت اجسام و لذیذ طعام و نفیس لباس میں تھے اب وہ سارے آمل منقطع ہو گئے نہ گھر بار کام آیانہ مال و منال نہ اہل و عیال خاک نے میسن وجود کو مٹا دیا زمین نے اعضا کو پر اگندہ کر دیا سارے اجزا تتر تتر ہو گئے عورتیں اٹڑ گئیں اطفال تیر ہو گئے زندگی میں کیا کچھ عزت تھی اب کس قدر ذلت ہے یہ خیال کرے کہ یہی صحت جسد و طول اہل پر ہو کا نہ کھائے ہم نے ہستے اصحاب و احباب یکے ہیں جنکو بے وقت موت آگئی کسی شخص کو یہ امید نہ تھی کہ وہ ان دنوں میں مرجائے گا سو جو حال اونکا ہوا وہی حال ہمارا بھی ہونیوالا ہے اوسوقت پشیمان ہونا کچھ سود مند نہو گا نہ است و تلافی مافات کا وقت تو جب تک ہے کہ موت نے اکر نہیں گبیرا ہے حکایت حسن بصری کہتے تھے

تم میں جب کوئی قبرستان میں جا کر کھڑا ہو تو حال میں اہل مقابر کے تامل کرے کہ کس طرح اونچی
 آنکھ میں اونکے گالوں پر بے گنہیں اونکی زبانوں کو کیونکر سٹی نے کہا لیا یہ وہی زبانیں ہیں
 جیسے وہ لوگوں پر زبان درازی کرتے تھے صولت فصاحت و بلاغت دکھاتے تھے اب
 انکے دانت خاک میں بکھر گئے بدن کی ٹیڑھوں کی غذا ہو گیا اس جگہ پر شرفانی رح نے مختصر
 تذکرہ قرطبی میں ذکر احیاء ابویں حضرت کا اور اونکے ایمان لایز کا بحوالہ تالیف سیوطی رح لکھا ہے
 لکن وہ روایات بمقابلہ روایت صحیح مسلم کے لائق حجت نہیں ہو سکتی ہیں اور نیز خلاف
 صراحت فقہ اکبر امام عظیم رضی اللہ عنہ کے ہیں جس میں یہ لکھا ہے کہ واداد اسوال اللہ
 صلواتہ ما تاعلی الکفر ابراہیم علیہ السلام کے باپ و نوح کا بیٹا اور لوط کی بی بی سب ہم
 تھے اس سے کچھ منقصت اون انبیاء علیہم السلام یا جناب سالک کے لازم نہیں آتی ہے کہ جسکے
 لئے یہ تکلف روا رکھا جائے ایسے مسائل میں ہمارے نزدیک سرے سے غرض ہی کرنا ٹھیک نہیں
 ہے سکوت و توقف بہتر ہے لفظی و اثبات دونوں سے واللہ اعلم

باب

اس میں ذکر ہے مومن کے نزدیک اور سکرات موت اور بعض اعضا کا بعض کو نصبت کرنا اور ذکر جاؤں ظن خوف کا
 عائشہ کہتی ہیں حضرت کے سامنے ایک ڈولچی یا پیالہ پانی کا رکھا تھا اور اس میں
 دست مبارک ڈال کر منہ پر ہاتھ پیرتے اور فرماتے لا الہ الا اللہ ان للموت
 سکرات پہ ہاتھ اوٹھا کر کہنے لگے فی الریفق الاعلیٰ یہاں تک کہ جان قبض ہو گئی
 اور ہاتھ جبک پڑا عائشہ نے کہا میں کسی ایک پر رشک نہیں کرتے کہ اوسکی موت سہل
 ہوگی بعد دیکھتے اوس شدت کے جو حضرت کی موت میں ہوئی رواہ البخاری و الترمذی

اس سے معلوم ہوا کہ موت کی سختی انبیاء علیہم السلام پر بھی ہوتی ہے اس ڈر لیے سے اوسکے درجات بلند ہوتے ہیں یہ شدت کچھ گناہوں کے سبب ہی سے نہیں ہوتی ہے گو کسی پر بوجہ اوسکے گناہ کے بھی ہوتی ہو مطلب اس جگہ فقط بیان کرنا تکلیف موت و سختی فوت کا ہے دوسرا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے انتقال کیا اور وہ میری گود میں تھے درمیان گلے و سینہ کے سوئین مگر وہ نہیں کہتی شدت موت کو واسطے کسی شخص کے بعد رسول خدا صلعم کے رواہ البخاری تیسرا لفظ یہ ہے نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ اوسپر وجع رسول خدا صلعم سخت تر ہو متفق علیہ چوتھا لفظ یہ ہے کہ میں نے حضرت کو موت میں دیکھا آپ کے پاس ایک پیالہ تھا اوسمیں ہاتھ ڈال کر منہ پر مسح کرتے اور فرماتے اللہ اعنی علیٰ عبادک الموات اوسکرات الموت رواہ الترمذی وابن ماجہ حکایت حضرت نے کہا ایک گروہ بنی اسرائیل کا ایک مقبرہ پر آیا کہا ہم دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ سے سوال کریں کہ بعض اموات کو ہمارے لئے باہر نکالے وہ ہم کو موت کی خبر دے چنانچہ ایسا ہی کیا اتنے میں ایک مرد نے قبر سے اپنا سر نکالا سیاہ رنگ برہنہ سر اتر سجدہ کا درمیان دونوں آنکھوں کے تھا گناہی لوگو تم کیا چاہتے ہو مجھ کو مرے ہوئے سو برس ہوئے اب تک حرارت موت کی مجھے ساکن نہیں ہوئی تم اللہ سے دعا کرو کہ مجھ کو پھر ویسا ہی کر دے جیسا کہ میں تھا

سراواہ ابن ابی شیبہ

ہنوز تلخ مزاجم زرگ شیرین کار

ہزار بار ختم و کوزہ کردہ اندمرا

یہ بھی آیا ہے کہ آدمی تو کرب و سکرات میں گرفتار ہوتا ہے اور اوسکے بعض مفاصل بعض پر سلام نصبت کرتے ہیں اور کہتے ہیں علیک السلام تفارقنی و افارقک الی یوم القیامۃ

ای کف دست و ساعد و بازو

اہم تو دین یکدگر یکسند

روایت ہے کہ اللہ نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ تو نے موت کو کیسا پایا کہا جیسے ایک گرم سبخ کو تر صوف میں رکھ کر کینچن فرمایا ہے تب چھپر موت کو آسان کر دیا تھا موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ تو نے موت کو کیسا پایا کہا جیسے ایک کبخشک زندہ کو گرم تو سے پر ڈال دین نہ موت آتی ہے کہ چین پائے نہ نجات ملتی ہے کہ اوڑ جائے یا جیسے کوئی قصاب کسی بکرمی کی کمال اور ہڈی سے موت تلواروں کی مار سے اور آرون کے چہرے سے اور قیچیوں کے کتر نیسے زیادہ تر سخت ہے ابو نعیم نے رفعا روایت کیا ہے کہ دیکھا ملک الموت کا سخت تر ہے نہ از ضرب سیف سے عیسیٰ علیہ السلام نے حواریں سے فرمایا تھا تم اللہ سے دعا کرو کہ تمہرے سکرات موت کو آسان کر دے اللہ نے اسی میرے رب تو جو چھپر سکرات موت کو آسان کر دینا تو میرے گناہ پر نظر نہ کرا پنے کرم و فضل کو دیکھا ایما الناس خلوا بینی و بین ارحم الراحمین **حکایت** عمرو بن عاص کے بیٹے نے وقت موت پید کے حال میں پوچھا کہا واللہ اسی بیٹے کو یا میرا بدن ایک چاہ آتش میں ہے اور میں ایک سو راخ سوزن سے سانس لیتا ہوں اور میری جان گویا ایک شاخ خار دار ہے جو قدیموں سے دماغ تک کینچی جاتی ہے علماء نے کہا ہے اللہ نے انبیاء اولیاء پر جان لکھنے کی سختی زیادہ تر کی ہے تاکہ اونکے درجات کو بلند کرے اور عامہ مومنین کے لئے کفارہ و عقوبت ذنوب ٹھیرائی ہے بحسب سابقہ علم انزل کے وہ نہ اسکو یہ قدرت تھی کہ وہ بغیر ابتلاء کے درجات عطا کرتا و لہذا علم غمضہ موت ایک خطبہ اقطع و امر اشنع و کاس اشنع و حادث ہاذم لذات قاطع شہوات اقطع راحت اجلب کریمات سفق اعضا و اعضا ہے **حکایت** طبیب نے قارورہ رشید کا دیکھا کہ اتنا کاس شخص کے تو سے متصل ہو گئے یہ زندہ نہ ہو گیا ہارون نے کفن طیار کیا قبر کدوائی اور کہا ما اغنی عن مالہ یہ ہذا عقی

سلطانیہ پہر اسی رات مر گئے رحم حکایت علی مرتضیٰ کے سامنے ایک برتن لائے کہ
 اوس سے پانی پین ہاتھ میں لیکر اور اوسکی طرف دیکر کہا کہ فیک من طرف کھیل و خد
 اسیل حکایت دو آدمی ایک زمین پر جھگڑتے تھے اور آپس میں خصومت کرتے اللہ نے
 ایک خشت دیوار کو اوس میں سے گویا کر دیا اور سنے کہا اسی دونوں شخصوں کو تم سنو کہ میں ایک بادشاہ
 تھا پادشاہان دنیا میں سے میں نے ہزار برس بادشاہی کی ہزار شہر بنائے ہزار بکر سے شادی کی
 پہر مر مٹی ہو گیا ہزار برس تک خاک بنا رہا پہر ایک کھسار نے جھوک لیکر برتن بنایا میں لوگوں
 کے استعمال میں رہا یہاں تک کہ ٹوٹ گیا پہر ہزار سال تک خاک بنا رہا ایک شخص نے مجھے لیکر
 اینٹ بنائی میں اس دیوار میں لگا لگا گیا تم کس بات پر نزاع کرتے ہو یہ خصومت تمہاری ناحق
 ہے ولعمہ ما قبل ۵

خشتی دو نہند درمغاک من و تو
 در کالبدی کشند خاک من و تو

از تن چور و دروان پاک من و تو
 آنگاہ برامی خشت گور در گران

اس طرحی حکایات بہت ہیں عبرت کے لئے یہی چند کلمات کفایت کرتے ہیں ع درخانہ
 اگر کس ست یکتا بس ست و حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے کہ موت تحفہ ہے مومن کا
 دوا الایمان فی شعب الایمان طیبی نے کہا ہے یہ اس لئے کہ موت ذریعہ ہے پہنچنے کا سعاد
 کبریٰ تک اور وسیلہ ہے حصول درجہ علیا کا انسان اسکی وجہ سے نعیم ابدی تک پہنچتا
 ہے یہ فقط ایک نقل کرنا ہے ایک گھر سے دوسرے گھر کو اگر چہ بظاہر فنا و واضح لال ہے
 و لکن حقیقت میں ولادت ثانیہ ہے اور ایک باب ہے پنجم البواب جنت کے کہ اوس سے جنت
 میں جاتے ہیں اگر موت نہوتی تو جنت کس طرح ملتی مراد تحفہ سے وہ نمبر ہے جو اوسکے لئے
 ترویج اللہ کے مقرر ہے کہ اوس تک ہے اس موت کے پہنچنا نہیں ہو سکتا ہے بریدہ کا

لفظ مرفوع یہ ہے کہ مومن عرق جبین سے مر جاتا ہے رواہ الذہدی وحسنہ والنسائی
 وابن ماجہ اسکے کئی ایک معنی ہیں ایک یہ کہ مراد اس سے سہولت سے یعنی اوسکو پہلے
 موت کی نہیں ہوتی ہے مگر اسی قدر کہ ماتے پر پسینا آجائے دوسرے یہ کہ یہ ایک علامت
 ہے خیر کی جو کہ وقت موت کے ظاہر ہوتی ہے یہی قول ہے ابن سیرین کا تیسرے یہ کہ یہ کنا
 ہے کہ وجد کا طلب حلال اور ریاضت فی العبادۃ میں وقت موت تک چوتھے یہ کہ یہ کنا یہ
 ہے شدت موت کے یہ اس لئے کہ تحیض نوب کی اور رفع درجات کا ہوسلمان فارسی زلفا کہتے
 ہیں میت کو وقت موت کے دیکھو اگر ماتے پر پسینا آئے اور آنسو بہیں اور نینٹے پہیل جائیں
 تو یہ ایک رحمت ہے طرفہ اللہ کے کہ اوسپر اترتی ہے اور اگر اونٹ کی طرح بلبلائے اور
 رنگ میلا ہو جائے اور باچوں میں سپین آجائے تو یہ عذاب ہے خدا کا جو اوسپر اترتا ہے
 عبید اللہ کہتے تھے کہی مومن پر اوسکی خطائیں باقی رہ جاتی ہیں تو اوسکا بدلا وقت موت کے
 دیا جاتا ہے اوسکے ماتے پر پسینا آجاتا ہے بعض نے کہا یہ پسینا شرم کا ہوتا ہے اپنی تقصیر پر
 اللہ کی مغفرت و مسامحت دیکھ کر شرم جاتا ہے کوئی صدیق و ولی و نیک بندہ ایسا نہیں ہے
 کہ سامنے خدا کے جا کر نہ شرمائے کیونکہ اپنی اسات اور یدی جناب باری میں اور اوسکا
 احسان اپنے حق میں دیکھتا ہے ابن مسعود نے کہا ہے کہ یہ عرق جبین بقیہ ہے فنوب کا جسکی
 مراد وقت موت کے ملتی ہے یعنی گناہوں سے پاک کر نیکی لئے سُخنی کیجاتی ہے تاکہ دنیا سے
 حالت شدت پر نکلے اور حضرت رب جل و علا میں پاک ہو کر حاضر ہووے طبی کہتے ہیں کہی تینوں
 علامتیں ظاہر ہوتی ہیں اور کہی ایک یا دو ہنہنہ فقط عرق جبین ہی دیکھا ہے وذلک بحسب
 تفاوت الاعمال واللہ اعلم **ف** حدیث النس میں فرمایا ہے کہ موت کفارہ ہے ہر
 مسلمان کا رواہ ابو نعیم یسند حسن صحیح اہل علم نے کہا ہے یعنی مرض وقبر میں جو کہ

در پاتا ہے وہ ہنزلہ کفارہ کے ہے کیونکہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جس مسلمان کو کچھ ازیت بیماری
 وغیرہ کی پہنچتی ہے اللہ اسکے سینات کو دور کر دیتا ہے ج طرح کہ درخت خشک کے پتے بھر پڑتے
 ہیں موطا میں سفاء آیا ہے اللہ جبکے ساتھ ارادہ خیر کا کرتا ہے اوسکو مصیبت پہنچتی ہو دوسرے
 حدیث میں فرمایا ہے اللہ عزوجل کہتا ہے مجھے قسم ہے میری عزت و جلال کی کہ نہیں نکالتا
 میں کسی بندہ کو دنیا سے اور میں اوسپر رحم کرنا چاہتا ہوں یہاں تک کہ ہر خطا جو اوسنے کی ہو
 ہے اوسکے عوض کوئی بیماری بنیں یا کوئی مصیبت اہل و ولد میں یا تنگی معیشت میں یا کسی رزق
 میں کر دیتا ہوں یہاں تک کہ ایک ذرہ برابر خطا باقی نہیں چھوڑتا اسی پر بھی اگر کچھ باقی رہ جاتا ہے
 تو موت میں سختی کرتا ہوں پھر وہ مجھ سے ایسا ملتا ہے جیسے کہ آج اوسکو اوسکی مان نے جتا
 یہ برصافات اوس مسلمان کے ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ دوست بنین رکھتا ہے بقرئۃ حدیث کہ
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے قسم ہے میری عزت و جلال کی نہیں نکالتا میں کسی بندہ کو دنیا سے
 اور میں اوسکو عذاب کرنا چاہتا ہوں یہاں تک کہ دیتا ہوں اوسکو عوض ہر حسنہ کا جو اوسنے
 کیا ہوتا ہے بہر لوچ صحت بدن میں وسعت رزق میں آرام عیش میں امن قوم میں یہاں
 کہ ایک ذرہ بہر نیکی نہیں باقی چھوڑتا پھر اگر اسی پر بھی کوئی چیز رہ جاتی ہے تو موت کو
 اوسپر آسان کر دیتا ہوں یہاں تک کہ وہ مقبوض ہو کر میری طرف آتا ہے اور اوسکے لئے
 کوئی حسنہ نہیں ہوتا جبکے سبب وہ آگ سے بچے اسی جگہ سے حدیث ابو داؤد میں
 عبد اللہ بن خالد سے رفا بسند صحیح آیا ہے کہ موت ناگمان پکڑے اسف کی یعنی خدا کے
 غضب کی علامت ہے ترمذی کا لفظ یہ ہے موت فجوات راحت ہے واسطے مومن کے
 اور پکڑے غضب کی واسطے کافر کے بیعتی کا لفظ یہ ہے اخذۃ الاسف للکافر و
 رحمة للمومن و کذا رواہ ابن زین ابن عباس نے کہا ہے کہ داؤد علیہ السلام دن چننے

مرگ مناجات کرے تہ عمر بن خطاب نے کہا ہے مومن پر جب کچھ گناہ باقی ہوتا ہے کہ وہ اوسکو اپنے عمل سے نہیں پہنچتا تو اللہ اوسپر سزات موت کو سخت کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے درجہ کو جنت میں پہنچ جاتا ہے اور کافر جب دنیا میں نیکی کرتا ہے تو اوسپر موت آسان کر دی جاتی ہے تاکہ ثواب اوسکی نیکی کا پورا ہو جائے پھر وہ آگ میں جائے واللہ اعلم **حکایت انس** کہتے ہیں حضرت ایک جمع ان کے پاس آئے وہ موت میں تھا فرمایا تو آپکو کیسی پاتا ہے کہا اللہ سے امید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں فرمایا جمع نہیں ہوتیں یہ دونوں باتیں دل میں کسی بندے کے ایسے محل میں مگر دیتا ہے اوسکو اللہ امید اوسکی اور اسنہ نخواستہ ہے اوسکو خوف سے رواہ اللزمذی واستغرابہ وابن ماجہ قال الحافظ اسنادہ حسن مسلمان جب مرنیکو ہو تو چاہئے کہ گمان اوسکا ساتھ اللہ کے نیک ہو جائے جاہر کہتے ہیں حضرت نے تین دن وفات سے پہلے فرمایا تملا ایموتن احدکم الا وهو یحسن الظن باللہ تعالیٰ رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد وابن ماجہ ابن ابی الدنیائے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ ایک قوم کو اونکے سوزظن باللہ نے ہلاک کر دیا تھا اللہ نے فرمایا ہے وذلکم ظنکم الذی ظننتم بہم بکم اذ لکم فاصحتم من الخاسرین میں کہتا ہوں جبکہ شارع نے ہمو طرف حسن ظن کے بلایا اور فرمایا ہے کہ ہم وقت مرگ کے راجی رہیں نہ بالوس تو پھر وہ شخص بڑا بیوقوف ہے جو کہ باوجود اسندب وطلب کے یہی بدگمان ہو کر اپنی عقبی تباہ کرے ۵

اگر طمع خواہد از من سلطان دین | خاک بر فرق قناعت بد ازین

حکیم ترمذی نے رفعا روایت کیا ہے کہ تمہارا رب کہتا ہے کہ جمع نہیں کرتا ہونہیں اپنے بندے پر دوخوف اور نہ دو اسنہ سو جو کوئی ڈرا مجھے دنیا میں اسنہ دیتا ہونہیں اوس کو آخرت میں اور جو کوئی اسنہ میں رہا مجھے دنیا میں ڈراتا ہوں اوسکو آخرت میں اہل عالم کہتے

ہیں صورت حسن ظن باللہ کی یہ ہے کہ نسبت حق سبحانہ و تعالیٰ کے یہ گمان رکھے کہ وہ مجھ پر رحم
کرے گا اور میرے قصوروں سے تجاوز فرمائے گا اور سارے گناہ میرے بخشداریگا کیونکہ او سپر یہ
بات آسان ہے

بات آسان ہے

چہ من چہ قدر گناہ من جملہ زمان غفور تو

رقم سپید سیاہ من بزین شکستہ نگاہ من

اس حسن ظن کو وقت وجود امارات موت کے شہود میں لانا مستحب ہے اگرچہ حسن ظن ہر وقت
میں مطلوب ہوتا ہے لقولہ صلوا لایوتن احدلا دھو یحسن الظن بریہ
عز وجل پس وقت موت کے موکہ تر ٹھیر انومی وغیرہ نے کہا ہے کہ حیات میں خون و رز
دونوں حد اعتدال پر رہیں اور مرتے وقت رجا کو غالب کرے تاکہ شرہ اس رجا کا دن قیامت
کے میسر آئے انسان کو کبھی چسپن ظن حالت سلامت میں مرض وغیرہ سے ہوتا ہے لکن
پہر بیماری میں مبدل بسو ظن ہو جاتا ہے اور اوسى بدگمانی پر وہ مرجاتا ہے اوسکا شرہ
عدم رحمت و عدم تجاوز و عدم مغفرت پاتا ہے نسأل اللہ لنا و لکم العافیة جس شخص
کو موت حاضر ہو جو لوگ اوسکے پاس آئیں اونا کو چاہئے کہ اوسکو یاد حسن ظن باللہ کی دلائل
تاکہ وہ اسی حالت پر مرے اور زمرہ میں اس حدیث مرفوع ابو ہریرہ کے اخل ہو جائے انا
عند ظن عبدی بی رواة الشیخان دوسر الفظیون ہے فلیظن بو خیر آیسر الفظیہ
فلیظن بی عا شاء یہ بطریق تہدیر کے ہے ایک روایت میں آیا ہے کہ من مات منکم و
ہو یحسن الظن باللہ دخل الجنة مد اللہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے حسن الظن
حسن العبادۃ رواہ ابو داؤد و ابن حبان و الترمذی و المحاکم و لفظه من حسن
عبادۃ اللہ یعنی جو کوئی حسن گمان پر ساتھ اللہ کے مرے گا وہ ساتھ نازکے بہشت میں
جائے گا اللہ اس رزقنا گمان نیک خود ایک عمدہ عبادت ہے گویا موت عبادت پر آئی و لہذا

ابن سعود نے کہا ہے قسم ہے اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہر گمان نہیں کرتا کوئی بندہ سائے
 اللہ کے گمان نیک مگر اللہ اوسکو وہی گمان اوسکا عطا کرتا ہے کیونکہ ساری خیر اوسکی کے ہاتھ
 میں ہے ابن عباس نے کہا تم جب کسی کو مورتے ہوئے دیکھو تو اوسکو خوش خبری سناؤ
 تاکہ وہ اپنے رب سے ہمراہ حسن ظن کے ملے اور جب کسی کو صحیح پاؤ تو اوسکو ڈراؤ تاکہ وہ
 گناہ سے بچے فضیل بن عیاض کہتے تھے خوف افضل ہے رجا سے جبکہ بندہ صحیح ہو چہرہ
 اوسپر موت نازل ہو تو رجا افضل ہے خوف سے ۵

آئی تا غفور اسمت شنیدم	گنہ راست شادی مرگ یدم
------------------------	-----------------------

حکایت مستحکم کہتے ہیں میرے باپ جب وفات کرنے لگے مجھ سے کہا اسی بیٹے مجھے کچھ
 رخصت سنا شاید میں اللہ سے ساتھ حسن ظن کے ملوں ابراہیم ہستی نے کہا ہے سلف دوست
 رکھتے تھے اسباب کو کہ وقت حضور موت کے بندہ سے ذکر اوسکے محاسن اعمال کا کہ میں
 تاکہ گمان اوسکا ساتھ رب عزوجل کے نیک ہو جائے **حکایت** ثابت بنانی
 کہتے ہیں ہمارے پڑوس میں ایک جوان تھا اترانا اوسکو وفات آئی اوسکی مان اوسپر گر کر
 کہنے لگی اے بیٹے میں تج کو اسی دن سے ڈراتی تھی اوسنے کہا اسی مان میرا رب کثیر المعروف
 ہے اور مج کو آجکے دن امید ہے کہ بعض معروف اوسکے مجھ سے منعزم نہوں اللہ نے اوسکو
 اس حسن ظن پر اس حالت میں رحم کیا اور بخشدیا **حکایت** عمر بن ذر اللہ سے بہت در
 تے جب وفات ہونے لگی تو کثیر الرجا ہو گئے امام ابوحنیفہ و ابوہریرہ و انکی عیادت کو گئے تھے جب
 وہاں سے پہرے تو سنا کہ وہ یہ دعا کرتے ہیں یا رب العزیز یا وفی اجعلنا التقویٰ حید کا
 اسراک تفعل پہر کہا اللھم اغفر لمن لعینزل علی مثل حال السحرة فی الساعات لیتی
 قد غفرت لھم فانہم قالوا انما رب العالمین ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا القصص

بعد اذ حرام فرحمۃ اللہ علیک یعنی اللہ تم پر رحمت کرے اب بعد تمہارے وعظ کہنا
 حرام ہے حکایت طبری نے ذکر کیا ہے کہ یحییٰ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام سے حرب ملتے
 تو عباس یعنی ترشہ دہوتے اور عیسیٰ علیہ السلام حبت یحییٰ علیہ السلام سے ملتے تو قبسم ہوتے
 ایک دن عیسیٰ نے کہا تم مجھے خشک روئی سے ملتے ہو گویا اللہ کے رحمت سے نا امید ہو چکی
 نے کہا تم مجھے بخندہ پیشانی ملتے ہو گویا تم عذاب خدا سے امن میں ہو اللہ نے دونوں کو وحی
 پہنچی کہ ان احکمالی احسنکما اظنابی حکایت زید بن اسلم کہتے تھے ایک آدمی کو دن
 قیامت کے لائین گئے حکم ہوگا اسکو آگ میں لیاؤ وہ کہیگا اسی رب میری نماز میرا روزہ کہاں
 گیا اللہ فرمایگا آجکے دن میں تجکو اپنی رحمت سے نا امید کرونگا جس طرح کہ تو میرے بندوں کو
 نا امید کرتا تھا مندرمی رحمت ترغیب جاو حسن ظن باللہ میں خصوصاً نزدیک مسرت کے
 یہ حدیث انس کی رفقا سے آئی ہے کہ قال اللہ تعالیٰ یا ابن آدم انک ما دعوتنی
 ورجوتنی غفرت لک علی ما کان منک ولا ابالی یا ابن آدم لو بلغت ذنوبک
 عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لک یا ابن آدم لو اتیتنی بقرباب الابر خطایا
 ثم لغیتنی لا تشربن شیئاً الا یتک بقربابھا مغفرة رواہ الزمذلی وقال حدیث
 حسن یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسی بیٹے آدم کے تو جب تک مجکو پکاریگا اور میری امید پکاریگا
 میں تجکو بخشتا رہوں گا تجھے کچھ ہی کیوں نہ ہو میں کچھ پروا نہ کرونگا اسی ابن آدم اگر تیرے گناہ
 ابر آسمان تک پہنچ جائینگے پر تو مجھ سے مغفرت چاہیگا تو میں تجکو بخش دوں گا اسی ابن آدم
 اگر تو زمین بہر خطا میں لیکر میرے پاس آئیگا اور مجھ سے اس حالت میں ملیگا کہ تو نے کسی چیز
 کو میرا شریک نہ کیا ہوگا تو میں پاس تیرے زمین بہر مغفرت لیکر آؤں گا یہ حدیث بڑی بشارت
 بخش ہے واسطے جسے گناہگاروں کے معلوم ہوا کہ حسن ظن باللہ سے سارے گناہ معاف

ہو جاتے ہیں مگر شرک کہ یہ وہ بد بلا ہے جسکو اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشے گا یہ شرک الوہیت میں بہ نسبت
 ربوبیت کے زیادہ ترہوا کرتا ہے بلکہ توحید ربوبیت اکثر مشرکین میں موجود ہے یہ سارا ہنگامہ
 انبیاء و رسل کا اور یہ تمام قتال و جدال و حرب و ضرب زلازل و قلاقل واسطے اسی توحید الوہیت کی ہوا
 سارے قرآن مجید میں یہی ذکر ہے اور سارے پیغمبروں کی دعوت اسی توحید الوہیت کی
 طرف تھی اسی کے انکار پر حکم جہاد کا صادر ہوا اسی کے قبول پر وعدہ حفظ جان و مال کا دیا
 میں آیا شرک کے ستر درہن جب تک انسان اہتمام کامل نہیں کرتا ہے ہرگز شرک سے نہیں
 چسکتا مومن کو چاہئے کہ ابواب شرک پر بخوبی واقف ہو اسلئے کہ بعض گناہ میں تو جہل غدر بہی ہو
 ہے خواہ قبول فرمایا جائے یا رد ہو کر نہ اذیجائے مگر شرک کفر میں ہرگز جہل کسی جاہل کا
 غدر خواہ نہیں ہو سکتا ہے اور نہ اس غدر رنگ پر مغفرت ہو سکتی ہے سونام کے مسلمان تو
 بہت ہیں مگر کام کے مسلمان نایاب ہو گئے اللہ تعالیٰ کا کتنا آنکھوں سے دیکھ لیا و مایوس
 اذہم باللہ الا وہم مشرکون ہم نے رسالہ الفکاک رسالہ لواء معفوہ میں کچھ تو طراسا
 ذکر شرک توحید کا لکھا ہے یہ حسن ظن باللہ اوسی وقت نافع ہو سکتا ہے کہ صاحب ظن
 شرک نہ ہو و حد پاک اعتقاد ہو ورنہ کچھ فائدہ اس حسن ظن کا ہرہ عقیدہ و عمل و قول و حال شرک
 کے نہیں ہے فاعتبروا صدقہ یا اولی الابصار و فضیلت خون میں احادیث صحیحہ
 آئی ہیں حدیث ابو ہریرہ میں رفعا آیا ہے کہ سات شخصوں کو اللہ اپنے سایہ میں جبکہ دیگا
 جسدن کہ سوا اسکے سایہ کے کوئی سایہ نہوگا سمجھو انکے ایک ہ شخص ہوگا جسکو ایک عورت
 صاحب منصب جمال نے بلایا اور سنے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں لولا الشیخان یعنی بخوف
 خدا اوس سے حرام نکلیا اللہ نے فرمایا ہے واما من خاف مقام ربہ و نھی النفس عن اللہو
 فان اجنتہ ہی المادوی اور فرمایا دلہن خاف مقام ربہ جنتان جو شخص کسی کبیرو

گناہ کو اللہ سے ڈر کر چھوڑ دیتا ہے زنا کاری ہو یا سود خورسی یا شراب نوشی یا لواط یا گناہ بجانا
یا ناپ چنایا اور کچھ وہ مستحق مغفرت و جنت کا سہیڑا ہے و لہذا الحمد اعظم کے گناہ کبیرہ چار
سوا یک ہیں اور دل کے گناہ ۶۰ عدد انکو واسطے ترک کرنیکے معلوم کر لے اسی طرح شرک
کے ستر باب ہیں اور بدعت کے بہتر باب اور کفر کے چار سو ابواب ان سب کو دریافت کر
اپنے حال و قال و اعمال و افعال کو اون پر عرض کرے جس گناہ کا صد و اپنی ذات نہ پائے اوپر
اللہ کا شکر ادا کرے اور آئندہ کو ہمت باندھے کہ انشاء اللہ تعالیٰ زمانہ مستقبل میں سہی
میں مرتکب اسکا نہوں گا اور جس گناہ کا ارتکاب اپنی ذات میں معلوم کرے ظاہر آیا یا
خواہ وہ ایک گناہ ہو یا کئی گناہ توفی الفواروس سے توبہ کرے یہ توبہ کرنا فوراً اوپر نہیں
کتاب سنت واجب ہے اصرار سے توبہ کفر کی آجاتی ہے اللہم احفظنا خصوصاً تقشیر من اب شرک
و کفر و بدع میں بڑا اہتمام رکھے کہ گناہ کے لئے توبہ سے اسباب مغفرت کے ممکن نہیں اور بوجہ
شرک کے عقیدہ ہو یا عملاً یا قولاً یا حالاً کوئی وسیلہ مغفرت کا باقی نہیں رہتا ہے عافانا اللہ من
ذلک حدیث ابن عمر میں قصہ کفل کا آیا ہے یہ ایک شخص تھا بنی اسرائیل میں حضرت یسے
فرمایا کان لا یتقارع من ذنب حملہ یعنی کسی گناہ کو کر کے توبہ نہ کرے یا کسی گناہ پر نہ رکتا
ہر ایک گناہ کر گزرتا ایک بار ایک عورت کو ساٹھ دینار دیکر راضی کیا وہ ڈر سے خدا کے رو
لگی اسے یہ حال دیکھ کر کہا تو اللہ سے ڈرے اور میں نہ ڈرون نہیں میں تجھ سے زیادہ لائق
ڈرنیکے ہوں جا یہ روپیہ لیجائیے تجھ کو دیا واللہ آج سے میں ہرگز اللہ کی معصیت نہ کرونگا
پہر اسی رات وہ مر گیا اوسکے دروازے پر یہ لکھا ہوا پایا ان اللہ غفر لکفل یعنی اللہ
لے کفل کو بخشد یا لوگ تعجب میں رہ گئے رواہ الترمذی و حسنہ و الحاکم و قتال
صحیح الاسناد معلوم ہوا کہ اللہ کا خوف ایسی چیز ہے جسے سارے اگلے پھلے گناہ کفل کے

ایک مہر ڈرنے اور توبہ کرنے پر معاف کر دئے ولت الحمد یہی معلوم ہوا کہ اعتبار خاتمہ کا
 نہ فاتحہ کا اسی طرح حدیث طویل ابو ہریرہ میں قصہ تین شخصوں کا آیا ہے کہ وہ ایک غار میں
 بند ہو گئے تھے ہر ایک نے اپنے عمل صالح کا ذکر کیا اللہ نے پتھر غار کے منہ پر سے سر کا دیا
 اور انہوں نے نجات پائی منجملہ ان کے ایک وہ شخص تھا جسے مزدوری ایک مزدور کی بعد
 ایک مدت دراز کے مع جملہ نفع تجارت کے ڈر سے اللہ کے حوالہ کی تھی رواہ الشیخان
 بطولہ اسی طرح دوسری حدیث ابو ہریرہ میں قصہ اس شخص کا آیا ہے جسے مرتے وقت
 وصیت کی تھی کہ مجھے جلا کر میری آدھی خاک خشکی میں اور آدھی دریا میں اڑا دینا اللہ نے
 اوسکو جمع کر کے پوچھا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا اوس نے کہا من خشیتک یا رب وانت
 اعلم اللہ نے اوسکو بخش دیا رواہ الشیخان یہ حدیثیں کچھ منافی حسن ظن و رحاکی وقت موت
 کے نہیں ہیں اس لئے کہ ڈرنا اپنے گناہوں سے ہمراہ امید مغفرت کے اور بات ہے اور نا امید
 ہونا رحمت خدا سے بسبب کثرت ذنوب کے اور بات ہے ولت احدیث الش من و نر یا ہے
 یقول اللہ تعالیٰ اخر جوا من النار من ذکرانی یوما او خافنی فی مقام رواہ الترمذی
 وحسنہ والبیہقی اس جگہ اللہ کی سعادت رحمت کو دیکھنا چاہئے کہ کسی ایک دن ایک جگہ
 کے ایک بار ڈرنے پر نار سے نجات کا حکم دیا حالانکہ بہت جگہ بہت دن بارہا اوسے گناہ
 کیا ہو گا اور کچھ خیال خوف کا نہ آیا ہو گا لکن تمام عمر میں اگر ایک بار بھی خوف خدا نے اوسکو
 آپکڑا ہے اور کسی گناہ کر نیسے باز کر ما ہے تو یہ ہی سبب مغفرت و خروج کا نار سے ہو گا
 ولت الحمد پھر اوس شخص کے درجات عالیات کا کیا ذکر ہے جسے اکثر گناہوں کو خدا کے
 خوف سے ترک کیا ہے یا سر سے ہی سے مارے ڈر کے ارد گرد کسی گناہ کبیرہ کے نہیں گیا ہے
 یا اگر اوس سے اتفاقاً کوئی گناہ ہو گیا تھا توفی الفور اوس سے تائب ہو گیا ہے اور اصرار

نہیں کیا کیونکہ ایسا شخص سہی حکم میں بے گناہ کے ہو جاتا ہے رب اغفر لی و تب علی
انک انت المتواب الغفور

السی واقف خلیل گناہم	نوسید تا کی عصیان پناہم
السی تا غفور سہمت شنیدم	گنہ راست شادی مرگ یم

اس سے بڑھ کر یہ حدیث ابوہریرہ کی ہے رفعاً یقول اللہ عزوجل اذالہ السراذعیدی انک
یعمل سیئۃ فلا تکتبوا علیہ حتی یعملھا فان عملھا فان عملھا فاکتبوا بمثلھا وان ترکھا
من اجلھا فاکتبوا حسنۃ الحدیث رواہ الشیخان یعنی گناہ ہو جانے پر وہی ایک
ہی گناہ قائم کیا جاتا ہے اور گناہ نکرے پر بعد ارادہ کے ایک نیکی لکھی جاتی ہے معلوم
ہو کہ کار بر عنایت باقی بہانہ

باب سیمین میں تالقین وغیرہ کا ذکر ہو

حدیث ابوسعید خدری میں فرمایا ہے تالقین کرو تم اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ اسلئے
کہ نہیں ہے کوئی بندہ کہ ہو خاتمہ اس کا اس کلمہ پر وقت موت کے لکھن ہوتا ہے یہ کلمہ
توشہ اس کا طرف جنت کے رواہ مسلمہ معاذ بن جبل کا لفظ رفعاً یہ ہے جب کا آخر کلام
لا الہ الا اللہ ہو گا وہ بہشت میں جائیگا سا رواہ ابوداؤد عثمان رضی اللہ عنہ کا لفظ
مرفوعاً یہ ہے جو مر اور وہ جانتا ہے کہ لا الہ الا اللہ وہ جنت میں داخل ہو گا رواہ
مسلمہ حدیث جابر میں فرمایا ہے دو چیزیں واجب کرنے والی ہیں ایک مرنے کا اور
کیا ہیں اسی رسول خدا فرمایا جو مر اور وہ شریک کرتا تھا ساتھ اللہ کے کسی چیز کو داخل
ہو گا آگ میں اور جو مر اور وہ شریک نہیں کرتا تھا ساتھ اللہ کے کسی شے کو تو

داخل ہو گا وہ جنت میں رواہ مسلم یعنی مشرک کو جہنم میں غلود بہرگا اور سوحداگ سے بہر حال
 رہائی پائیگا اعتبار خاتمہ کا ہے کہ شرک پر ہوا یا توحید پر و لکن حدیث عباد بن صامت میں
 فرمایا ہے من شهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله حرم الله عليه النار رواہ
 مراد حضرت آتش سے خلود ناس ہے مثل کفار کے اسمین بشارت ہے واسطے موحد کے مغفرت و
 دخول جنت کی ولتد احمد عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے تم پاس اپنے فردون کے جاؤ اور اون کو
 لا اله الا الله یاد دلاؤ یہ وہ چیز دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے روایت ابو نعیم میں رفع آیا ہے
 احضروا موتاكم ولقنوهم لا اله الا الله ولبشر وهو بالجنة یہ وہ مصرع ہے کہ ابجگہ
 مرد حکیم حیران رہ جاتا ہے اور سب سے زیادہ اسی دم شیطان ابن آدم سے قریب ہوتا ہے جان
 بدن سے نہیں نکلتی یہاں تک کہ ہر عضو متاثر ہوتا ہے اسلئے مسخو محض کے کلمہ پڑھے تاکہ وسیلہ
 لفظ ہو کیونکہ جب کا آخر کلام لا اله الا الله ہوتا ہے اور کا خاتمہ سعادت پر ہوتا ہے شیطان
 او سد م پاس محض کے آکر اور کا عقیدہ بگاڑنا چاہتا ہے اسلئے اگر ایک بار یہی اوستے اس
 کلمہ کو کہ لیا ہے ثواب بار بار اوسکو تکلیف دے اسلئے کہ اسحاح میں یہ خوف ہے کہ مین
 شیطان اوسکی زبان پر گرائی نکرے جسکے سبب سے سو خاتمہ ہو جا مقصود تلقین سے ہیقتہ
 ہے کہ موت ابن آدم کی ایسے حال پر ہو کہ اوسکے دل میں مضمون لا اله الا الله کا چوڑ
 ہو کیونکہ مدار دل پر ہے اور دل ہی کے عمل میں نظر کی جاتی ہے اور اوسکے سبب سے نجات ہونی
 ہے حرکت لسان تو فقط ایک ترجمہ ہے مافی القلب کا ورنہ ہر کیا حاصل بعض سلف نزد
 مرد عالم کے فقط ذکر حدیث تلقین پر کفایت کرتے تھے **ف** موت کا مکروہ کہنا بڑا ہے
 اور تلقی اوسکے ساتھ رضا و سرور کے مرغوب فیہ ہے حدیث عائشہ میں فرمایا ہے من احب
 لقاء الله احب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره لقاءه كما امی ہی خدا

کیا مراد کراہیت موت کی ہے ہم سبھی تو موت کو مکروہ رکھتے ہیں فرمایا یہ بات نہیں ہے
 لکن مومن کو جب بشارت رحمت اور ضوان و جنت کی دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنے کو محبوب
 رکھتا ہے تو اللہ بھی اوسکا ملنا چاہتا ہے اور کافر کو جب بشارت عذاب و سخط خدا کی
 دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اوسکے ملنے کو مکروہ رکھتا ہے رواہ
 الشیخان والترمذی والبوداؤد اسکا واحد و نسائی نے بھی بسند جید ابو ہریرہ سے مطولاً
 روایت کیا ہے دوسرے لفظ ابو ہریرہ کا رفعاً ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اذا احب عبدی
 لقائی احببت لقاءہ و اذا کره لقاؤی کرهت لقاءہ رواہ مالک و الشیخان
 و النسائی مراد لقاء سے اس جگہ موت ہے اسلئے کہ یہ لقاء بے موت کے میسر نہیں ہو سکتی
 درمیان بندہ اور رب کے یہی موت حجاب ہے

بی فتاویٰ خود میسر نیست دیدار شما | می فروشد خویش را اول خریدار شما

حدیث فضالہ بن عبیدین فرمایا ہے اسی اللہ جو شخص تجھ پر ایمان لایا ہے اور اوسنے میری
 رسالت کی گواہی دی ہے تو اوسکو اپنا ملنا محبوب کر دے اور موت کو اوسپر آسان فرما
 اور اوسکو توڑ سی دنیا دے اور جو برخلاف اسکے ہے اوسکے ساتھ برخلاف اسکے کہ
 الحدیث رواہ ابن الدنیاء والطبرانی **من** میرے پاس لغو نہ بکے کلم
 بخیر کرے اوسکو دعا و ام سلمہ فرماتی ہیں تم جب پاس بیمار یا سیت کے حاضر ہو
 تو اچھی بات کہو فرشتے تمہارے کہنے پر آمین کہتے ہیں احدیث رواہ مسلم و اهل السنن
 دوسرے لفظ یہ ہے تم دعا نکرو اپنی جانوں پر مگر خیریت کی اسلئے کہ ملائکہ آمین کہتے ہیں تمہاری
 بات پر اسی جگہ سے علمائے کما ہے کہ حاضر ہونا صلحاء و اہل علم کا نزدیک میرے
 مستحب ہے تاکہ اوسکو توبہ اور شہادتین کی یاد دلائین اور اوسکے لئے اور اخلاف میرے

لئے دعائی خیر کریں تاکہ انکو نفع حاصل ہو حدیث شداد بن اوس میں فرمایا ہے کہ جب تم
 پاس میرے آؤ اور اسکی آنکھیں بند کر دو بصر چھپ روح کے جاتی ہے اور اچھی بات کہو اسلئے
 کہ اہل میت کی بات پر فرشتے آمین کرتے ہیں دو اہل ماجہ بکر بن عبداللہ ترمذی
 تابعی حبیب مردہ کی آنکھ بند کر لے تو کہتے بسم اللہ و علی صلۃ رسول اللہ پھر تسبیح کہتے
 سفیان نے کہا والملائکۃ لیسبحون بحمد ربہم ابو میرہ زاہدی نے جعفر معلم کی حالت
 موت میں آنکھ بند کر دی تھی جعفر عابد تھے بعد موت کے انکو خواب میں دیکھا کہا بہت
 بھاری چھپتیرا آنکھ بند کرنا میرے مرنیسے پہلے تھا والد اعرف وقت احتضا
 کے شیطان پاس مردہ کے آتا ہوا اور اوس دم ڈر پری خاتمہ کا ہوتا تاکہ
 اہل علم نے کہا ہے کہ وقت مرنیکے دو شیطان نزدیک مردہ کے آکر ایک اہنی طرف اور
 دوسرا بائیں طرف بیٹھتا ہے داہنی طرف والا باپ کی صفت پر ہوتا ہے کہتا ہے اسی فرزند
 میں تیرا شفیق و محب ہوں تو دین نصاری پر مرکب یہ بہترین ادیان ہے بائیں والا
 مادر پر ہوتا ہے کہتا ہے میرا شکم تیرا طرف میرا سینہ تیرا سقایہ میری ران تیرا فرش تھا
 تو دین یہود پر میرے سبے نیونین بہتر دین ہے اسکو ابو الحسن فاسی مالکی وغزالی نے کتاب
 کشف علوم الآخرہ میں اور قرطبی نے تذکرہ میں لکھا ہے جب سالس خلق میں آتی
 ہے تب قبضہ پیش کئے جاتی ہیں ابلیس اپنے اعوان کو خاصۃً اوس مردہ پر مقرر کر دیتا
 ہے وہ اس حال شدید و ہول فطیع میں جہان عقل کے پاؤں لوٹ کھڑاتے ہیں احیاء
 نا صحیحین مجتہدین کی شکل میں متمثل ہوتے ہیں جیسے ماں باپ بہانی ہیں یا آشنا دوست
 یگانہ اور کہتے ہیں کہ اسی فلان اب تو مرنا ہے اور ہم تجھسے پہلے مر چکے ہیں تو یہودی ہو
 مرکہ دین مقبول نزدیک اللہ کے یہی ہے اگر اوسنے نہ مانا اور انکار کیا تو دوسری قوم اگر

یہ کہتی ہے کہ تو نصرانی مرکہ یہ دین ہے مسیح کا اسی دین سے اللہ نے دین موسیٰ کو منسوخ کیا
 تاغرفنکہ اسی طرح ہر ملت کے عقائد کا ذکر کرتے ہیں اللہ کو جو کجا گمراہ کرنا منظور ہوا ہے
 وہ بہک جاتا ہے **وہو قولہ تعالیٰ** سرینا لا یتبع قلوبنا بعد اذ ہدیتنا
 یعنی فی اللدنیای عند الموت بعد اذ ہدیتنا ای قبل ذلک نہرمانا طویلا
 اور جب کسی بندہ کے ساتھ ارادہ خیر کا ہوتا ہے اور اسکی ہدایت و تثبیت منظور ہوتی ہے
 تو رحمت ہمراہ جبریل علیہ السلام کے آکر شیاطین کو کہہ مہم طیرتی ہے اور چہرہ سے شہاب کو پھینک
 ڈالتی ہے اور دم میت مسکراتا ہے کیونکہ اللہ کی طرف سے بشارت پاتا ہے جبریل علیہ السلام
 اوس سے کہتے ہیں ای فلان تو مجھے نہیں پہچانتا میں جبریل ہوں یہ تیرے دشمن
 ہیں شیاطین تو ملت جنیفیہ و شریعت خلیلیہ پر مر انسان کو اس بات سے بڑھ کر کوئی فرحت
 نہیں ہوتی **وہو قولہ تعالیٰ** اللذین آمنوا وکانوا یتقون لھم البشری
 و الخیوة الدنیوی و الاخرۃ پھر اسکی جان نکلتی ہے **حکایت** امام احمد وقت انتقال
 کے بیہوش ہو جاتے پھر ہوش میں آتے کسی بار کہا لا بعدا لا بعدا عبد اللہ اونکے فرزند
 نے پوچھا یہ آپ کیا کہتے ہیں کہا شیطان میرے سامنے کھڑا ہے انگشت بدندان مجھ سے
 کستا ہے فتنی میں کہتا ہوں لا بعدا لا بعدا یہاں تک کہ مر جاؤں **حکایت** امام ابو جعفر
 قرظبی سے کہا تالا الہ الا اللہ کہو کہما نہیں جیہا فاقہ میں آئے تو یہ ذکر کیا کہا و شیطان
 میرے میں و شمال سے آئے ایک لنگہ کہما کہ یہودی مرکہ یہ خیر ادیان ہے دوسرے نے کہا
 کہ نصرانی مرکہ یہ خیر ادیان ہے میںے دونوں سے کہما نہیں نہیں تم مجھ سے یہ کیا بات کہتے ہو
 حالانکہ میں اپنے ہاتھ سے کتاب ترمذی و نسائی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سے یہ لکھا ہے ان الشیطان یاتی احدکم قبل موته فیقول لہ مت یہودی مت

یہ
 فرزند

نصرا نیا سو یہ لاکھنا میرا اونکو جواب دینا تھا کچھ مینے یہ جواب تکو نہیں دیا تھا قرطبی کہتے
 ہیں اس طرح کا ماجرا بہت سے صلی اکو پیش آیا بعض کا جواب لاشیطان کو تھا نہ ملقن کو
 مجاہد نے کہا ہے نہیں مرنے کوئی مومن لکن او سپر اہل مجالسہ اسکے عرض کئے جاتے
 ہیں جنکے پاس وہ نشست بر فاست کیا کرتا تھا اگر اہل لہو سے تو وہی اور اگر اہل ذکر سے تو
 وہی **حکایت** ربیع بن سبرہ کہتے ہیں میں شام میں ایک شخص کی موت پر حاضر ہوا
 اوس سے کہا اسی فلان لاله اللہ کہہ اوسنے کہا اشرب واسقنی یعنی مجھے شراب پلا ایک
 دوسرے شخص سے ملک اہواز میں کہا تھا کہ لاله اللہ کہہ جواب یادہ یا زدہ دو از دہ یہ آدمی
 اہل قلم میں ملازم کچھری کا تھا او سپر حساب میں ان کے اوس دم غلبہ کیا **حکایت** ایک شخص
 پردن دو شنبہ بخشنہ کے خراج مقرر تھا اوس سے حالت احتضار میں کہا لاله اللہ کہ وہ
 دو شنبہ بخشنہ کہتے کہتے مگر کیا **حکایت** بصرہ میں ایک شخص سے کلمہ کہنے کو کہا وہ شعر
 پڑھنے لگا

یارب قائلۃ یوما وقد سألت

این الطریق الی حمام منجاب

ایک عورت نے اس شخص سے رہتہ حمام کا پوچھا تھا وہ اوسکو بہر کا کر اپنے گھر لگیا اور او سپر
 عاشق ہو گیا اوسیکے غلبہ عشق میں مرتے دم یہ بیت پڑھتا تھا عیاذ باللہ من مثل
 هذا الموت ولغو ذبہ من الغلقن والحق امام عبد الحق نے کتاب العاقبہ میں اس
 قصہ کو بطو لیا لکھا ہے **حکایت** قرطبی کہتے ہیں بعض دلا لون پر اشتغال دنیا غالب تھا
 جب مرنے لگا تو اونگلیوں پر حساب کرتا تھا اسی طرح ایک شخص سے کہا تھا کہ لاله اللہ کہہ
 وہ کہنے لگا عاضتم الحارۃ یعنی تمہنے مادہ خر کو چارہ کہلا دیا یا نہیں ایک بازار میں سے
 کہا تھا کلمہ پڑو وہ کہنے لگا ذم چارم چارم ہے ایک اور شخص سے کلمہ پڑھنے کو کہا

اوسنے کہا نادلیبی قدحی مجھے میرا پیالہ دید و حکایت ایک شخص مجلس پورسی تولتا تھا
 اوسکو موت آئی اوسنے کہا کلمہ پڑھ اوسنے کہا اللہ سے دعا کرو کہ مجھپر کلمہ پڑھنے کو آسان کر دے
 زبان ترازو کی میری زبان پر رکھی ہے مجھے کلمہ کہنے سے روکتی ہے اسلئے کہ میں ترازو
 کو ذرا اسی چیز سے جاڑتا تھا اور جو میل کچیل گرد غبار ہوا سے جمع ہو جاتا تھا اوسکو صاف
 نکراتا تھا حکایت ایک آدمی سے وقت احتضار کے کہا لا الہ الا اللہ کہہ کر مابین نین
 کہہ سکتا پوچھا کون مانع ہے کہا ایک دن ایک عورت میرے پاس کٹھمی ہوئی اپنے
 لئے منیبل خرید کر لے تے بیٹے اوسکے محاسن میں نظر کی تھی حکایت ایک اور شخص
 سے کہا کلمہ کہہ کر مابین کہہ سکتا ہوں پوچھا کس وجہ سے کہا میں اپنے ہمسایوں کو اپنی
 زبان سے ستاتا تھا حکایت ایک شخص سے کہا لا الہ الا اللہ کہہ کر مجھے قدرت نہیں ہے
 کہا کئے آخر تو کیا کرتا تھا کہا میں جب کسی عورت سے تخلیہ کرتا تو میرا دل اوسکے بوسہ لینے کو
 چاہتا اگر وہ راضی ہو جاتی اسی طرح ایک اور مرد سے کہا تھا کہ کلمہ کہہ اوسنے کہا میں نہیں
 کہہ سکتا پوچھا تو کیا کام کرتا تھا کہا مجھ سے جب گناہ ہو جاتا تو میں بہ نسبت اللہ کے خلق سے
 زیادہ تر شرماتا حکایت ایک شخص سے کہا قل لا الہ الا اللہ اوسنے کہا لا استطیع
 پوچھا ما کنت تصنع کہا وقعت فی زنا صرۃ فی عھری یعنی میں تمام عمر میں ایک بار زنا
 کیا تھا ایک اور شخص سے کہا کلمہ پڑھ کر مابین نین پڑھ سکتا کہا ماذا کنت تفعل تو
 کیا کرتا تھا کہا ایک بار میری جو رو بیمار ہو گئی تھی میں نے اپنے غلام سے حرکت کی یعنی اغلام کیا
 انتے والحکایات فی ذلک کثیرة نسأل اللہ العافیتہ فی الدنیا والآخرۃ میں کہتا ہوں
 ظاہر یہ ہے کہ ان لوگوں نے اپنے گناہوں سے تحفظ نہیں کیا بلکہ مصرر ہے اور موفق بہ توبہ
 و انابت نہیں ہوئی ورنہ وہ کون بشر ہے جس سے کوئی گناہ نہیں ہو یا نہیں ہوتا ہے

سوا سی انبیاء علیہم السلام کے لیکن توبہ مجاز ذنوب ہوتی ہے علاوہ اسکے حسب طرح کہ ایک شان
 اللہ تعالیٰ کی نکتہ نوازی ہے اسی طرح ایک شان اوسکی نکتہ گیری ہے ولہذا ایمان کو دیرینا
 خوف ورجا کے ثابت کیا ہے اور امن و یاس کو کفر بتایا ہے کتب سنن میں آیا ہے
 کہ ایک عورت نے بلی بانڈہ رکھی تھی نہ اوسکو کہنا دیا نہ رہا کیا کہ وہ زمین کے کیڑے
 مکوڑے کہ ماتی وہ اس خطا پر جہنم میں ڈالی گئی اور ایک عورت فاحشہ نے ایک پیاسے
 گتے کو جو بارے پیاس کے زبان نکالے ہوئے تھا پانی پلا دیا وہ بہشت میں گئی
 انسان کو چاہئے کہ یوم الحساب سے پہلے اپنے نفس کا حساب آپ کر لے قبل اسکے کہ وہ
 ملک یان پر عرض کیا جائے اسکے کہ اس عرض سے نہ سفر ہے نہ فوت سو تقاطعی معاصی
 سے جہاں تک بن سکے دور رہے کہ کہیں زبان قول شہادت سے وقت موت کے بند
 نہوجائے نسأل اللہ لنا ولکم العاقبۃ اعتبار اعمال کا خاتمہ پر ہے اللہ تعالیٰ
 سو خاتمہ سے بچائے حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے کوئی آدمی زمانہ دراز تک جنت
 والوں کا سا کام کرتا ہے پھر خاتمہ اوسکا عمل اہل نار پر ہوتا ہے اور کوئی شخص زمانہ دراز
 تک اہل نار کا سا کام کرتا ہے پھر خاتمہ اوسکے عمل کا عمل اہل جنت پر ہوتا ہے اور اہل جنت
 بخاری کا لفظ یہ ہے بندہ کام کرتا ہے اہل نار کا سا اور وہ اہل جنت میں سے ہے اور
 عمل کرتا ہے اہل جنت کا سا اور وہ اہل نار میں سے ہے وانما الاعمال بالخوائیر متفق
 علیہ یعنی نہیں ہے اعتبار کاموں کا مگر خاتمہ سے ابن مسعود کا لفظ رفعاہ ہے قسم ہے
 اوسکی جسکے سو کوئی معبود نہیں ہے کہ ایک شخص تم میں کا عمل کرتا ہے مثل عمل اہل جنت
 کے یہاں تک کہ نہیں ہوتا درمیان اوسکے اور جنت کے مگر ایک گز پہر سبقت کرتی ہے اور
 کتاب سو عمل کرنے لگتا ہوش عمل اہل نار کے پہراگ میں جاتا ہے اور کوئی تم میں عمل کرتا

مثل عمل اہل نار کے یہاں تک کہ نہیں ہوتا ہے درمیان اوسکے اور آگ کے مگر ایک گز پہ
 سبقت کرتی ہے اوسپر کتاب سو عمل کرنے لگتا ہے اہل جنت کا سا پہر جنت میں جاتا ہے
 متفق علیہ اس حدیث کو اہل حدیث نے باب الایمان بالقدر وغیرہ میں لکھا ہے صدق
 اس حدیث کا امت اسلام میں ہمیشہ مشہور ہوتا ہے صحابہ کا حال ابتدائی معلوم ہے
 کہ کیا تھا پہر آخر کو انہیں ایسے بھی ہوئے جنکے لئے بشارت جنت کی اسی دنیا میں نہایت
 پیغمبر پر انکے عین حیات میں آگئی ولتداحجر جیسے عشرہ بشارہ و اہل بیت و اہل بدر و اہل
 بیۃ الرضوان وغیر ہم اور یوں تو سارے صحابہ پر جو المغفرت میں رضی اللہ عنہم جمعین
 وحشر نامہم تحت لواء سید المرسلین اور اسی امت میں بہت لوگ پڑھے
 لکھے ایسے ہی دیکھے سنئے کہ ابتداء میں انہوں نے علم واسطے اصلاح حال و مال کے
 طلب کیا تھا پہر بعد تحصیل و حصول علوم و فنون کے اونپر دنیا غالب آگئی کفار و قحار کے
 مددگار وہم صغیر بن گئے انہیں کی صحبت میں مر گئے سیکڑوں نیک بخت نمازی ایسے دیکھے
 کہ مرید ہو کر پیر پرست گور پرست بن گئے بدعات و ضلالت میں بہنسا کر عقائد باطلہ و اعمال
 فاسدہ پر مر گئے و بغوذ باللہ من سخط اللہ تعالیٰ اور ایسے بھی دیکھے سنئے کہ خاندانی
 پیر زادہ تھے اور دنیا بہر کی بدعت اونکے گروں اور مریدوں میں ہوتی تھی جب اللہ نے
 اونکو ہدایت تو حید خالص کی فرمائی تو سارا کارخانہ پیری مریدی کا خاک میں ملا کر
 پکے مسلمان بن گئے ومن یراد اللہ بہ خیرا فلا یسرہ و من یضلہ فلا
 ھادی لہ ولما حدیث عائشہ میں فرمایا ہے کہ اللہ نے کچھ لوگ واسطے جنت کے پیدا کئے
 ہیں اور وہ ہنوز نشیت پذیر ہیں ہیں اور کچھ لوگ واسطے آگ کے بنائے ہیں اور وہ
 ابھی باپ کی بیٹیہ میں ہیں روایہ مسلحہ بطلو لہ عمر بن خطاب رفا کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

نے آدم کو پیدا کر کے اونکی لپشت پر اپنا دامن ہاتھ پیرا ذریت کو نکالا پھر فرمایا میں نے انکو
 جہنم کے لئے بنایا اور یہ اہل جنت کا سا عمل کرینگے پھر اونکی لپشت کو دوبارہ مسح کیا اور ذریت
 کو نکالا اور فرمایا کہ میں نے انکو دوزخ کے لئے بنایا ہے یہ دوزخیوں کا سا کام کرینگے ایک مرد
 نے کہا تو اب عمل کرنا کس لئے ہو اور فرمایا اللہ جب کسی بندہ کو واسطے جنت کے پیدا کرتا ہے
 تو اس سے اہل جنت کا سا کام لیتا ہے یہاں تک کہ وہ کسی عمل پر اعمال اہل جنت میں
 سے مرتا ہے پھر بسبب اس عمل کے جنت میں جاتا ہے اور جب کسی بندہ کو واسطے
 دوزخ کے بتاتا ہے تو اس سے کام اہل نار کا سا لیتا ہے یہاں تک کہ وہ کسی عمل پر اعمال
 اہل نار میں سے مرتا ہے پھر بسبب اس عمل کے دوزخ میں جاتا ہے روا لا مالک
 والترمذی والبوداؤد اس حدیث سے شناخت بہشتی دوزخی کی دنیا میں معلوم ہوئی
 کیونکہ جو بات اللہ کے علم سابق ازلی میں ٹھہر چکی ہے اوسی کے موافق ظہور ہر امر کا
 اپنے وقت پر ہوتا رہتا ہے اور ہر شخص وہی کام کرتا ہے جسکے لئے اوسکو پیدا کیا ہے
 کل میسر لما خلق لہ حدیث ابن عمرو بن آیاہ کہ حضرت باہر آئے آپکے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں فرمایا تم جانتے
 ہو کہ یہ کتابیں کیا ہیں سمجھئے کہا ہم نہیں جانتے آپ بتائیں جو داہنے ہاتھ میں تھی اوسکے
 نسبت فرمایا ہذا کتاب من رب العالمین فیہ اسماء اہل الجنة واسماء اہل النار
 وقبائلہم ثم اجمل علی آخرہم فلا یزال دہم ولا ینقص منہم ایدل یعنی اس کتاب میں
 نام بتیوں کے مع اونکے باپ و قوم کے لکھے ہیں پھر اوسپر ہر لگادی گئی ہے اب نہ کوئی چیز
 نہ گمٹے پھر اوس کتاب کی نسبت جو بائیں ہاتھ میں تھی فرمایا ہذا کتاب من رب العالمین
 فیہ اسماء اہل النار واسماء اہلہم وقبائلہم ثم اجمل علی آخرہم فلا یزال دہم
 ولا ینقص منہم ایدل یعنی اس دوسری کتاب میں نام دوزخیوں کے ہیں مع اونکے

باپ قوم کے اب و سپر مرگ گئی نہ کوئی کم ہونہ زیادہ صحابہ نے کہا جنت بات بڑھیری تو
 اب عمل کرنا کسلئے ہے کیونکہ اس کام سے تو فرائض حاصل ہو چکی ہے یعنی سار کتاب ازل
 پر بڑھیر چکا تو اب کتاب عمل میں کیا فائدہ ہے فرمایا تم تو سید ہے چلے جاؤ اور عمل کرتے
 رہو جنت والے کا خاتمہ عمل اہل جنت پر ہوتا ہے گو وہ کیسا ہی کام کیوں نہ کرے اور دوزخ
 والے کا خاتمہ عمل اہل نار پر ہوتا ہے گو وہ کیسا ہی کام کرے پھر ہاتھ سے اشارہ کر کے
 اون دونوں کتابوں کو چھوڑ دیا اور کہا فرغ دیکھ من العباد ضربت فوالجنة وقرئ
 فی السعیر رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ جسکی تقدیر میں جنت مقرر ہو چکی ہے وہ ابتداء میں
 گویا کام کرے لکن انجام کو وہ جنت والوں کا سا کام کر کے مغفور ہو جاتا ہے اور
 جسکے تقدیر میں دوزخ مقرر ہو چکی ہے اس سے گوا آغاز میں اچھے کام ہوں لکن
 آخر کو وہ اہل نار کا سا کام کر کے دوزخی ہو جاتا ہے عرضہ شاخت سعادت و شقاوت کی اس
 دار فانی میں عمل و خاتمہ پر ہے والغیب عند اللہ اسلئے بڑھی کوشش مومن کو اس میں
 چاہئے کہ ہمیشہ اس سے اعمال اہل جنت کے سے ہوتے رہیں اور انتہا اوسکی ابتداء سے
 بہت ہو

اول مستی من بود کہ ہشیار شدم

توبہ از بارہ در آغاز جوانی کردم

حدیث النس میں آیا ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ کثیرہ کہا کرتے تھے یا مقلب القلوب ثبت
 قلبی علی دینک النس نے کہا میں نے عمر میں کیا ہم آپ پر ایمان لائے اور جو کچھ آپ لائے
 اوسکو ہم نے مانا کیا آپ کو ہم پر کچھ ڈر ہے فرمایا ہاں ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ
 یقلبہا کیف یشاء یعنی دل اللہ کے ہاتھ میں ہیں وہ حسب طح چاہے اونکو لپیٹ سکتا ہے
 رواہ الترمذی وابن ماجہ اس حدیث کے مصداق کا مشاہدہ اکثر خلق کو ہو چکا

اور اس زمانہ میں بھی گاہ گاہ ہوا کرتا ہے سیکڑوں نام کے مسلمان جنکے باپ دادا بھی
 مسلمان کہلاتے تھے عیسائی ہو گئے بعض پرانے عیسائی ظاہر میں اسلام لے آئے
 سیکڑوں ہنود نے اسلام قبول کر لیا ہے مسلمان بن گئے سیکڑوں مسلمان توحید پر
 مشرک و بدعت میں ہینس کر گراہ ہو گئے کوئی پیر پرست ہو گیا کوئی گور پرست کوئی
 امام پرست کوئی تقلید پرست **ف** حدیث ابن عباس میں فرمایا ہے کہ قدر یہ مجھ سے نہیں اس
 امت کے اگر بیمار ہوں تو اونکی عیادت نہ کرو اگر مر جائیں تو اونکے جنازے پر حاضر نہ ہو و
 احمد و ابوداؤد قدر یہ وہ لوگ ہیں جو قدر یعنی تقدیر کا انکار کرتے ہیں اور بندہ کو
 خالق اور سکے افعال کا جانتے نہیں مدار الکا تقدیر پر ہے نہ اعتماد تقدیر پر انکو جو اس لئے
 کہا کہ وہ بھی دو خالق بتاتے ہیں ایک خالق خیر و امان نام دوسرا خالق شر اہل نام
 سو جب طرح جوہ و خدا کے قائل ہیں اس طرح یہ بیشمار خداؤں کے قائل ہیں کیونکہ جب ہر
 بندہ اپنے فعل کا خالق ٹھہرا اور گنتی بندوں کی اللہ ہی جائے کہ کتنے ہیں ہم اونکو ٹھیک
 ٹھیک شمار نہیں کر سکتے تو بیشمار خالق قرار پائے و غرض باللہ دوسری حدیث ابن عباس
 میں فرمایا ہے کہ دونوع میں میری امت کے جنکو اسلام میں کچھ نصیب و حصہ نہیں ہے ایک
 مرحبہ دوسرے قدریہ و الازمندی و استغریہ مرحبہ وہ ہیں جو یہ بات کہتے ہیں کہ سارے
 افعال بندوں کے بہ تقدیر آئی ہیں بندوں کو کچھ بہی اختیار اپنے افعال میں نہیں ہے و انہذا
 ہمراہ ایمان کے کوئی معصیت ضرر نہیں کرتی ہے جب طرح کہ ہمراہ کفر کے کوئی طاعت نفع
 نہیں دیتی اور قدریہ وہی منکر قدر ہیں اس زمانہ میں اکثر نام کے مسلمان قدریہ ہو گئے
 ہیں الناس علی دین ملوکھیرا و وجود اسکے آپ کو مسلمان کہتے ہیں یہ ویسی بات ہے
 ع برعکس نہند نام رنگی کا فورہ سو یہ دونوں فرقے اسلام سے حرمان نصیب نہیں ہدایہ

حق یہ ہے کہ خالق افعال عباد کا اللہ ہے اور بندہ کا سب سے نہ جبر ہے نہ قدر بلکہ ایک امر کا
 درمیان میں ان دونوں کے ہمواس مسئلہ میں سرے سے غرض ہی کرنا و انہیں ہے
 اسلئے کہ ہمارے سلف اس بحث و غور سے عافیت میں تھے اور بڑی ویرانی خانہ اسلام
 کی اسی ہی غرض و بحث سے ہو چکی اور ہوتی ہے انا اللہ حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے کہ
 میری امت میں خسف و سنج ہوگا مکذبین بالقدر میں لواء ابوداؤد والترمذی
 مورخین نے نشان دیا ہے کہ یہ واقعہ مطابق خبر کے ہو چکا اور کیا عجب ہے کہ آئندہ ہی
 کسی جگہ ہو اس زمانہ میں مذہب قدر کا رواج ہر جگہ ہو چلا ہے جاہل مسلمان بلکہ
 علماء دنیا دار بھی اسی طرف مائل اور اسی کے قائل اور بموجب اوسکے فاعل ہو گئے ہیں یہ
 علامت ہے قرب قیامت کی اور یہ مذہب روز بروز ترقی پذیر ہے حدیث عمر میں فرمایا
 تم پاس اہل قدر کے نہ بیٹھو اور اونسے ابتدا اسلام و کلام نکر و لواء ابوداؤد عائشہ کا لفظ
 رفعاً ہے جو کوئی کچھ بھی قدر میں کلام کہے گا اوس سے دن قیامت کے سوال ہوگا اور
 جو نکرے گا وہ مسئول نہ ہوگا لواء ابن ماجہ اس زمانہ میں نوبت تکلم کی مسئلہ قدر میں
 یہاں تک پہنچی ہے کہ عام و خاص اہل اسلام بلکہ ہنود و نافر جام بھی باوجود جاہل تام کے ممبر
 اہتمام ہو کر دعوت خلق کی طرف اس کفر کی کرتے ہیں چنانچہ نہ ہر اون نفر جو آپ کو
 مسلمان کہتے ہیں قدر یہ ہو گئے ہیں اور ترقی و ہمدردی قومی کا نام لیکر خلق خدا کو
 عقیدہ اسلام سے علمی رہ کرتے ہیں اسی طرح صد و ز نوب و معاصی میں ایک قوم قدر
 کو حجت ٹھہراتی ہے اور آپکو مجبور محض خیال کرتی ہے حالانکہ جو شخص حرکت جہاد و
 حرکت حیوان میں فرق نکرے وہ شرعاً عقلاً کافر بے عقل ہے مقصود ہمارا اس جگہ
 بیان قدر کا نہیں تھا بلکہ بحث خاتمہ سوز و فاطمہ حسن سے ہے سو یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے

انما الاعمال بالخوف اتیمو متخفرت ذکرہ میں شعرائی رح نے فرمایا ہے قال العلماء سوء الخاتمة
 لا يكون الا لمن كان مصرا على المعاصي في الباطن وله اقدام على الكبار ثم خادعة
 لله عز وجل امام من كان على قدم الاستقامة في لظاهر لم يصير على معصية
 في الباطن فما سمعنا ولا علمنا ان مثل هذا يختاره بسوء ابداء والله الحجد على
 ذلك بخلاف من غلب عليه حب المعاصي والوقوع فيها من غير توبة فر بما
 نزل عليه الموت قبل التوبة فيصدمه الشيطان عند تلك الصدمة و
 يحطفه عند تلك الدهشة والعياذ بالله تعالى فيظن شقاؤه للناس عند موته
 وقد يكون العبد مستقيما طويلا عمره ثم يغير ويبدل اذا قرب اجله ويخرج
 عن طريق الاستقامة فيكون ذلك سببا لسوء خاتمته وشوم عاقبته كما وقع
 لابليس كمنته بين ابليس نے ہمراہ ملائکہ کے ہزار ہا سال عبادت کی تھی وہ بڑا عابد تھا سیطر
 بلعام بن باعور کو اللہ نے اپنی آیتیں عطا فرمائی تھیں وہ بڑا عالم تھا پہاڑوں سے اوس علم
 کو چھوڑ کر خود والی الارض و اتباع ہوئی اختیار کیا اللہ نے اوسکو اپنی بارگاہ عالیجاہ سے
 مسرور و مودور فرمایا اور اوسکی مثال سامنتہ کتے کے دی سی حال برصیصا عابد کا ہوا اللہ
 نے اوسکے حق میں فرمایا ہے کمثل الشيطان اذ قال للانسان اكنفرا لآيه خلاصہ
 حکایت حال مذکور یہ ہے کہ جب کو جن یا صرع ہوتا وہ برصیصا کے مسح سے اچھا ہو جاتا
 بادشاہ کی بیٹی جن بطن ہو گئی تھی اوسکو بھیجا کہ وہ زیر صومعہ برصیصا شب بسر کرے ابلیس نے
 اگر کہ اسوقت وہ بے حس ہے عقل اوسکی غائب ہے تو اوس سے زنا کر جب زنا کر چکا تو
 کہا اگر اوسکو یہ بات معلوم ہو جائیگی تو وہ لوگوں میں تیرا ہتک کہہ لے گی اوسنے تو اوسکو فوج کر کے
 اس ریت کے ٹیلے کے نیچے گاڑ دے جب بادشاہ کے لوگ اوسکے لینے کو آئیں تو توبہ کہہ دینا کہ

وہ تو اچھی ہو کر چلی گئی وہ تجھ کو سچا جان لینگے اور سنے یہی کیا ابلیس صورت میں ایک عابد
 کی پاس بادشاہ کے گیا اور کہا کہ برصیصا نے تیری بیٹی سے فسق کیا پہ خوفِ منتک سے
 او سکومار کر قریب صومعہ کے ایک ٹیلے کے نیچے دفن کر دیا ہے اب وہ تم سے یہ بات کہیگا کہ
 وہ تو اچھی ہو کر چلی گئی تم اسکو سچا نہ سمجھنا بادشاہ نے ایک جماعت بھیجی اس خبر کو صحیح پایا
 حکم دیا کہ برصیصا کو سولی پر کھینچو حالت صلب میں ابلیس نے آکر کہا تو اپنے ماتھے سے اشارہ
 سجدہ کا میرے لئے کرتے ہیں جس طرح تجھ کو گرفتار کرایا ہے اسی طرح تجھ کو رہا بھی کرادو نگا
 اور سنے اشارہ سجدہ کا کیا اور کافر ہو گیا ابلیس وہاں سے چل دیا او سکورہا نکرا یا آخر وہ کفر
 مر گیا اللہ حافظ اسی طرح مصرتیق میں ایک موزن صالح ایک خیر نضانی پر عاشق
 ہو گیا تھا پہ نضانی ہو کر اوس دختر سے نکاح کیا اوس دن سطح خانہ پر شہر دیکھنے کو چڑھا
 وہاں سے گھر نضانی مر گیا نہ جو روز ہاتھ آئی نہ اسلام باقی رہا نسأل اللہ العافی عنہ اس
 حکایت کو زواج میں مطول لکھا ہے اسی طرح قصہ ابن السقاء کا ہے کہ وہ بغداد میں ایک
 عالم سربرآوردہ تھا پہرہ مہین ایک عورت نضانیہ پر ذریعہ ہو کر بہت بڑی طرح حالت
 کفر میں قبلہ اسلام سے منہ پھیر کر مر گیا او سکویا تو سارا قرآن حفظ تھا یا بعد عشق کے
 ایک حرف تک یاد نہ رہا باعتبار واصلت واصلت یا اولی لایبصار میں گستاہوں اہل علم نے اسی
 جگہ سے عشق کو بظلمہ انواع شرک یا بد کے ٹھہرایا ہے ابتدا اسکی ایک زن کافرہ سے ہوئی
 تھی جتنے نہیں سنا کہ کسی عاشق کا خاتمہ یا خیر ہو اہو اور کیونکہ ہو کہ جب غلبہ اس مرض کا کسی
 شہوت پرست پر ہوتا ہے تو معشوق اوس کا معبود ٹھہر جاتا ہے وہ معشوق کی مرضی کو
 خالق کی مرضی پر مقدم کرتا ہے اور یہ صریح کفر ہے حکایت حدیث عثمان میں آیا ہے
 کہ بچو تم شراب سے کہ ام الکبائر ہے اگلے زمانہ میں تم سے پہلے ایک شخص تھا اللہ کی عبادت کرتا

ایک عورت اوسپر فریفتہ ہو گئی اپنی کنیز بہیجرا اوسکو بلایا کنیز نے کہا میری بی بی تمکو واسطے
 گواہی کے بلاتی ہیں وہ ہمراہ اوس کنیز کے ہولیا جس دروازے کے اندر جاتا وہ اوسکو
 بند کرتی جاتی یہاں تک کہ وہ نزدیک ایک عرت تابانہ درخشان کے پہنچا اوسکے پاس ایک لڑکا
 اور ایک بوتل شراب کی رکھی تھی اوس عورت نے کہا واللہ میں نے تجکو واسطے کسی گواہی کے
 نہیں بلایا ہے ولکن اسلئے بلایا ہے کہ تو مجھ سے صحبت کر یا اس شراب کا ایک پیالہ پے یا اس
 لڑکے کو قتل کر اوسنے کہا اچھا پیالہ شراب کا مجھے پلا دے کہ یہ سب میں آسان امر ہے جب
 اوسکو ایک ساغر بلایا تو اوسنے کہا اور دے غرض کہ یہاں تک اوسکو پلاتی رہی کہ شراب
 نے اپنا پورا اثر اوسمیں کیا وہ مرد اس عورت پر گر پڑا یعنی اوس سے صحبت کی اور اوس
 غلام کو مار ڈالا سوچو تم شراب سے واللہ ایمان وادمان ختم جمع نہیں ہوتا اور قریب ہے کہ
 ایک ان دونوں میں سے اپنے صاحب کو باہر کر دے یعنی یا تو ایمان ہی رہیگا یا شراب جو
 رواہ النساء فی حکایت ایک مرد مسلمان قید ہو گیا تھا وہ دو راہوں کی خدمت کیا
 کرتا اوسکو قرآن شریف یاد تھا جب قرآن پڑھتا اون دونوں راہب کو رقت قلب ہوتی
 اور وہ دونوں روتے یہاں تک کہ مسلمان ہو گئے اور یہ مسلمان نصرانی ہو گیا اونہوں
 نے ہر چند اوس سے کہا کہ تو اپنے اگلے دین پر جا کہ وہ تہہ ہوا و سنہ مانا یہاں تک کہ نصرانی مرا
 سئل اللہ حسن الخاتمة ۵

حکم مستور سی وستی ہمہ بر ختمت	کس نسبت کہ آخر پچھ حالت گزرد
<p>ف بعض انبیاء علیہم السلام نے ملک الموت سے کہا تھا کہ تمہارا کوئی قاصد نہیں ہے جو تم سے پہلے آکر ہوشیار کر دے تاکہ لوگ تم سے حذر ناک ہو جائیں کہا ہاں واللہ میرے بہت سے پیغامبر ہیں علل و امراض و شیبہ ہرم و نقص سمع و بصر لکن وہ شخص کہ جس پر یہ</p>	

نازل ہوتی ہیں حبیب کی فکر نہیں کرتا ہے اور نہ تائب ہوتا ہے اور نہ زادا آخرت لیتا ہے تو تین وقت قبض روح کے اوسکو پکار کر کہہ دیتا ہوں کہ کیا میں نے تیرے پاس اپنا رسول بعد رسول کے اور نذیر بعد نذیر کے نہیں بھیجا اب میں وہ رسول و نذیر ہوں کہ بعد میرے کوئی رسول و نذیر نہیں ہے حدیث میں آیا ہے ہر دن جبکہ سورج نکلتا ہے تو ملک الموت نذا کرتا ہے کہ امی مرد چل سالہ یہ وقت ہے اخذ زاد کا ابھی تمہارے ذہن حاضر اور تمہارا اعضا قوی و سخت ہیں امی مرد پچاھ سالہ وقت اخذ و صداد کا نزدیک آیا امی شخصت شصت سالہ تو عقارب سو حساب کو بھول گیا اولو لغیر کہ مایت تک فریاد مرتد کما و جاہ کہ المذیر اندک کرا ابن الجوزی حراہل علم کہتے ہیں آدمی جب ساٹھ برس پہنچ جائے تو اب اوسکو ملو و لعب میں رہنا زیبا نہیں ہے طبری نے کہا ہے مراد نذیر سے اس آیت میں پیری ہے اللہ تعالیٰ ہر دن میں پچاس یا چھترہ مرد پرہیزگار کو نظر کر کے فرماتا ہے امی ابن آدم تو کبیر السن ہو تیرے استخوان سست پڑ گئے تیری ارجل قریب آئی تو مجھ سے اب شرم کہ جس طرح کہ میں تجھ سے شرم کرتا ہوں کیونکہ مجھے شرم آتی ہے کہ میں بوڑھے آدمی کو عذاب کروں

یذکر فی بعضی قصاید
عساک تطیب فی عمر سیر
ولست مسووداً و جہ النذیر

رایت الشیب فی نذر المنایا
تقول لنفسی غیر لون هذا
فعلت لھا المشیب نذیر عمری

بعض علما نے کہا ہے کہ منجملہ نذر موت کے ایک جملی یعنی بیماری ہے ترپے ثابت ہوتا ہے کہ رسول موت کا آئینا ہے موت اہل واقارب و احباب و اصحاب کی ابلغ نذیر ہے ہر وقت و زمان میں میں کہتا ہوں کہ ہم اپنے ایک مان یا پے پانچ بہانی بہن تھے

پہلے باپ نے وفات پائی مین یتیم خیمہ سالہ رہ گیا پھر بڑے بہائی نے تیس برس چار ماہ کی عمر میں انتقال کیا پھر بڑی بہن نے عمر چھ سالہ میں وفات پائی پھر چھٹی بہن نے عمر سی سالہ میں انتقال کیا دو چار ہی سال کی مدت میں سب آگے چھے چلے گئے اب ایک مین اور ایک چھوٹی بہن باقی ہے ہماری عمر سارے گھر میں زیادہ ہوئی ذلک تقدیر العزیز العلیہ اب نذیر موت ہمارے پاس ہی آ گیا یعنی دانت گر گئے بال سفید ہو گئے ہڈیاں کمزور پڑ گئیں طاقت اعضا نے جو اب دیدیا بڑھاپے نے ہر طرف سے اگر گمیر لیا عمر پنجہ و ہفت سال کو پہنچی پیغام مرگ کا دہم دم آنے لگا ۵

موسی سفید از اجل آر د پیام	پشت خم از مرگ بگوید سلام
----------------------------	--------------------------

یہ وقت اہتمام اور انتظام مراد کا ہے اللہ سے توفیق زابت کا سوال ہے وہو احد احد الامین میری زندگی بمقابلہ وفات والدین و برادر و خواہران کے وہ مثل ہے ۵

ان عشت لفتح بلا حسیب کلام	وفناء نفسک لا ابالک انفع
---------------------------	--------------------------

ف مجاہد نے کہا ہے جو شخص چالیس برس کو پہنچا تو اب اوسکے لئے وہ وقت آ گیا کہ اللہ کی نعمتوں کا پیمانے اور اوسکے احسان و کرم کو اپنے اوپر اور اپنے والدین پر جانے لے قولہ تعالیٰ حتیٰ اذ ابلاغ الشداہ و ابلاغ البعید سب سے امام مالک رح کہتے تھے ہم نے لوگوں کو اور اپنے شہر کے اہل علم کو پایا کہ وہ دنیا طلب کرنے لوگوں سے خلط ملط کہتے یہاں تک کہ جب ایک زمین کا چالیس برس پہنچ جاتا تو لوگوں سے کنارہ کش ہو کر عبادت کے لئے فراغت و فرصت حاصل کرتا انتہیٰ لیکن اب تو حال خلق کا یہ ہے کہ ۵

چھل سال عمر عزیزت گزشت	مزاج تو از حال طفلی نہ گشت
------------------------	----------------------------

حکایت ایک عالم کبیر کی ایک مجلس تھی ایک باغ میں وہاں سوا اوسکے اخوان و اصحاب

کے کوئی دوسرا نہ جاسکتا ایک دن وہ عالم بیٹھا تھا کہ اتنے میں ایک مرد اندر درخون کے نظر آیا اور پاس اس عالم کے آبیٹھا جماعت استگر ہوئی اور قصد کیا کہ دربان سے باز پرس کریں عالم نے اس شخص سے کہا کہ تمہارا کچھ کام ہے کہا ہاں ایک مرد پر حق ثابت ہو چکا ہے وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اوسکے لئے کوئی مدافع ہے جو اوس حق کو دور دفع کر دے گا کہا حاکم کی رسائی میں جتنا حق ثابت ہوا اوسکو قائم کر دے سائل نے کہا حاکم نے ایک اجل یعنی مدت واسطے اوسکے مقرر کر دی ہے مگر اس سے کچھ کام نہ چلا اور وہ اپنے لدا و جدال سے باز نہ آیا کہا اب حاکم کو چاہئے کہ اوسپر حکم قطعی جاری کر دیں کہا حاکم نے نہایت نرمی سے اوسکو سچاں برس سے زیادہ کی مہلت دی تھی عالم نے اپنا سر نیچے کیا اور ماتھے سے پسینا بہنے لگا سائل اوسکے چلے یا اور عالم اپنے نشہ غفلت سے ہوش میں آیا سائل کا حال پوچھا دربان نے کہا کہ اوس سے تو کوئی شخص بھی اندر نہیں گیا ہے اور نہ باہر آیا ہے عالم نے اپنے اصحاب سے کہا یار و اب تم جاؤ رستہ لو مجھے چھوڑ دو کہ موت کی طیاری کروں پہر جب سے وہ سوا مجلس ذکر و وعظ کے اور کہیں نظر نہ آتا یہاں تک کہ مر گیا رح

د سخن فوغفلة عماير ادبنا
وان تو شحت مر اثوابها احسنا
ايں الذين هم كانوا الناسكنا
فضيذتهم لا طباق الذرى رهنا

الموت بن كل حين ينشأ لكفنا
لا تطمنن الالدين و زينتها
اين الاجته و الجيدان ما فعلوا
سقا هم للموت كاساً غدير فصية

حکایت ایک بادشاہ نے یکا یک اپنا ملک چھوڑ دیا لوگوں نے کہا اسکا کیا سبب ہے
کہا میں نے اپنی ریش میں دو موسی سفید دیکھا کہ اوسکا ٹڈالے وہ پہر نکل آئے پہر اونکو اوسکا
وہ پہر تیسری بار برآمد ہوئے میں نے تامل کیا میری سمجھ میں یہ آیا کہ یہ دونوں دور رسول

ہن طرف سے میرے رکے یہ یوں کہتے ہیں اترک الدنیا و تقال اسلئے میںے کہا سمعنا
 و طاعة پھر وہ بادشاہ زمین میں سیاحت کرتا اللہ کی عبادت بجالاتا یہاں تک کہ انتقال کیا

و نرا ارة للشيب لاحت بمضرتي	فادسرا كتهما بالنتف خوفا من الختف
فقلت على ضعف استطلت وانما	رويدك حتى يلجئ المحش من خلقه

حدیث مرفوع میں آیا ہے من شاب شئبة فی الاسلام كانت له نورایوم القیامة
 یعنی جو کوئی حالت اسلام میں بوڑھا ہو گیا یہ بڑھاپا اوسکے لئے دن قیامت کے نور ہوگا
 دوسرا لفظ یہ ہے کہ ان اللہ یستحی ان یعذب الا شئبة میں کہتا ہوں اسی رب یہ
 تیرا بندہ شرمندہ اسلام میں بوڑھا ہو گیا ہے قد و هن العظوم منی و اسقل السلس شئبیا
 یہ عمر دراز اوسکی گناہوں میں گزر گئی یہ گناہ زمین سے آسمان کی چوٹی تک پہنچ گئے غدرا
 فجرات سے نامہ اعمال سیاہ ہو چکا اتباع خطوات شیطان سے حال مال تباہ نظر آتا ہے
 اب اس بڑھاپے کی شرم تجھی کو ہے اسدم تک جو گناہ مجھ سے ہوئے ہوں جنکو میں جانتا یا
 نہیں جانتا ہوں ان سب میں تو بڑے نصوص کرتا ہوں اور یہ کہتا ہوں رب غفر لے
 خطیبتی یوم الدین اب مارنا ایمان پر تیرے ارادے پر وقوف ہے اور تجھی کو معلوم ہے
 مجھ کو تو نے اگر دیوان اشتیاء میں لکھا ہو تو اب اسی غفور رحیم نام میرا دیوان سعدا میں لکھ
 کیونکہ تو نے کہا ہے اور تجھے بڑھ کر کوئی سچا نہیں ہے میحو اللہ ما یشاء و ینبت و عندہ ام
 الکتاب اور میںے کتب عقائد میں پڑھا ہے کہ الشفق قد یسعد من عقیہ ہے اہل سنت کا
 میں سب سے پہلے بال حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سفید ہوئے تھے عرض کیا اسی رب یہ کیا
 ہے ارشاد ہوا کہ وقار ہے عرض کیا سب سردنی وقال اولنا وکما ٹر ناموسى سفید کا مکروہ
 ہے اور سیاہ کرنا و نکاسنی عنہ حکایت ایک اعرابی نے کچھ سفید بال اپنی ڈاڑھی

میں دیکھ کر یہ شعر پڑھے

یا دیح من فقد للشباب وغیرت

یرا جو عمارۃ وجہہ بخضابہ

انی وجد تھا اجل رازیۃ

پیری تے ملک تن کو اُجاڑا وگرنیان

ضعف و ناطقتی و سستی اعضا ہر دم

تہا بند و بست اور ہی ملک شباب میں

ایک گھٹنے سے جوانی کے بڑھ گیا کچھ

لق

وبالجملة فاعلموا یا اخوانی ان لیس بعد الشیب عند رعبتذ ربہ البشیر عند خا

القوی و القدر و ما ذابعد الحق الا انضلال و قد کفر اللہ المومنین القتال

والله اعلم بحقائق الاحوال والاعمال

باب ۶

آدمی کی شناخت لوگوں سے کب منقطع ہو جاتی ہے اور بیان توبہ اور بشارت روح کا

ابوموسیٰ شعری نے حضرت پوہ پاتا کہ فرمت ہندہ کی لوگوں سے کب منقطع ہوتی ہے نہ بایاکہ

جب معائنہ کر لیتا ہے یعنی ملک الموت کو یا ملائکہ کو رواۃ ابن ماجہ یہی معنی اس حدیث

ترندہی کے ہیں ان اللہ یقبل توابۃ العبد مالہ بغير غر یعنی قبول کرتا ہے اللہ

توبہ بندے کی اوس دم تک کہ روح حلق تک نہیں پہنچی ہے اور جب پہنچ جاتی ہے تو

پہر معائنہ رحمت یا عذاب کا کر لیتا ہے اوس وقت توبہ کرنا یا ایمان لانا کچھ نفع نہیں دیتا

اس سے معلوم ہوا کہ توبہ مبسوط ہے واسطے ہندہ کے یہاں تک کہ قابض الارواح کا

معائنہ کرے یہ اوس وقت تک ہوتا ہے کہ روح غرغہ کرے جب گ سینے سے حلقوم تک

کٹ گئی تو اب وقت معاف کا گیا اور موت حاضر ہو گئی اسلئے ہر بندہ کو چاہئے کہ معاف
وغرغہ سے پہلے توبہ کر لے ۵

توبہ ہار النفس باز پسین دستِ روست | بی خبر دیر رسیدی در محل بستند

حدیث مرفوع میں آیا ہے شیطان نے کہا مجھے قسم ہے تیرے عزت و جلال کی میں ابن آدم
کو نہ چھوڑوں گا جب تک اونکے بدن میں جان ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عرت
کی قسم ہے کہ میں توبہ کو ابن آدم سے حجاب میں نہ کہوں گا جب تک کہ جان اوسکی غرغہ نہ کرے
اس مہلت و امکان پر بھی اگر کوئی تائب نہ ہو تو سمجھو کہ وہ بڑا بے نصیب ہے اہل علم نے
کہا ہے کہ بڑی فریاد جہنم میں اسی تاخیر توبہ کی ہوگی حالانکہ ہم سے لوگوں کی توبہ بھی محتاج
استغفار کی ہوتی ہے بسبب عدم صدق کے حسن بصری کہتے تھے استغفار انا محتاج
الی استغفار کثیر قرطبی نے کہا ہے یہ ذکر اونکے زمانہ کا ہے ہم اپنے زمانہ کو کیا کہیں جس میں
ہر انسان گناہوں اور ظلم پر چبکا ہوا ہے کسی کو توفیق توبہ کی حاصل نہیں ہوتی ہے بعد
اوسکے ہاتھ میں سچے یعنی تسبیح موجود ہے وہ یہ اعتقاد کرتا ہے کہ میں اپنے گناہوں
استغفار کرتا ہوں حالانکہ دل اوسکا اعتبار سے بالکل غافل ہے ولما علی بن ابی طالب
جب کسی شخص کو دیکھتے کہ تسبیح پر استغفار کرنے میں شتابی کرتا ہے تو اوس سے فرماتے
هذه توبة الكذابين وتوبة المتحاج الى توبة ۵

سبحہ در دست تو ہمیں گوید | دل بگردان مرا چہ گردانی

میں کہتا ہوں یہ ذکر زمانہ مرقضوی و حسن بصری و قرطبی و شعرانی رح کا ہے اب ہم اپنے
زمانہ کو بلکہ اپنی حالت کو کیا روئیں کہ اب ہلکے وہ وقت ملا ہے کہ صبح کو آدمی مومن اور تائب
کو کافر ہو جاتا ہے اور بالعکس فان اللہ وانا الیہ سراجعون محققین نے کہا ہے قدرت

نہیں ہوتی ہے تو بڑے صبح پر مگر افراد مردم کو اس لئے کہ ایسی توبہ نہایت عزیز الوجود ہے فلذا
 تم کثرت سے استغفار ہی کیا کرو بلکہ اپنے استغفار سے بھی مستغفر ہو اس لئے کہ تم اس استغفار
 کرنے میں سچے نہیں ہو سکو فضل سے تمہارے رب کے امید ہے کہ جب تم کو کچھ ہی ایشیائی
 حاصل ہوگی تو تمہاری توبہ قبول ہو جائیگی اس لئے کہ حدیث میں آیا ہے اللذم توبۃ
 اور بخاری و مسلم میں رفاعا مروی ہے کہ بندہ نے جب اقرار اپنے گناہ کا کر لیا اور توبہ کی
 تو اللہ اسکی توبہ کو قبول کر لیتا ہے ابو حاتم نے اپنی مسند میں رفاعا روایت کیا ہے کہ جو بندہ
 نماز چھگانے پڑھتا ہے اور رمضان کا روزہ رکھتا ہے اور ساتوں کبائر سے بچتا ہے اس کے
 لئے دن قیامت کے آٹھون دروازے جنت کئے گا اور لے جاوینگے یہاں تک کہ وہ دروازے کے
 ہونگے پہرہ آیت پڑھی ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیئاتکم الا اخطا
 میں کہتا ہوں مراد ساتوں کبائر سے وہ گناہ ہیں جن کا ذکر حدیث ابوہریرہ میں رفاعا روایت کیا
 ہے کہ تم بچو سات موثقات سے گناہ کیا ہیں فرمایا شرک باللہ و سحر و قتل نفس محرم مگر حق کی
 راہ سے اکل ربا اکل مال یتیم پیٹھ پہیر نادن زحف یعنی معرکہ کے ہمت زنا لگانا محصنات
 موسنات غافلات کو متفق علیہ دوسری روایت ابن عمر و میں محقوق والدین و یتیم
 غموس و شہادت زور کو بھی زیادہ کیا ہے اور یوں تو کبائر اعضا چار سو ایک ہیں اور یہاں
 کے ۶۰ یا ۶۷ بہ حال تکفیر سیئات صفائے کی اجتناب کبائر پر موقوف ہے واللہ اعلم امام
 مالک سے پوچھا تھا قاتل نفس کے لئے توبہ ہے کہا اللہ نے اس دروازے کو کھولا ہے
 میں اسکو بند نہیں کر سکتا واللہ اعلم بیان میں توبہ کے رسالہ محو الحویہ و تفسیر صحیح الکرب
 بہت جامع لائق مراجعت ہیں وباللہ التوفیق و مرتے وقت مومن ہو یا کافر اسکی
 روح کو بشارت دی جاتی ہے خواہ جنت کی یا دوزخ کی حدیث عبادہ بن صامت میں فرمایا

المومن اذا حضر الموت لبشر من ضوان الله وكرامته الرقوله واما الكافر
 اذا حضر لبشر لعذاب الله وعقوبه متفق عليه بطوله ابو قتاده كمنه بين حضرت
 كاكر ايك جنازه پر ہوا فرمایا مسترح ہے یا استراح کہا یہ کون ہوئے فرمایا بندہ مومن مر کر
 تکلیف و اذیت دنیا سے چھوٹ کر طرف رحمت خدا کے استراحت کرتا ہے اور بندہ کافر
 سے عباد و بلا و شجر و دراب راحت پاتے ہیں متفق علیہ ۵

تو چنان زری کہ چو میری برہی	نہ چنان گر تو بہ میری برہند
-----------------------------	-----------------------------

حافظ شیراز نے کیا خوب کہا ہے ۵

چنان بزری کہ اگر خاک ہ شومی کسی	عبار خاطر از رگہزار مانرسد
---------------------------------	----------------------------

حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے پاس میرے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اگر نیک مرد ہے
 تو کہتے ہیں نکل امی جان پاک تو حسب پاک میں تہی نکل ستودہ ہو کہ تجکو فرزدہ روح و یگانا
 کا اور رب غیر غضبناک کا یہ بات اوس سے کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ باہر نکلتی ہے
 پہرا و سکوا آسمان پر لیجاتے ہیں اور دروازہ کھلوانا چاہتے ہیں وہاں پوچھا جاتا ہے کہ یہ
 کون ہے کہتے ہیں فلاں ہے تب کہا جاتا ہے اس جان پاک کو جو پاک بدن میں تہی
 داخل ہو تو ستودہ ہو کر اور خوش حال ہو ساتھ روح و ریحان یعنی راحت و رزق کی اور ^{سلی}
 رب کے جو تجپر خفا نہیں ہے یہاں تک یہ بات کسی جاتی ہے کہ وہ روح اوس آسمان تک
 جا پہنچتی ہے جسپر اللہ ہے اور اگر وہ آدمی بُرا ہے تو اوس سے کہتے ہیں نکل امی جان
 ناپاک تو بدن ناپاک میں تہی نکل بُری ہو کر اور فرزدہ لے آگم اور پیپ کا و آخر میں
 مشکلا اسرا و اجر یعنی اسیطرح کے اور غذا بون کا یہی یہ بات کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ
 باہر نکل آتی ہے پہرا و سکوا آسمان کی طرف لے چڑھتے ہیں اور دروازہ کھلوانا چاہتے ہیں

وہاں کہا جاتا ہے یہ کون ہے کہتے ہیں فلان ہے جو اب ملتا ہے کہ منور حبا اس نفسِ جنیث
 کو جو کہ بدنِ جنیث میں تھا پہر جا بد ہو کر تیرے لئے دروازے آسمان کے کھولے بجائے
 تب وہ آسمان پر سے چوڑی جاتی ہے پہر قبر پر آکر تہمتی ہے رواہ ابن ماجہ دوسرا لفظ
 ابوہریرہ کا یہ ہے حضرت نے فرمایا جبوقت روح مومن کی نکلتی ہے تو دو فرشتے اوسکو لیکر
 اوپر چڑھتے ہیں حماد راوی حدیث نے کہا پہر ذکر کیا خوشبو و مشک کا پہر کہا آسمان والے
 کہتے ہیں یہ پاک روح ہے جو طرفے زمین کے آئی ہے رحمت کرے اللہ تجھ پر اور اس بد
 پر جبکو تو آباد کرتی تھی پہر اوسکو پاس اوسکے رکے لیجاتے ہیں حکم ہوتا ہے لیجاؤ
 اسکو آخر اجل یعنی قیامت تک مراد قیامت سے اسجگہ برنج ہے جس میں کہ قیامت تک وہ
 رہے گی اور جب روح کافر کی نکلتی ہے حماد نے کہا پہر ذکر کیا اوسکی بدبو اور لعنت کا پہر
 کہا کہ آسمان والے یہ کہتے ہیں کہ یہ روح جنیث ہے طرفے زمین کے آئی ہے لیجاؤ
 اسکو آخر اجل تک ابوہریرہ کہتے ہیں یہ کہہ کر حضرت نے اپنا کپڑا ناک پر رکھ لیا رواہ مسلم
 یعنی بدبو بتانے کو تیسرا لفظ ابوہریرہ کا یہ ہے حضرت نے فرمایا مومن جب محضر ہوتا ہے تو
 اوسکے پاس فرشتے رحمت کے حری سفید لیکر آتے ہیں کہتے ہیں نکل تو راضی اور اللہ تجھے
 راضی طرف روح و ریحان کے اور ایسے رکے جو غصے میں سنہن ہے وہ عمدہ خوشبوی
 مشک کی طرح نکلتی ہے اوسکو فرشتے ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں اور آسمان کے دروازوں
 تک لیجاتے ہیں وہ لوگ کہتے ہیں یہ کیا عمدہ خوشبو ہے جو زمین کی طرف سے نکلا آئی ہے
 پہر اوسکو پاس ارواح مومنین کے لاتے ہیں اونکو اوس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے
 جیسے تم میں کسی غائب کے آئے ہو وہ اوس سے پوچھتے ہیں کہ فلان نے کیا کیا اور فلان
 نے کیا کیا فرشتے کہتے ہیں اسکو چوڑی وید دنیا کے عم میں تھا وہ کہتا ہے فلان مر گیا

کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا کہتے ہیں اوسکو پاس اوسکی مان ہاویہ کے لیگے اور کا فر حج محض
 ہوتا ہے تو اوسکے پاس فرشتے عذاب کے آتے ہیں ٹاٹ لیکر اور کہتے ہیں نکل تو خفا اور تجھ پر خفگی
 طرف عذاب خدا کے وہ مردار بدبودار کی طرح نکلتی ہے اوسکو زمین کے دروازے پر لاتے
 ہیں مراد دروازہ آسمان دنیا کا ہے کہتے ہیں یہ بڑی بدبودار روح ہے پہراوسکو پاس اروح
 کفار کے لیجاتے ہیں رواہ احمد والنسائی حکایت کعب جب مرنے لگے ام شہر
 نے آکر کہا تم سے اور فلان سے ملاقات ہو تو میرا سلام کہدینا کعب نے کہا اللہ تجھے بخشے میں تو
 سخت شغل میں ہونگا یعنی اپنے حال و جزا اعمال میں گرفتار ہونگا کہا تو نے حضرت سے
 نہیں سنا کہ روحین مومن کی اندر سبز پندون کے ہونگے وہ جنت کے درخت چرتے
 ہیں کہا ہاں کہا یہی میرا مطلب ہے رواہ ابن ماجہ والبیہقی حکایت محمد بن
 سنان پر پاس جابر بن عبد اللہ کے آئے وہ موت میں تھے کہا تم میرا سلام رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے کہدینا رواہ ابن ماجہ محمد بن کعب قرظی تابعی جلیل کہتے ہیں کہ جان
 جب منہ میں آکر نکلنا چاہتی ہے تو ملک الموت آکر کہتا ہے السلام علیک یا اولی اللہ
 ان اللہ یقرأک السلام پہر یہ آیت پڑھی الذین تقوا ہم الملائکۃ طیبین یقولون
 سلام علیکم ادخلوا الجنة بما کنتم تعملون یعنی اس آیت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ
 ملائکہ وفات وقت وفات کے سلام کرتے ہیں اور مردہ دخول جنت کا واسطے آئندہ کے
 سناتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہے ملک الموت جب آکر روح مومن کی قبض
 کرتا ہے تو کہتا ہے تیرے رب تجکو سلام کہا ہے براہین عازب نے آئیہ تحیہ تم یوم یلقونہ
 سلام میں کہا ہے کہ مراد تسلیم ملک الموت ہے میت پر وقت قبض کرنے روح کے جب تک
 کہ وہ اس سلام سے اوسکو نوید امن نہیں دیتا ہے تب تک روح کو قبض نہیں کرتا مجاہد

کہا ہے مومن کی جان جب نکلنے کو ہوتی ہے تو اسکو بشارت صلاح ولد کی دیجاتی ہے
 تاکہ اسکی آنکھ ٹنڈی ہو حدیث عائشہ میں فرمایا ہے مومن کو جب اسکی موت حاضر ہوتی
 ہے تو اسے اللہ کی رضوان و کرامت کی بشارت دیجاتی ہے اور دم اسکو کوئی شے محبوب تر
 حال آئندہ سے نہیں ہوتی وہ اللہ سے ملنے کو بہت دوست رکھتا ہے اور اللہ اسکا ملنا چاہتا
 ہے اور کافر کو وقت احتضار کے بشارت عذاب و عقوبت کی دیتے ہیں اسکو کوئی شے حال
 آئندہ سے زیادہ تر مکروہ نہیں ہوتی ہے وہ اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ ہی اسکے ملنے
 کو مکروہ رکھتا ہے رواہ اہل السنن و اصلہ فی الصحیحین ایک روایت میں یوں آیا ہے
 کہ جب آنکھ پٹی اور سینہ نکلا اور کمال کے بال کٹے ہوئے اور اونگلیوں میں تشنج ہو تب
 اس کو گٹھی جو لقا خدا کو دوست رکھتا ہے اللہ ہی اسکے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور
 جو مکروہ رکھتا ہے اللہ ہی اسکے ملنے کو مکروہ رکھتا ہے دوسری روایت یہ ہے کہ جب
 اللہ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اسکی موت پہلے ایک فرشتہ مقرر
 کر دیتا ہے جو اسکو سیدھا رکھتا ہے اور توفیق خیر کی دیتا ہے یہاں تک کہ لوگ یہ کہتے
 ہیں کہ فلان شخص اگلے حال سے اچھا اور حیب وہ اپنے ثواب کو دیکھتا ہے تو اسکا
 جی فرحان و شادان ہوتا ہے یہ اسوقت ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے ملنے کو دوست رکھتا ہے
 اور اللہ اسکے ملنے کو اور حیب اللہ ساتھ کسی بندہ کے ارادہ شکر کا فرماتا ہے تو ایک سال اسکے
 مرنے سے پہلے ایک شیطان کو اس پر مقرر کرتا ہے وہ اسکو گمراہی و فتنے میں ڈالتا ہے
 یہاں تک کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلان اگلے حال سے بدتر مہرہ وہ جبکہ محقر ہو کر اپنے غذا
 کو دیکھتا ہے تو اسکا دم چوٹ جاتا ہے یہ ہی مکروہ رکھنا اور اللہ کا عداوت اور خدا کا مکروہ
 رکھنا اسکے لقا کو ترمذی میں بسند صحیح رفا آیا ہے کہ جب اللہ اپنے بندے کے ساتھ

ارادہ بھلائی کا کرتا ہے تو اسکو کام میں لگاتا ہے پوچھا کیونکر فرمایا میرے پہلے اسکو توفیق
 عمل صالح کی دیتا ہے قتادہ نے معنی روح و ریحان کے یہ کہے ہیں کہ روح سے مراد رحمت
 ہے اور ریحان وقت موت کے فرشتے لیکر سامنے آتے ہیں ابن ماجہ میں آیا ہے کہ حضرت نے
 عائشہ سے تفسیر میں اس آیت کے اذا جاء احدہم الموت قال رب ارجعون کہا تا کہ
 مومن جب فرشتوں کو دیکھتا ہے تو وہ اوس سے کہتے ہیں کہ تم تجکو دنیا میں سپردین وہ
 کہتا ہے کیا رنج و غم و ہم و سخن کے گہر میں تم مجکو سپرد گے مجھے تو تم اللہ کے پاس لچلو
 اور جب وہ کافر سے یہ بات کہتے ہیں تو وہ کہتا ہے ارجعون لعلی عملی صالحا الخ +

باب ۷

روحین الہمیں آسمان پر تھی اور زمین و آواز کا حال دریافت کرتی ہیں اعمال پیش ہوتے ہیں
 ابو ایوب انصاری کہتے تھے جب روح مومن کی قبض ہو جاتی ہے تو اہل رحمت
 اللہ کے بندوں میں سے اسکو آگے بڑھ کر لیتے ہیں جس طرح کہ تم دنیا میں کسی بشیر کو تلقی
 کرتے ہو پھر اوس روح پر متوجہ ہو کر بعض بعض سے کہتے ہیں کہ تم اپنے اس بہائی کو
 دو کہ یہ سستا لے کیونکہ وہ ایک سخت بی چینی میں تھا پھر اوس سے پوچھتے ہیں کہ فلان مرد
 نے کیا کیا فلان عورت نے کیا کیا اوسے دوسرا خاوند کر لیا یا نہیں جب وہ کہتا ہے کہ
 فلان شخص تو مر چکا ہے تو کہتے ہیں ان اللہ وانا الیہ راجعون اوسکو پاس اسکی
 مان ہاویہ کے لینگے وہ برسی مان اور برسی مرئی ہے یعنی جب تو وہ ہمارے پاس نہ آیا
 پھر اونپر اوس شخص کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اگر اچھے ہوتے ہیں تو خوش ہوتے
 ہیں اور کہتے ہیں اللھم ھذا نصبتک علی عبدک فاتھما اور اگر برے ہوتے ہیں

تو کہتے ہیں اللہ صراجم بعید کد رواہ ابن المبارک ابو الدرداء کہتے تھے تمہارا
 عمل تمہارے مردوں پر عرض کئے جاتے ہیں وہ خوش ہو کر شکر بجالاتے ہیں یا عمل گن و
 اندوہناک ہوتے ہیں پھر کہتے اللہ انی اعوان ذک ان اعل عملا تخزن بہ امواتی
 سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ اخبار زندوں کے مردوں کے پاس آتے ہیں ہر دوستدار
 کے پاس خبر اوسکے اقارب کی آتی ہے اگر خیر ہے تو خوش و دلشاد ہوتا ہے اور اگر شر ہے تو
 ترش و غمگین ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص مردہ کا حال پوچھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلان کا
 کیا حال ہے یہ کہتا ہے کہ کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا وہ کہتے ہیں لا واللہ نہیں آیا او
 نہ ہماری طرف اوسکا گزر ہوا اوسکو پاس اوسکی ماں باویہ کے لینگے وہ برسی ماں برسی
 پالنے والی ہے مراد باویہ سے دوزخ ہے اسکا ذکر قرآن کریم میں بھی آیا ہے فرمایا ہے
 فامہ ہاویہ وما ادراک ماہیہ نار حاصیۃ وہب بن منبہ کہتے ہیں آسمان
 ہفتم پر ایک گہر ہے بیضا نام وہاں ارواح مومنین مجتمع ہوتی ہیں جب کوئی میت اہل
 دنیا میں سے مر جاتا ہے تو رو صین اوسکی پیشوائی کرتی ہیں اور اخبار دنیا پوچھتی ہیں جس طرح
 کہ غائب سے اہل اوسکے وقت والپر آئیکے سفر سے حال دریافت کرتے ہیں رواہ ابو نعیم
 ایک روایت میں فقہاء آیا ہو کہ اگر عمل اچھے ہیں تو خوش ہوتی ہیں اور جو اور طرح پھولی
 تو کہتے ہیں اللہ لا تمہم حتی تمہد ہم کہا ہدایتنا دوسری روایت میں یوں ہے
 کہ عرض اعمال کا اللہ تعالیٰ پردن پر جمعرات کے ہوتا ہے اور اولاد و ماں و باپ پردن
 جمعہ کے وہ جنات سے خوش ہوتے ہیں اونکے منہ چکنے لگتے ہیں سو تم اللہ سے ڈرو
 اپنے مردوں کو ایذا نہ دو حدیث الا و اح جنود مجندۃ فما تعارفنا منھا استلف وما
 تناکر منھا اختلف میں کہا ہے کہ مراد اس سے یہی تلاقی ہے اور بعض نے کہا کہ تلاقی

ارواحِ نامئین و موتی کی ہے اور کسی نے کچھ اور کہا ہے ❖

باب روحِ بدن سے نکل کر کہاں جاتی ہے

ابونعیم روایت کرتے ہیں کہ فرشتے ارواح کو لیجا کر سامنے اللہ کے کٹر کرتے ہیں اگر سعید ہیں تو حکم ہوتا ہے کہ انکو لیجا کر انکی جگہ بہشت میں دکھلا دینا اور نیکو جنات میں لیجاتے ہیں اتنی دیر میں کہ مردہ کو غسل دیا جائے پہر جب اوسکو غسل و کفن کر چکے ہیں تو روح کو پہر کفن و بدن میں درج کر دیتے ہیں جب نفس اوٹھاتے ہیں تو وہ بات لوگوں کی سنتا ہے اچھی ہو یا بُری پہر جب مصلیٰ پر لیجا کر نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیتے ہیں تو روح پہر کراتی ہے وہ اوٹھ بٹھتا ہے مع روح و جسد کے دو فرشتے فتان یعنی استحان لینے والے آتے ہیں اور اوس سے سوال کرتے ہیں عمر و بن دینار نے کہا ہے ہر مردہ کی روح ہاتھ میں فرشتے کے ہوتی ہے وہ دیکھتا ہے کہ لوگ کس طرح اوسکو منلاتے کفن کرتے لیجاتے ہیں پہر وہ اپنی قبر میں اوٹھ بٹھتا ہے ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ سر پہر ہوتا ہے اوس سے یہ بات کسی جاتی ہے کہ سن لوگ تجھ کو کیا کہتے ہیں اچھا یا بُرا حکایت ہے یحییٰ بن اکرتم کو بعد موت کے خواب میں دیکھا پوچھا اللہ نے تم سے کیا معاملہ کیا کہا مجھ کو اپنے سا کٹر کر کے فرمایا یا شیخ السواع فعلت کذا و کذا یعنی امی بڑے بڑے تونے ایسا ایسا کام کیا میں نے عرض کیا یا رب ما بھذا حدثت عنک یعنی امی رب میں نے تیری طرف کی یہ بات نہیں سنی تھی جو پیش آئی فرمایا فبہر حدثت عنی یعنی پہر تو نے کیا سنا تھا میں نے عرض کیا حدثنی معمر عن ابن ہریر عن عمروة عن عائشة عن النبی صلعم عن جبریل عنک سبحانک تبارکت و تعالیت انک قلت انی لاستحیی ان اعدب

ناشیۃ شباب فی الاسلام فرمایا صدقت و صدق معمر و صدق الزہری و صدق
 عروہ و صدق عائشہ و صدق محمد و صدق جبریل قد غفرت لک
 یعنی معمر نے مجکو حدیث کی تھی زہری سے او سے عائشہ سے او نہون نے حضرت سے حضرت
 نے جبریل سے او نہون نے تجھے سچا نہ و تبارک و تعالیٰ سے کہ تو نے یہ فرمایا ہے کہ مجھے
 شرم آتی ہے عذاب کر نیسے بد ہے کہ جو اسلام میں بوڑھا ہوا ہے فرمایا تو نے سچ کہا اور معمر
 زہری و عروہ و عائشہ و حضرت و جبریل سب نے سچ کہا جائیے تجکو بخشد یا میں کہتا ہوں یہ
 جواب بھی اللہ کی توفیق سے دیا گیا ورنہ کجا تراپ اور کجا رب الارباب امی رب میں یہی
 اسلام میں بوڑھا ہو گیا ہوں اسی حدیث معمر کو بطور التواضع عرض کرتا ہوں میرے بڑے ہا پے
 کی شرم تیرے ہاتھ ہے کیونکہ اب وہ وقت قریب آ گیا کہ تجکو تیرے روبرو حاضر کریں مجرمانہ طور
 پر اسلئے کہ میرے گناہ سے زمین و آسمان لبر نہ ہو گیا ہے میں ہر چند اس گرداب فنا میں واسطے
 رہائی کے ہاتھ پاؤں مارتا ہوں کہ کسی طرح دنیا سے الگ ہو کر ساحل نجات آخرت پر جا پہنچوں
 لکن جب لخواہ میرے کوئی صورت آزادگی کی نظر نہیں آتی قسم قسم سے مجبو ہو رہا ہوں
 فانت المولیٰ وانت الموفق فارحنا بنایا الرحمہ الراحمین حکایت محمد بن نباتہ کو
 بعد انکی موت کے خواب میں دیکھا کہ ما فعل اللہ بک یعنی کہو اللہ نے تم سے کیا کیا کہا
 مجکو اپنے روبرو کٹر کیا اور فرمایا تو ہی وہ شخص ہے کہ تو اپنی بات کو درست کر کے کہتا تھا
 یہاں تک کہ لوگوں نے کہا کہ یہ بڑا فصیح ہے بیٹے عرض کیا تو پاک ہے میں تو تیری صفت
 بیان کیا کرتا تھا حکم ہو کہ کسی طرح تو دنیا میں کہا کرتا تھا اوسی طرح اب بھی کچھ کہہ بیٹے
 کہا ابادہم الذی خلقہم واسکتہم الذی انطقہم و سیدو جدہم کہا اعد
 و جمعہم کہ ما فر قصہ فرمایا تو سچا ہے اذہب فقد غفرت لک جائیے تجھے بخشد یا

میں کتنا ہوں جس طرح کہ یہ عبارت نصیح ہے اور مقبول بارگاہ خداوندی ٹھہری اسی طرح یہ عبارت بلیغ و صادق بھی ہے و لہذا فرمایا ہے صدقت اللہ کی حمد و ثنا و صفت بعبارة نفیس و لطیف کرنا اور سچے مضمون و بیان سے ادا کرنا یہ سب ایک ذریعہ جمیلہ ہے واسطے مغفرت کے و لہذا محمدیئے ہر رسالہ کی حمد و بجز جداگانہ لکھی ہے اگرچہ کوئی مختصر اور کوئی مطول ہے اگر ایک سہی وہاں درجہ قبول کو پہنچ جائیگی تو جو کچھ اسید و چشم بلکہ ایقان مغفرت و اذغان ترجمہ کا ہر اللہ غفر احکامیت منصور بن عمار کو بعد وفات خواب میں دیکھا تھا کہ اللہ نے تم سے کیا کیا کہا مجھے اپنے سامنے کٹر کر کے فرمایا اسی منصور تو کیا لایا ہے میں نے عرض کیا تین سو ساٹھ تترم قرآن کریم کے فرمایا میں نے اونہیں سے ایک کو سہی قبول نہیں کیا میں نے عرض کیا تین سو ساٹھ حج فرمایا اونہیں سے سہی کچھ قبول نہیں کیا اب تو بتا کہ تو کیا لایا ہے کہ اب تک یعنی تجھی کو تیرے پاس لیکر آیا ہوں عہم در تو گوگزیم ار گرگزیم فرمایا الا ان اجستنی اذ فقد غفرت لك یعنی ہاں اب تو نے ٹھیک جواب دیا جائیے تجھے بخشد یا میں کتنا ہوں یہ خواب اور یہ جواب بنائیت بشارت ماب غریب نواز ہے اسلئے کہ بخشش اوس کثرت عمل پر نہوئی اور نہ وہ اعمال اللہ قبول کے ٹھہرنے بخشش فقط اتنی بات پر ہوئی کہ توحید کل نام لیا اور اللہ کے عفو پر بہر وسا کیا و لہذا احزاب ہم سے بے عمل سہی الشار اللہ تعالیٰ محروم نہ رہے

بصاعت نیا و رد م الا اسید ۵ خدا یا ز عفو م کن نا اسید

قرطبی کہتے ہیں ومن الناس من اذا انتھی الی اللہ سمع النداء سر دد و منهم من یراد من العجب و انما یصل محضرة اللہ عارفوہ یعنی کوئی کرسی تکت پہنچا واپس کیا جاتا ہے اور کوئی اسی طرف حجاب کے درگاہ عالیجاہ شاہنشاہ تک میری ہل عرفان پہنچتے ہیں مراد ان سے ہل توحید ہیں جو کہ عارن ہمار و صفات و افعال کسی سے امام غزالی نے کہا ہے وہ نصاریٰ جو دین

سیح پھر سے ہیں وہ کرسی سے طرف اپنی قبروں کے پھیر دئے جاتے ہیں اور تم میں
 ہر کوئی اپنا غسل و کفن و دفن ہونا دیکھتا ہے رہے اہل شرک سو وہ کچھ بھی ان امور میں
 سے نہیں دیکھتے اسلئے کہ وہ نیچے پسکدئے جاتے ہیں اور منافق مثل کافر کے ہے وہ طرہ
 ممقوت ہو کر مردود کیا جاتا ہے اور مومنین مقصرین کا احوال مختلف ہوتا ہے کوئی اپنی
 نماز میں چوری کرتا ہے اوسکے افعال و اقوال پھرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اوسکے
 منہ پر مارے جاتے ہیں پھر اوسکو اوپر چڑھا لیا جاتے ہیں وہاں نمازیہ کستی ہے کہ خدا
 تجکو ضایع کرے حسبِ طرح کہ تو نے مجھے ضایع کیا اور کسی شخص کی زکوٰۃ رد کی جاتی ہے اسلئے
 کہ اوسنے اسلئے زکوٰۃ دی تھی کہ لوگ یہ کہیں کہ وہ متصدق ہے یہی ماجرا روزہ و حج
 و سائر قربات میں پیش آتا ہے نسأل اللہ العافیۃ وان یرعلینا بالموت علی الاسلام
 سرب انت ولی فی الدنیا و الآخرۃ توفنی مسلماً و المحضی بالصالحین *

باب ۹

وفات دینے والا کون ہے اور صفت ملک الموت کی وقت قبض روح کے کیا ہوتی ہے
 اضافت توفی کی کہی طرف ملک الموت کی ہوتی ہے اسلئے کہ مباشر موت کے وہی ہوتے ہیں
 اور کہی طرف اعمان ملک الموت کے یہ وہ فرشتے ہیں جو اونکی مدد کو ہمراہ اونکے آتے ہیں
 اور کہی طرف حقتعالیٰ کے جیسے اللہ یتوفی الانفس حین صوفاھا سو حقیقت میں
 وفات دینے والا اللہ ہے پس پس کلبی نے کہا ہے کہ ملک الموت جان کو بدن سے
 نکال کر ملائکہ رحمت کو سپرد کر دیتا ہے اگر مومن ہوتا ہے اور ملائکہ عذاب کو اگر کافر ہوتا
 ہے اللہ تعالیٰ شب نصف شعبان میں سارے حکم جاری فرما کر شب قدر میں مہینہ واپس لے لیا

فرماتا ہے جب کسی شخص کی قبض روح کا وقت آتا ہے ایک پتہ اور تخت سدرۃ المنتہی کا حسین
 اور سکا نام لکھا ہوتا ہے جہڑ پڑتا ہے اور اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اجل تمام ہوگئی رزق ^{منقطع}
 ہو گیا حکایت کسی نے مالک بن انس سے پوچھا تھا کہ کیا براعت کی روح یعنی پچھرون
 کی جان ہی ملک الموت قبض کرتے ہیں دیر تک سر بگربان رہے پھر اڑھا کر کہا کیا وہ
 نفس یعنی جان رکھتا ہے کہا ہاں فرمایا ملک الموت ہی قبض کرتا ہے قال تعالی اللہ
 یبقانی الا نفس حین موتھا انسان جب ملک الموت کو دیکھتا ہے او سکے دل پر عجب
 طرح کی گہراہٹ اور دہشت ہوتی ہے جو کہ سبب عظیم ہول و فظاعت رویت کے بیان
 میں نہیں آسکتی اور اس امر کی حقیقت وہی جائے جسپر اللہ نے کشف بصیرت کیا ہوا ہے
 لوگو کو ناپہنچ فقط اتنی ہے کہ یوں کہیں انھا اشتال تضرب و حکایات تروی میں کہتا
 ہوں کہ ہم جب ایمان لے آئے تو اب کچھ شک ہلکونہ مخبر صادق میں باقی نہیں رہا خواہ آجگہ
 کشف ہو یا نہ ہوتا چاہئے کہ علم الیقین بوجہ قوت ایمان بمنزلہ عین الیقین کے ہو جائے
 ورنہ جب تک روح بدن میں ہے تب تک یہی علم الیقین ہے وہ یہی اہل علم کو نہ عوام کو پھر
 بعد موت کے برزخ میں ہر کسی کو خواہ عالم ہو یا جاہل عارف ہو یا غیر عارف عین الیقین ہو
 ہے بلکہ دفن و کفن سے پہلے حال اپنے جنتی یا دوزخی ہونیکا معلوم پڑ جاتا ہے پھر حشر میں
 یہ دونوں علم حق الیقین کو پہنچ جائینگے جبکہ بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں ^{جائینگے}
 جو مسلمان طالب ایمان رات دن علوم حقہ کتاب سنت میں غرق رہتا ہے اور او سکے
 دل پر ورد آیات بینات کتاب عزیز و احادیث کریات کاشب و روز ہوا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ
 نے او کو بصیرت بنی بخشی ہے تو او سکا علم یقین اسی جگہ حکم عین الیقین میں ہو جاتا ہے
 یعنی او کو صدق خیر خدا و رسول میں کہی بھول کر یہی کوئی شبہ عارض خاطر نہیں ہوتا

فرضا اگر یہ پردہ اوسکی آنکھوں سے اڑھا لیا جائے تب بھی اوسکو کچھ زیادہ بصیرت بہ نسبت
یقین سابق علمی کے حاصل نہو اسی جگہ سے حضرت مرقضوی نے فرمایا تھا لو کشف العطاء
ما ازددت یقینا ۵

می بنیت عیان و دعایہ سہتر

در را عشق مرحلہ قرب و بعد نیست

حکایت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ ابراہیم خلیل علیہ السلام نے ملک الموت
علیہ السلام سے کہا تھا مجھے دکھاؤ کہ تم روح کافر کی کس شکل میں قبض کرتے ہو کہا اپنا سنہ پہرہ
سنہ پہرہ کہ جو التفات کیا تو دیکھا کہ ایک کالا آدمی ہے جسکے دونوں پاؤں زمین میں اور
سر آسمان میں ہے جتنی قبیح صورتیں دیکھی ہوں اون سب سے بدتر یہ صورت تھی ہر بال
کے نیچے اونیکے بدن میں سے ایک شعلہ آگ کا بھرک رہا تھا خلیل نے کہا واللہ اگر
کافر کچھ نہ دیکھے مگر یہی ایک نظر تمہاری صورت کو تو اوسکو یہی کافی ہے واسطے عرب و خشیت و
خوف کے پہرہ و اپنی صورت حسنہ پر آگئے اہل علم نے کہا ہے نظر آنا ملک الموت کا مختلف
صورتوں پر کچھ تعجب کی جگہ نہیں ہے یہ ویسی بات ہے کہ انسان صحت و مرض و صغر و
و شباب و ہر دم سے متغیر ہو جاتا ہے یا حمام میں جانیسے رنگت نکرتی ہے اور گرم ہوا
لگنے سے دوپہر کو چہرہ سیاہ رنگ پڑ جاتا ہے سو یہ صفتیں فرشتوں میں ایک دن ایک دم
میں بار بار ہو سکتی ہیں یہ کو یہ بات پہنچی ہے کہ جبریل علیہ السلام کسی وقت اللہ کی
قدرت سے اتنے بڑے ہو جاتے ہیں کہ اگر حکم ہو تو ساری زمین کو جڑ سے اڑھیں اور کسی
وقت خدا کی عظمت کے سامنے مارے ڈر کے برابر چڑیا کے ہو جاتے ہیں **ف** ابن عمر
کہتے تھے ملک الموت روح مومن کی قبض کر کے گہ کی چوکت پر کھڑے ہو جاتے ہیں گہ
والے چہنچھے چلاتے ہیں کوئی اپنا سنہ ٹھٹھاتا ہے کوئی بال نوحتا ہے کوئی ہاے و اسی کرتا

وہ کہتے ہیں یہ جن جن کسلے ہے واللہ بیٹے نہ کسی کی عمر کم کی ہے نہ کسی کا رزق چھین
 لیا ہے نہ کسی پر کچھ ظلم کیا ہے یہ شکایت و فحش ہمتاری مجھ پر ناحق ہے میں تو ایک بندہ
 مامور ہوں میرا اختیار اللہ کو ہے اور اگر یہ شکایت ہمتاری رب سے ہو تو تم کافر ہو اور میں پر تم
 میں آؤں گا اور دوبارہ سب بارہ عود کروں گا یہاں تک کہ کسی ایک کو تم سے باقی نہ چھوڑوں گا
 امام محمد باقر کہتے ہیں حضرت نے ملک الموت کو پاس سر کے ایک مرد انصاری کے دیکھا یا
 میرے صاحب کے ساتھ نرمی کر کہ وہ سو من ہے کہ امی محمد ہمارا جی خوش ہو اور آنکہ
 شہد سی کہ میں ساتھ ہر سو من کے نرم ہوں پہر کہا کہ جتنے گروالے ہیں خواہ وہ گھر
 بالون کا ہو یا کونج یعنی مٹی کا خشکی میں ہو یا تری میں لاکن میں ہر دن پانچ بار اونکی جھجھو کرتا ہوں
 یہاں تک کہ اونکے ہر چوٹے بڑے کو خود بہ نسبت اونکے زیادہ تر پہنچاتا ہوں واللہ
 اگر میں چاہوں کہ ایک لپشہ کی روح قبض کروں تو نہیں کر سکتا جب تک کہ اللہ ہی حکم
 مذ سے ماوردی کہتے ہیں کہ یہ جھجھو وقت نماز پنجگانہ کے ہوتی ہے قرطبی نے کہا حدیث
 میں دلیل ہے اسپر کہ یہی ایک ملک الموت قبض روح ہر ذمی روح پر مقرر ہیں اور سال
 تصرف اونکا خلق میں اللہ کے حکم سے ہے ابن عطیہ نے کہا اس حدیث سے معلوم
 ہوتا ہے کہ قابض ارواح یہاں خود خداوند تعالیٰ ہے نہ ملک الموت یہی حال بنی آدم
 کا ہے لکن جو کہ نوع بشر کو ایک طرح کا شرف بخشا ہے اسلئے اور ملائکہ کو بھی شریک ملک الموت
 قبض و اخراج روح میں کر دیا ہے یہ ایک لشکر ہے جو ہمراہ ملک الموت کے رہتا ہے اور
 بموجب ارنکے حکم کے کام کرتا ہے قال تعالیٰ اللہ یتقوا الانفس حین موفا
 وقال تعالیٰ ولھاتری اذیقوا الذین کھروا والصلاکۃ وقال تعالیٰ تقوا
 رسولنا وھو لایفرطون الفرض اللہ ہی ساری موجودات و سائر مخلوقات کا خالق اور

سارے فاعلات و مفعولات کا فاعل ہے ملک الموت کا کام فقط قبض ارواح ہے باقی معالجہ
 اموات کا اونکے اعوان کرتے ہیں اور ذابہن ارواح حقیقتاً الی ہے اس تقریر سے درمیان آیا
 و اخبار کے جمع و توفیق حاصل ہو جاتی ہے لکن چونکہ ملک الموت بواسطہ متولی اور مباشر
 اس کام کے ہیں اسلئے اضافت توفی کی طرف اونکے کی جاتی ہے حسب طرح کہ اضافت خلق
 کی طرف عیسیٰ علیہ السلام کے آئی ہے واذ تخلق من الطین کھيئة الطير يا ذرف
 یا نسبت تصویر کے طرف فرشتہ کے حدیث مرفوع میں آئی ہے کہ جب نطفہ پر ۴۴ دن گزر
 جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اسکی صورت بناتا ہے کان آنکہ کمال
 گوشت اڑھی پیدا کرتا ہے پھر پوچھتا ہے کہ اسی رب یہ نہ ہو گا یا مادہ الحدیث قال
 تعالیٰ و لقد خلقناک ثم صوّرناک و قال تعالیٰ خالق کلتی اس سے
 معلوم ہوا کہ اضافت خلق و تصویر کی طرف مخلوق کے اور اضافت وفات دینے کی
 طرف ملک الموت کے صحیح ہے گو کہ حقیقت میں خالق و مصور و قابض اللہ تعالیٰ ہی ہے
 میں کہتا ہوں اسی جگہ سے بعض نے یہ کہا ہے کہ المقحید ترک الاضافات ہمکو
 لازم ہے کہ ہم اس اضافت کو بخیر سمجھیں اور تمام خلق کو رب و خالق واحد کے عاجز محض اعتقاداً
 کہیں اور جان لیں کہ سوائے اللہ کے کسی مخلوق کو ذرہ برابر قدرت تصرف کی اور طاقت
 نفع و ضرر پہنچانے کی نہ خود حاصل ہے نہ کسی اور کے دینے سے اگر یہ اعتقاد نہ ہوگا
 تو ایمان کے ساتھ شرک فی التصرف و نحو ہا یہی لگا رہیگا احیاء العلوم میں ذکر
 کیا ہے کہ درمیان ملک الموت و ملک الحیاء کے مناظرہ ہوا ملک الموت نے کہا میں زندوں
 کو مارتا ہوں ملک الحیاء نے کہا میں مردوں کو زندہ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے دونوں کو
 وحی بھیجی کہ تم دونوں اپنا اپنا کام کرو جسکے لئے تم مسخر کئے گئے ہو مارنے والا جلائیو لا

تو میں ہوں سو اسیر سے نہ کوئی ماریو الا ہے نہ جلائے والا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
 لہ الملك ولہ الحمد عجی وبعیت وهو علی کل شیء قدیر ثابت ہانی کہتے
 ہیں رات دن کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں دن رات میں کوئی ساعت کسی ذی روح پر
 نہیں آتی ہے لکن ملک الموت اوسکے سپر رکڑا ہوتا ہو اگر حکم ہوا جان نکال لی مرنے چلا گیا
 عام ہے حق میں ہر ذی روح کے ایک روایت میں آیا ہے کہ ملک الموت ہر دن وجوہ
 عباد میں ستر بار نظر کرتا ہے بندہ مبعوث الیہ جب ہنستا ہے تو وہ کتنا ہے تعجب ہے ابن آدم
 سے کہ میں تو اوسکی جان نکالنے کو بھیجا گیا ہوں اور وہ ہنس رہا ہے واللہ اعلم کہتے
 ہیں کہ پہلے اللہ نے جبریل و میکائیل کو بھیجا تھا کہ چھوٹی زمین کی لے آؤ زمین نے اللہ
 کی پناہ پکڑی انہوں نے پناہ دی تب عزرائیل کو بھیجا انہوں نے اوسکا استعاذہ
 نہ سنا مشت خاک لے آئے اللہ نے فرمایا کہ تو نے رحم نہ کیا جس طرح تیرے صاحبین نے
 کیا تم اعرصن کیا رات طاعتک اوجب علی من رحمتی لھا فرمایا جا تو ملک الموت ہے
 میں نے تجکو قبض ارواح پر مسلط کیا ابن عباس کہتے ہیں آدم کی مٹی چھبہ زمینوں سے لی گئی
 زیادہ تر زمین ششم سے لی ہے اور زمین مہتم سے بالکل نہیں لی اسلئے کہ وہاں جہنم ہے
 ایک روایت میں یہ ہے کہ لائے والا مٹی کا البیس تہا زمین نے پناہ مانگی اوسنے مذی
 اللہ نے فرمایا کہ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں اس مٹی سے ایسی چیز بناؤں گا
 جو تجھے بڑی لگے گی **ف** مسلم وہن ماجہ میں رفا آیا ہے کہ جب روح قبض کر لی جاتی
 ہے تو بصر اوسکے پیچھے جاتی ہے دوسرے لفظ مسلم کا یہ ہے کہ انسان جب مرجاتا ہے تو
 اوسکی آنکھیں پٹی رہ جاتی ہیں مسلم میں رفا آیا ہے کہ جب تم کسی ایک کو کفن دو تو اوچھا
 دو ابو حاتم کا لفظ یہ ہے کہ اچھا دو کفن اپنے مردوں کو کہ وہ اپنی قبروں میں ایک دوسرے

کی زیارت کرتے ہیں اور نخر کرتے ہیں یعنی اللہ کا شکر کفن کے اچھے ہونے پر بجالاتے ہیں مراد
 اچھے کفن سے پارچہ سفید و کافی ہے نہ قیمتی ابن المبارک نے کہا ہے مجھے یہ اچھا لگتا ہے
 کہ آدمی اونہیں کپڑوں میں کفن کیا جائے جنہیں وہ نماز پڑھتا تھا **حدیث البوسہ**
 میں فرمایا ہے شتابی کہ جنازہ میں اگر صالح ہے تو تم اسکو خیر کی طرف بھیجتے ہو اور اگر
 اور طرح ہے تو تم ایک شر کو اپنی گردنوں سے اوتار کر سبکتے ہو واداء الشیخان دوسرا
 لفظ بخاری کا یہ ہے کہ جب لوگ جنازہ کو اپنی گردنوں پر اوٹھاتے ہیں اگر وہ صالح ہو تو کہتا ہو مجھے
 آگے لیچلو اور اگر صالح نہیں ہے تو کہتا ہے کہ ہائی خرابی میری تم مجھے کہہ لئے جاتے
 ہو اس آواز کو ہر شیئ سنتی ہے مگر انسان اور اگر انسان اسکو سن لے تو بیہوش ہو کر
 گر پڑے علمائے کما ہے مراد اسراع بالجنازہ سے شتابی کرنا ہے غسل و کفن و حمل و مشی
 میں ابراہیم نخعی کہتے تھے چلنا مطابق عادت کے تھوڑا تھوڑا ہونہ بیہود و نصاری کی
 طرح ٹھیک ٹھیک صحابہ آہستہ روی کو مگر وہ اور جلدی کو محبوب رکھتے تھے **حکایت**
 قرطبی کے یار عبد الرحمن قصری نے ذکر کیا کہ ہم نے بعض والیان ملک کو قسطنطنیہ میں
 دفن کیا جب قبر کو در لاش رکھنا چاہا اندر قبر کے ایک کالا سانپ دیکھا اس سے ڈر کر
 دوسری قبر کو دمی او سمین بھی وہی سانپ پایا یہاں تک کہ تیس قبریں کو دین وہ سب
 میں موجود تھا آخر سب کی راہی اسپر متفق ہوئی کہ اسی سانپ کے ساتھ اسکو دفن کر دینا چاہا
 تسلیماً اللہ عزوجل نسأل اللہ العافیہ والستر فالذین والآخر اللہ آمین

باب قبے کے پاس وقت دفن کر کیا چاہیے

امام احمد نے کہا ہے مقابر میں فاتحہ و معوذتین و قل ہو اللہ احد پڑھے اور ثواب دونوں کو

عمر رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ بعد دفن کے نزدیک اونکے سر کے فاتحہ و فاتحہ سوہ
 بقدر پڑھی جاوے اور گیارہ بار بھی پڑھنا قل ہو اللہ کا آیا ہے اس سے برابر عدد اسوات
 کے اجر ملتا ہے قرطبی نے کہا علما کا اجماع ہے کہ ثواب صدقہ کا مردوں کو پہنچتا ہے
 اسی طرح قرأت قرآن و دعا و استغفار کا حدیث میں آیا ہے مردہ اپنی قبر میں مثل غزلیت
 درماندہ کے ہوتا ہے انتظار دعا کا کرتا ہے کہ طرف سے باپ یا بہائی یا دوست کے پہنچے حب
 پہنچتی ہے تو دنیا و مافیہا سے زیادہ اوسکو محبوب ہوتی ہے ہدیہ زندوں کا و اسطے مردوں
 یہی دعا و استغفار ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردہ محتاج زندے کا ہوتا ہے زندہ محتاج
 مردے کا لکن اہل شرک نے عکس القضیہ کر دیا ہے گور پرستوں نے زندہ بدست مردہ ٹھہرا دیا
 ہے انا لندرجک مردہ عام ہے صالح ہو یا فاسق کیونکہ حدیث عموماً آئی ہے شامل ہے ہریت
 کو خواہ قریب ہو یا غریب نیک ہو یا بد **حکایت** حسن بصری کہتے ہیں ایک عورت کو
 قبر میں عذاب ہوتا تھا سب لوگ خواب میں دیکھتے تھے پھر چند روز کے بعد دیکھا تو اوسکو
 آرام میں پایا پوچھا اسکا سبب کیا ہے کہا مجھ پر ایک شخص کا گزر ہوا تھا اوسنے فاتحہ اور
 درود حضرت پر پڑھ کر مجھ کو بھیجی اس مقبرہ میں پانچ سو ساتہ مردے تھے جنکو عذاب ہوتا
 آواز آئی کہ عذاب کو اٹھو اور اٹھو اور کہتے اس درود شریف کے میں کہتا ہوں کہ وہ شخص
 قاری کوئی مرد صالح ہونگے جنکی قرأت مقبول ہوئی ورنہ قلب غافل لاہی ساہی کی
 قرأت کیا **حکایت** حارث بن منہال کہتے ہیں ایک بار میں جبانہ یعنی عید گاہ میں گیا
 وہاں محراب میں سو گیا وہاں ایک قبر تھی میں آواز سنئی کہ ایک لوہے کے ہتھوڑے سے اوس
 مردہ کو مار رہے ہیں اور اوسکے گلے میں ایک زنجیر ہے اور اوسکا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے
 اور آنکھیں نیلی پڑ گئی ہیں وہ کہتا ہے ہاں مجھ پر کیا بلا آئی اگر دنیا واسے مجھ کو دیکھیں تو

کوئی اونہیں ارد گرد گناہ کے نہ پہرے اور عصیان نکرے والد مجھ سے مطالبہ لذات کا ہوا اونہوں نے جکو ہلاک کر ڈالا مجھ سے باز پرس خطاؤں کی ہوئی اونہوں نے مجھے جلا ڈالا کوئی ہے جو میرے حال کی خبر میرے گھر والوں کو دے حارث کہتے ہیں میں نیند سے جاگ اٹھا اور فزع و رعیب میں تھا میں نے اوسکے گھر والوں کو تلاش کیا تین لڑکیاں پائین اونکا اوسکے حال کی خبر دی اور اوسکے دوستوں سے یہ ماجرا بیان کیا وہ سب اوسکی قبر پر آئے اور روئے اور اللہ سے اوسکے لئے منفعت چاہی بعد چند روز کے پھر میں اوس قبر کے متصل سویا اوسکو اچھی ہیئت میں پایا اوسکے سپر پر ایک تاج تھا جسکی چمک آنکھ کو اوجھکتی تھی اوسکے پاؤں میں سونے کی دونیلیں تھی مجھ سے کہا جزاك اللہ عنی خیرا تو نے میری بیوی اور اصحاب کو خبر دی یہاں تک کہ اونہوں نے میرے لئے استغفار و دعا کی واللہ کایات فی ذلک کثیرة مشہورہ فرکتب الرقائق واللہ اعلم وف مردہ اوسی زمین میں دفن ہوتا ہے جس مٹی سے کہ پیدا ہوا ہے ترمذی میں رفاعا موسی ہے اذا قضی اللہ لعبدان مورت بارض جعل له الیھا حاجة یعنی جب اللہ کسی بندہ کے حق میں یہ حکم جاری کرتا ہے کہ وہ فلان زمین میں مرے تو اوسکو کوئی کام طرف اوس زمین کے پیش آجاتا ہے پھر وہ اوسجگہ جا کر مرتا ہے

دعته الیھا حاجة فیطیر

اذا ما احمام المرء کان ببلدہ

دیکھو کالفظ رفاعا یہ ہے کہ نہر بچے کی نان پر مٹی اوسکے کڑھے کی چمک دیتے ہیں جب مرتا تو اوسی خاک کی طرف پھیر دیا جاتا ہے ابو حاتم نے کہا ہم ابو بکر و عمر کے لئے کوئی فضیلت مثل اس فضیلت کے نہیں پاتے کہ اونکی خاک طینت رسول خدا صلعم سے تھی محمد بن سیرین کہتے ہیں اگر میں حلف کروں تو سچا ہوں گناہ شاک کہ اللہ نے حضرت اور شیخین کو ایک ہی طینت

سے پیدا کیا تھا پھر اوندکو اوسی طہینت کی طرف پھیر دیا قرطبی کہتے ہیں اسی طہینت سے عیسیٰ بن مریم علیہا السلام بھی پیدا ہوئے ہیں اسلئے کہ حدیث میں آیا ہے کہ وہ آخر زمان میں اوترکز نزدیک قبر رسول خدا کے مدفون ہونگے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ قطعہ واحذرین میں دفن ہوتے ہیں وہ طہینت میں ہی متحد ہوتے ہیں وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء حکیم ترمذی کہتے ہیں حضرت کاگز مدینہ میں ایک قبر پر ہوا لوگ اوسکو کہو در ہے تھے کہ کڑ ہو کر پوچھا یہ کسکی قبر ہے کہا ایک شخص کے حبشہ میں سے فرمایا لا الہ الا اللہ یہ اپنی زمین سے ادھر سپکا گیا یہاں تک کہ اوس زمین میں دفن ہوا جس سے وہ پیدا ہوا تھا ابن ماجہ کا لفظ رفقایہ ہے جب اجل کسی بندے کی کسی زمین میں ہوتی ہے تو حاجت اوسکو باندہ کر اوس طرف لیجاتی ہے یہاں تک کہ جب وہ اقصیٰ اثر اپنے کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ اوسکو وفا دیتا ہے پھر جب اوسکو اوٹھائے گا تو دن قیامت کے زمین کہے گی ہذا ما استودعتنی یعنی یہ تیری امانت ہے اہل علم نے کہا ہے اسی جگہ سے یہ بات مستحب ہے کہ آدمی جب سفر کرے تو مظالم سے باہر نکلے قرصن وام ادا کرے نفع نقصان کی وصیت کر جائے اوسے کیا معلوم ہے کہ وہ پھر کونسی جگہ یا زمین سے

فلیس یحوات فارض سواھا

ومن کانت صمدتہ بارض

حکایت ایک شخص پاس سلیمان علیہ السلام کے آیا اور کہا امی نبی خدا مجھے زمین ہند میں کچھ کام ہے ہوا کو حکم دو کہ وہ اسی دم مجھے وہاں پہنچا دے سلیمان نے ملک الموت کو اپنے پاس بیٹھا ہوا تبسم دیکھا پوچھا تم کیوں مسکراتے ہو تعجب سے کہنا مجھے حکم ہے کہ میں اس ساعت کے بقیہ میں اس شخص کی روح کو ہند میں قبض کروں اور میں اوسکو تمہارے پاس دیکھتا ہوں ہوائے اوسی دم اوسکو اوٹھا کر ہند میں پہنچا دیا وہاں اوسکی روح قبض کئی

وانذا علم من کتھا ہوں ہم سب بہائی مہین مع والدہ مستوطن شہر قنوج تھے ہم نے کبھی
 نام و نشان اس شہر کا جس جگہ اب ہم ہیں نہیں سنا تھا تقدیر الہی و حکم خداوندی کو
 چاہئے کہ بہائی کا انتقال زمین گجرات بلوچہ بڑوہ میں ہو اور خواہر نے کبھی سفر نکلیا تھا
 اونکو موت اس جگہ لے آئی ان اللہ والیہ راجحوان اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما تدری
 نفس بای ارض تموت آدمی کہاں پیدا ہوتا ہے اور کہاں مرتا ہے دیکھئے اپنی موت
 کس جگہ کی لکھی ہے دعا تو یہ ہے کہ احد الحرمین میں وفات ہوے

تو بدین آرزو مرا برسان

یا رب این آرزوی من چہ خوش است

اللهم اسرنا شهادۃ فسیبک واجعل موآتانی یلدا رسوآک و مسلمین
 رفعا آیا ہے کہ مردہ کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں دو پہر آتی ہیں اور ایک رہ جاتی ہے
 اہل و مل و عمل اہل و مال پہر آتا ہے عمل باقی رہ جاتا ہے ابو نعیم نے کہا سات چیزیں بعد
 موت کے جاری رہتی ہیں اور وہ قبر میں ہوتا ہے ایک سکھانا علم کا دوسرے جاری کرنا نہر
 کا تیسرے کندہ کرنا چاہا چوتھی لگانا درخت کا پانچویں بنانا مسجد کا چھٹے وارث کر جانا مہصحف کا
 ساتویں چھوڑ جانا اولاد کا جو اسکے لئے بعد اوسکی موت کے استغفار کرے دوسری روایت
 میں یون ہے او ولد صالح یدعو لہ من کتھا ہوں ان سات کے سوا سبھی باقیات
 صالحات کے اٹھویں چیز رباط فی سبیل اللہ ہے یعنی حفظ کرنا مہر اسلام کا اعداد سے نوین
 چیز انتظار نماز کا ہے بعد نماز کے اسکو یہی رباط کہتے ہیں دسویں نکال جانا کوئی راہ چھپی
 جسپر لوگ چلتے رہیں جیسے زندہ کرنا کسی سنت مردہ کا یا دور کرنا کسی بدعت سیئہ کا
 گیارہویں کہنا ان کلمات طیبات کا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ و
 اللہ اکبر و لا حول و لا قوۃ الا باللہ بارہویں بنا جانا مہمان سہمی کا واسطے مسافر و

تیرہویں دینا صدقہ کا حالت صحت و حیات میں چودھویں بنا جانا پل کسی نالہ ندی دریا کا
 پندرہویں وقف کر جانا زمین یا باغ یا مکان یا مدرسہ یا خانقاہ وغیرہ کا یہ سب پندرہویں
 ہیں جن کا اجر بعد مرئی کے ہمیشہ قیامت تک جاری رہتا ہے اور مردہ کو ثواب و نکل مال کرتا
 مگر اس شرط سے کہ صاحب ان اعمال کا انواع شرک سے بری ہو اعتقاداً و عملاً و قولاً و حالاً
 دوسرے یہ کہ یہ کام خالصاً لوجه اللہ ہوں ناموری و شہرت کے لئے نہوں اس لئے کہ یہ ایک
 جزا اعظم ہے شرک کا تیسرے یہ کہ مال حلال سے ہوں نہ مال حرام و شبہ سے ورنہ پھر نیکی پر
 گناہ لازم ہوگا چوتھے یہ کہ موافق سنت صحیحہ کے ہوں نہ ہیئت بدعت پر ثبوت ان قبائ
 صالحات کا احادیث صحیحہ و حسنہ سے ہے جمعا و فردی ابن ماجہ میں رفعاً آیا ہے علیہ الخ
 المؤمن من عملہ و حسناتہ صدقۃ اخرجھا من مالکہ فی صحیحۃ قید صحت کی اس لئے
 ہے کہ مرتے وقت تو نہ خیل ہی کچھ نہ کچھ صدقہ دینے لگتا ہے جب زندگی سے ناسید
 ہو گیا تو اب مال کا نکلنا کیا صحت میں نہ تا تو باقیات میں ہوتا و بالذات التوفیق و لہذا دوسری
 حدیث میں آیا ہے تصدق و انت صحیح صحیح و جب کوئی گمراہ اپنی میت
 کی طرف سے صدقہ دیتا ہے تو فرشتہ اس میت کو قبر میں خیر کر دیتا ہے کہ تیرے گمراہوں
 نے تجھ کو ہدیہ بھیجا ہے وہ کتنا ہے جزی اللہ عنی اہلی خیر اور اسکی قبر میں نور و
 دیجاتی ہے حکایت ایک شخص صالح راہبہ پر کے لئے بہت دعا کیا کرتے تھے ایک بار
 انکو خواب میں دیکھا کہ تمہارا ہدیہ مجھے اطیاق نور میں خوان پوش حیر سے چسپا کر پہنچتا
 گو کتنا ہی قلیل کیوں نہ ہو یہی حال دعا مومنین کا واسطے اخوان مسلمین کے ہر ایک اور
 کہتے ہیں ہذہ ہدیۃ فلاک قال تعالیٰ والذین جاؤا من بعدہم یقولون ربنا
 اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فرقاً لوبنا غرار الذین

امنوار بنا انک روئے رحیم اس آیت سے باشارة النص ثابت ہوا کہ زندوں کو چاہئے
 کہ واسطے مردوں کے دعا و استغفار کیا کریں اللھم اغفر لی ولوالدی وللمن تو اللہ
 وارحمہما کما ربیان صغیراً وجمیع الموصیہ والمؤمنات والمسلمین والمسلمات
 الاحیاء منهم والاموات انک عجیب الدعوات حکایت بعض صاحبین کاگز
 ایک بڑے مقبرہ پر ہوا انہوں نے فاتحہ و قل ہو اللہ وسعوزتین تین بار پڑھ کر ثواب اور سکا
 اونکو بخشا پہراپنے جی میں کہما کہ ہر ایک کو حصہ اور سکا پہنچایا نہیں اونکو نیند آگئی ایک
 نوزدیکہا کہ آسمان سے اوترا اور زمین کو ڈھانپ لیا اور ایک ایک پارہ اور سکا ہر قبر کو پہنچا
 اور ایک کہنے والے نے کہا ہذا ثواب قرآنک الٹی اھدیھا اللھم ولله الخ
 بہر حال اجر دعا و استغفار و صدقہ کا موتی کو بلاشک و شبہ پہنچتا ہے شیخ عز الدین بن
 عبدالسلام رحم وصول ثواب کی اموات کو قائل نہ تھی بعد موت کے اونکو خواب میں دیکھ کر
 پوچھا کہا میں اس مسئلہ سے رجوع کیا کیونکہ میں قبر میں ہوں اور دیکھتا ہوں کہ ثواب
 قرآن قاری کا مردوں کو برابر پہنچتا ہے والد اعلم فہول مطلع کا شدید ہوتا
 حدیث میں آیا ہے تم موت کی تمنا نہ کرو اسلئے کہ ہول مطلع کا شدید ہے عمر بن خطاب
 کو جب زخمی کیا تو ایک شخص نے کہا مجھے امید ہے کہ تمہاری کمال کو آگ نہ چھوٹے گی
 عمر نے اسکی طرف دیکھ کر فرمایا ان من غمرا صولا لغمور یعنی جسکو تم دہوکے میں لو تو وہ
 مغرور ہے یعنی فریب خوردہ والد اگر ساری دنیا میرے پاس ہو تو میں ہول مطلع کے
 عوص میں دیدوں السن بن مالک نے کہا ہے کہ دو راتیں بہت سخت ہوتی ہیں کہ اس
 جیسے ظلمین نے نہیں نہیں ایک وہ رات جس میں مردہ اندر قبر کے رکھا جاتا ہے دوسرے
 وہ رات جسکی صبح کو قیامت ہوگی نسأل اللہ تعالیٰ من فضلہ ان یلطف بتانی کل

شدة حتى نجا من الصراط قبر پہلی منزل ہے منازل آخرت سے ابن ماجہ میں آیا ہے
 کہ عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے اتنا روتے کہ دائرہ ہی سہیگ جانی اور
 کہا تم جنت و نار کو یاد کرتے ہو نہیں روتے اور قبر کو دیکھ کر روتے ہو یعنی یہ کیا بات ہے کہا
 میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے ان القبر اول منزل من منازل الآخرة فان تجاوزته
 فما بعد لا اليس منه وان لم تجز منه فما بعد لا شر منه یعنی قبر پہلی منزل ہے آخرت
 کی اگر اس سے بچات ہو گئی تو پہر بعد اسکے آسانی ہے اور اگر نہ ہوئی تو با بعد اور بھی بدتر ہے

فان تجز منها تجز من ذی عظیمۃ | ولا فانی لا اخلاق ناجیۃ

ترجمہ میں رفعا آیا ہے کہ مالایت منظر اقطا والا القبر افطم منہ یعنی ہر صورت
 خوفناک سے قبر زیادہ تر وحشت ناک ہے براہین عازب کالفظ یہ ہے کہ ہم ساتھ حضرت کے
 تھے آپ ایک کنارہ قبر پر بیٹھ گئے خود روئے اور لوگوں کو رو لایا یہاں تک کہ زمین تر ہو گئی
 پہر کہا یا اخوانی مثل هذا فاعدا و ارواہ ابن ماجہ اہل علم نے کہا ہے کہ سب سے
 پہلے جسے دفن کرنا نکالا غراب ہے جبکہ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا اور بعض نے کہا کہ
 قابیل کو دفن کرنا آتا تھا مگر اہانت کے لئے ہابیل کو دفن نہ کیا میں کہتا ہوں کہ قول اول
 راجح اور مطابق ظاہر قرآن ہے بنا قبر میں مباحات کرنا اور گچ کرنا اور گنبد بنانا اور اسکا
 بختہ کرنا اور آراستہ کرنا حرام ہے مردہ کو ان امور سے کچھ نفع حاصل نہیں ہوتا اور اس کا
 نفع تو منحصر ہے اسکے عمل صالح میں

یا صاحب القبر المنقش سطحہ	ولعلہ من تحتہ مغلول
ازبرون چون گور کا فر پر حمل	وزدرون قبر خدای عزوجل

اہل علم نے کہا ہے کہ تغافل کرنا یا نامی قبور میں ساتھ سنگ تراشیدہ کے فعل جاہلیت کا ہے وہ

لوگ یہ کام واسطے تعظیم اموات اپنی کرتے تھے اسی جگہ سے یہ اشعار میں ۵

ابو اهل القصور اذا أميتوا	بنو اهل المقابر بالصخور
ابو الاصباهاة وفخرا	على الفقراء حتى في القبور
لعمرك لو كشفت التراب عنهم	لما عرف الغنى من الفقير
ولا الجلد لمباشر ثوب صوف	ولا الجسد المنعم بالحراير
اذا اكل التراب هذا وهذا	فما فضل الغنى على الفقير

ذکر الشعرا فی رح میں کتا ہوں یہ بدعت عموم البدوی ہو گئی ہے میرے خیال میں اس کبیرہ نے سارے ملک عرب و عجم میں سرایت کر لی ہے حالانکہ حدیث صحیح میں اس بنا پر بڑی سخت وعید آئی ہے مگر لوگوں نے نہ مانا اور علمائے خدا جانے کس لئے منع نکلیا یا مجبوری سے سکوت اختیار کیا یا تنگ کہ خود علمائے قبور پر بڑی طبری عمالتیں بن گئیں اولیاء و مسلمائین کے لئے مقابر عظیمہ طیار ہو گئے حضرت صلحہ زندون کے لئے عمارت زائد پسند نہ فرماتے اور ارشاد کیا ہے کہ ہر نفقہ کا اجر ملتا ہے مگر وہ نفقہ جو سٹی پانی میں ہو علی مرتضیٰ کا لفظ رفعا یہ ہے اذ الیہ مبارک للعبد فوالہ جعلہ فی الماء والطين رواہ الیہ ہقی و شعب الایمان پہ مردون پر عمارت بنانا اور مال کثیر صرف کرنا یعنی چہ سیکڑوں مسلمان نمازی غریب فاقہ کش بتلاسی فقر ہر زمانہ میں موجود ہوتے ہیں اگر وہ زرخیز جو عمارت مقابر و جنازہ میں صرف ہوا اور ہوتا ہے اونپر صدقہ کیا جاتا تو بوجہ باقیات صالحات کے ٹھہرے تا یہ لاکھوں ہزار روپے جو عمارت و آرائش قبور میں صرف ہو گئے اور ہوتے رہتے ہیں ایک ایک درم دم دینار ایک ایک داغ آتش جہنم کا ہو گا اگر مقبور نے وصیت نہی کر دی ہے تو وہ برسی ہے ورنہ بانی اور بیٹی لہ و دونوں اس معصیت میں برابر ہیں اور اگر وصیت اس بنا کی اپنے

اولیاء کو کی ہے تو پہ اس عصیان کی عظمیٰ کچھ پوچھنا نہیں کیونکہ یہ صریح شقاق ہے سنا
 رسول خدا صلوات کے کہ وہ تو نہی کر جائیں اور لعنت فرمائیں اور یہ جاہل بدین اس عصیا
 کی وصیت کر جائے ومن یشاق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدیٰ ویلتج عذر
 سبیل المؤمنین لئلا مآقلیٰ ونصلہ جہنم و ساءت مصیرا کوئی احمق یہ نہ سمجھے
 کہ حضرت کاہی مقبرہ و گنبد موجود ہے اسلئے کہ حضرت کو عائشہ صدیقہ کے حجرہ میں دفن
 کیا تھا صد ہا سال تک کوئی گنبد وغیرہ نہ تھا اوسی حجرہ کی اصلاح واسطے حفظ کے کر دیا
 تھی اب جو کوئی اوسکو گنبد کر دے وہ جائے اور اوسکا کام اللہ و رسول اوسکے فعل سے
 بری ہیں گنبد و مقبرہ کا کیا ذکر یہاں تو حدیث میں یہ آیا ہے کہ جس قبر کو اونچا پاؤ برابر
 زمین کے کر دو چنانچہ حضرت امیر نے ہر قبر تختہ و بلند کو برابر خاک کے کر دیا تھا حضرت کی
 قبہ شریف ایک بالشت بلند تھی یہ فعل صحابہ کا تھا کچھ حجت نہیں ہے راجح یہی ہے کہ
 ہر قبر برابر زمین کے ہو بالکل بلند نہ ہو واسطے شناخت کے ایک پتہ جانب سر نصب کر دیا
 جائے اگر ضرورت سمجھی جائے والا فلا قبور واسطے عبرت کے ہوتی ہیں نہ واسطے نہرہت کے
 آجکل مقابر اولیاء و علماء و سلاطین و روسا قابل سیر و تماشے کے بنائے جاتے ہیں
 طرح طرح کے سیلے ٹیلے ہر ایک کی قبر پر چستے ہیں یہ جگہ تو سیر گاہ اور جامی گلگشت خلائق
 ہوئی یا محل عبرت و اعتبار و گریہ و زاری و خوف پروردگار نیز یدر قاشی رح فرماتے تھے جبکا
 گزر کسی قبر پر ہوا اور اوسنے عبرت نہ لپیڑی تو سمجھو کہ وہ بہائم میں سے ہے اور خود وہ
 جب کسی قبر کو دیکھتے مثل گاؤ کے چلا لے

ببین کہ نقش املاچہ باطل از قناد است

یکی بگور غریبان شہر سیری کن

دفن ہونیکے لئے کوئی جگہ پسند کرنا چاہئے دارقطنی نے رفقار وایت کیا ہے کہ جسے

زیارت کی میرے قبر کی یا میری تو میں اوسکے لئے شہید یا شفیع ہوں گا اور جو کوئی میرا ایک
 حرم میں دو حرم میں سے اتنا اوسکو دن قیامت کے امن والوں میں اوستا ایگا اس حدیث
 سے فضیلت زیارت قبر مطہر منور نبوی صلعم کی ثابت ہوئی ہر مسلمان میت کی زیارت
 قبر کرنا سنت ہے ہر سنت ایک حسنہ ہے ہر حسنہ کا اجر دس گنا ہوتا ہے پھر حضرت کی زیارت
 کا خدا جانے کتنا اجر و حساب ملیگا بلکہ چشم امل بصائر میں جو عبرت آپ کی زیارت سے حاصل
 ہوتی ہے وہ کسی اور کی زیارت قبر سے میرا ناما مشکل ہے یعنی جیکہ سید المرسلین خاتم النبیین
 شفیع اللذنبین اس دار فانی میں باقی نرسے اور زیر زمین دفن ہوئے اور آپ کی قبر ہر
 تکلف و رونق سے خالی ہے تو پھر کسی اور کامل کو عالم ہو یا عابد بادشاہ ہو یا وزیر کیا
 اسید بقا و تمنا سی عمارت قبر و نحو ہا ہو سکتی ہے الغرض جسکو حاصل کرنا اس فضیلت نیا
 مرقد منور مطہر کا منظور نظر ہو اوسکو چاہئے کہ نسبتاً مسجد نبوی صہبہ میں حضرت کی قبر شریف واقع ہے
 قبل حج یا بعد حج یا بغیر کسی اور عزم و ارادہ خاص کے سفر اختیار کرے اور مدینہ منورہ
 میں پہنچ کر مشرف بہ زیارت ہو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحم نے رسالہ مشک حج میں آداب زیارت
 نبوی کو بہت خوب موافق طریق ماثورہ کے ذکر کیا ہے حدیث میں آیا ہے کہ حضرت نے یہ
 دعا کی ہے اللھ لا تجعل قلبی وثنا لعبد اللہ تعالیٰ نے حضرت کی یہ دعا قبول فرمائی جو
 پرستش و گور پرستی اولیا و صلحا راست کی قبور پر ہوتی ہے قبر مطہر اب تک اون سب
 بدعات سے محفوظ ہے و لئلا یحکم اگر چہ زمانہ حج میں جہاں حج و عوام نافر جام وقت ادا
 صلوة و سلام کے کمر کر لیتے ہیں یا اور بعض امور منکر بحال لاتے ہوں فرما اللہ من
 نھا عن ذلک و ترمذی وغیرہ میں باسناد صحیح آیا ہے من استطاع ان یموت
 بالمدينة تلیمت بھا فانی اشفع لمن مات بھا و اس شفاعت یہ ہے کہ اول

اور نین لوگوں کی شفاعت ہوگی جو ہمراہ ایمان کے مدینہ میں مرے اور گئے ہیں ورنہ یوں تو حضرت
 ساری امر کے شفیح ہیں یہ شفاعت اوسیکے لئے ہوگی جسے شرک نکلیا ہوگا کیونکہ مشرک
 قطعاً مغفرت و شفاعت سے بجز کتاب سنت محروم و مایوس ٹھہر چکا ہے عیاذ ابا اللہ عمر
 رضی اللہ عنہ حصول شہادت و موت مدینہ کی دعا لیا کرتے تھے اللہ نے اونکی دعا قبول کی
 شہید بھی ہوئے اور مدینہ میں بھی مرے سعد بن ابی وقاص و سعید بن زید نے اپنے پیاروں
 سے جدا لیا تھا کہ جب ہم مرجائیں تو ہر کو عقیق سے بقیع میں لیجانا بقیع قبرستان مدینہ منورہ ہے
 وہاں دفن کرنا اس روایت سے فی الجہا جواز نقل میت کا ثابت ہوتا ہے قطبی نے کہا یہ بات
 اونہوں نے بسبب معلوم ہونے کسی فضیلت کے کسی ہوگی اور اگر کچھ بھی فضل سمین نہ ہو
 مگر یہی مجاورت رسول خدا و ہمسائیگی شہداء و صلحاء تو کیا کم ہے بلکہ کافی وافی شافی ہے
 حکایت ایک مرد مصر کا پاس کعب احبار کے آیا اوسنے کہا کچھ تمہارا کام ہو تو کہو
 کہا ہاں اتنا کام ہے کہ سفح بقطم یعنی کوہ مصر کی کچھ مٹی مجھے بھیج دینا اوسنے کہا یہ حرم اللہ
 اوس مٹی کو کیا کرے گا کہ اپنی قبر میں رکھوں گا اوسنے کہا تم مدینہ میں ہو اور فضیلت بقیع کی
 معلوم ہے پر ایسی بات کہتے ہو کہ مینے کتاب اول میں پایا ہے کہ وہ جگہ مقدس ہے
 قصیر سے محمود تک فاموس میں کہا ہے کہ کچھ موم مصر کا پھاڑ ہے اہل علم نے کہا یہ عرضاً ہوا
 اور طولاً جبل سے نہیز نزل تک ہے اس بنیاد پر جتنا مصر سامنے واقع ہے وہ سفح میں داخل ہے
 علما کہتے ہیں انبیاء و صالحین جو دفن ہونا اپنا بقاع مبارکہ میں چاہتے تھے وہ طلب واسطے
 زیاد رکھے اوس تقدیس پر تھی جو کہ اونکو اعمال صالحہ سے حاصل تھی ورنہ عصاة کو ارض مقدسہ
 مقدس نہیں کرتی ہے ابوالدرداء نے مسلمان فارسی کو خط لکھا تھا ہا یا اخی الی الارض
 المقدسة فلعلک ان تدفن بھا مسلمان رضی اللہ عنہ نے اونکو جواب لکھا علم یا اخی

ان الارض المقدسة لا تقدر احدنا وانما يقدر كل انسان عمله انتهى يعني
 زمين پاک کسی شخص کو پاک نہیں کرتی ہے پاک کرنے والا ہر انسان کا اوس کا عمل ہے مالک
 نے عروہ سے روایت کیا ہے کہ اوسنوں نے کہا میں نہیں چاہتا کہ تصبیح میں دفن ہوں بلکہ
 اور جگہ دفن ہونا مجھے دوست تر ہے مجھے ڈر ہے کہ میرے سب سے کسی آدمی کا استخوان لٹے
 یا میں کسی فاجر کا ہمسایہ ہوں قرطبی کہتے ہیں یہ بات ہر جگہ کیساں ہے لوگ دفن میں
 مزاحمت کرتے ہیں اور مرد کو مرد سے پر دفن کرتے ہیں اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ زمین
 مقدس میں طالب دفن ہونا کچھ جمع علیہ نہیں ہے بلکہ کبھی انسان دفن ہونا اپنا اپنی
 جاسی فراس میں یا درمیان اپنے اخوان و حیران کے مستحسن جانتا ہے لکن نہ بسبب کسی
 فضل و درجہ کے و اللہ اعلم فیہ میرے لئے قوم صالحین کو اختیار کرے تاکہ اوس کے ہمراہ
 ہو علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت نے حکم دیا ہے کہ ہم اپنے مردوں کو درمیان نیک قوم
 کے دفن کریں کیونکہ مردہ ہمسایہ بد سے ایذا پاتا ہے جس طرح کہ زندہ پاتا ہے رواہ ابو سعید
 المالینی و ابوی بکر الخ انطی ابو نعیم کا لفظ رفعاً ہے کہ جنبوا جار السواء یعنی بچاؤ
 مرد کو ہمسایہ بد سے کہا اسی رسول خدا کیا ہمسایہ نیک آخرت میں کچھ نفع دیکھنا یا
 ہمسایہ نیامین نفع مینا ہو کہا مان فرمایا اسی طرح آخرت میں نفع دیکھا اسی جگہ سے علمائے
 کہا ہے مردے کے لئے قبور صالحین و اہل خیر کا قصد کرے تبارک و تعالیٰ
 اللہ بقصر ہم حکایت ایک عورت کو ایک شخص فاسق کے پڑوس میں دفن کر دیا تھا
 وہ صالحات میں سے تھی اپنے گھر والوں کے خواب میں آئی اور کہا کہ تم کو کوئی جگہ ملی
 جہاں تم مجھ کو دفن کرتے مگر یہی قرن حیراؤسکے گھر والوں نے اوسکی قبر کو ہودا اور پوچھا کہ
 جیسے کیا مراد ہے کہا شاید قبر فلان فاسق کی مراد ہے علماء نے کچھ انکار اس پر نہ کیا

حکایت ایک اعرابی کو دفن کیا اسکے بیٹے نے اوسکو خواب میں دیکھا کہا اللہ نے
 تیرے ساتھ کیا کیا کہا اچھا کیا بجز اسکے کہ مجھے مقابل میں فلان کے دفن کرویا ہے وہ شخص
 فاسق تھا ہر دنی امر سے جھپڑا اوسکو عذاب ہوتا ہے انواع عقوبات سے مجھے ڈر لگتا ہے نسائی
 اللہ تعالیٰ العافیۃ والموت علی التوحید میں کتنا ہوں کہ ہمسائی فاسق سے ضرور صحابہ
 کو قبر میں ایذا پہنچتی ہے جس طرح کہ دنیا میں یہی یہ تکلیف مشہور ہے یہ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے
 فرمایا ہے کہ صالح و فاسق برابر نہیں ہوتے میں ام حسب الذین اجترحوا السيئات ان
 نجعلهم كالذین امنوا و عملوا الصالحات سواء محيا و مماتا م ساء ما یحکمون و حدیث ترمذی
 میں رفقاً ذکر آیا ہے کہ قبر کلام کرتی ہے ہر مومن و فاجر سے مطابق اوسکے حال کے ظاہر آیہ کلام
 بزبان قال ہوتا ہے نہ بزبان حال اور اشار صحابہ میں یہی تکلم قبر کا ذکر آیا ہے یہ کلام اوسکا
 مردے سے بعد دفن کے ہوتا ہے ۵

دپر درہ خاک نغمہ ہا بہت بے | آنگہ شنومی کہ گوش بر خاک منی

سفیان ثوری کہتے تھے جو شخص ذکر قبر کا بہت کیا کرتا ہے وہ قبر کو ایک چمن بہشت کے
 چمنوں میں سے پایگا اور جو شخص اوسکے ذکر سے غافل رہتا ہے وہ قبر کو ایک گڑھا دوزخ
 کے گڑھوں میں سے پایگا مقامات حریری میں کیا خوب فقرہ مناسب اسجگہ کے لکھا ہے
 وفي القبر مقبلک فما قبلک والی اللہ مصیدک فمن نصیرک بعض زہاد سے کہا تھا
 ما ابلغ العظاات جواب دیا کہ النظر الی لاموات سچ ہے کفری بالموات واعظ احمد
 بن حرب نے کہا جو شخص سونے کے لئے بھوننا آراستہ کرتا ہے زمین متعجب ہو کر اوس سے
 یہ بات کہتی ہے تو اپنے خواب دراز کو میرے اندر نہیں سوچتا کہ میرے تیرے سچ میں کوئی فرس
 نہوگا حکایت حسن بصری نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی دفن میں حاضر ہے جب

قبر میں اوتارنے لگے ایک عورت نے چلا کر کہا اسی قبر والو اگر تم جانو کہ تمہارے پاس کون آیا ہے
 تو تم اسکی عزت و آبرو کر و قبر کے اندر سے کیسے کہا کہ والدیہ ہمارے پاس پہارون کے برابر
 گناہ لیکر آیا ہے اور زمین کو حکم ہوا ہے کہ وہ اسکو کہا کر سٹی کر دے اور دو فرشتے اسکو
 اوٹھا بٹھا کر اس سے سوال کرنے لگے کہ تیرے ہاتھوں نے کیا کیا کرتا اور تیرے قدم کدیر چلے
 تھے اور زبان نے کیا بات کی تھی اور جوارح و ارکان نے کیا کیا کام کئے تھے حسن تو بیہوش
 ہو کر گر پڑے اور مردہ نے نقش پر اضطراب کیا قال تعالیٰ ان السمع والبصر والفؤاد
 کل اولئک کان عنده مستأوا ل

لما خلقوا لما غفلوا وناموا
 عيون قلوبهم ساوا وها ما و
 و تو بیخ و احوال عظام
 فصلوا من مخافته و صاموا
 کاہل الکھف ایقاظ نیام

اما والله لو علم الانام
 لقد خلقوا ليوام لورأتہ
 مات ثم نشر ثم حشر
 ليوما كحشر قد علمت اناس
 و تخن اذا امرنا او نهيتمنا

دکھ

فاستيقظوا و احكم الله من هذه الرقده و اعدوا لها الاعمال الصالحة مع اعتم
 على عفوانه و لا تمنوا من انزال الابرار و احدكم مقيم على الا و ازر قال تعالیٰ حسب
 الذين اجترحوا السيئات ان نجعلهم كالذين آمنوا و عملوا الصالحات سواء محيا
 و ما تمم ساء ما يحكمون و انشؤا

وقم لله و اعمل خیر زاد
 فان المال یجمع للنعا د
 لھم زاد و انت بغیر زاد و قال

تمزود من حیاتك للمعاد
 ولا تطلب من الدنيا كثيرا
 اترضی ان تكون رفیق قوم

الموت بحر مواجہ طامخ	۵	یضر فیه الرجل المسایح
ما یفیع الانسان فترک		الا التقوی والعلم الصالح

ف ضغطہ قبر کا حق ہے اگر چہ میت مرد صالح ہو لسانی میں آیا ہے کہ سعد بن معاذ کے لئے عرش بل گیا دروازے آسمان کے کھل گئے ستر ستر فرشتے اوندکے جنازے پر حاضر ہوئے سعد از زمین لئے اوندکو دبوچا سپر کشادگی پائی عائشہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا قبر کے لئے ضغطہ ہے اگر کوئی اوس سے نجات پاتا تو سعد بن معاذ پاتا لکن روایت ابو نعیم میں رنفا آیا ہے کہ ما عفی لاحد عرضی غطاة القبر الا فاطمة بنت اسد الحدیث اور حدیث یزید بن عبد اللہ میں فرمایا ہے جسے اپنی بیاری میں قل ہوا لہ پڑھی پھر مر گیا تو اوس قبر تنگ نہیں کیجاتی اور وہ ضغطہ قبر سے اس میں رہتا ہے فرشتے اوسکو دن قیامت کے اپنے کف دست پر اوشکا صراط کے پلے پار جنت میں داخل کر دینگے دوسری روایت میں سوبار پڑھنا آیا ہے **حکایت** عمران بن حصین نے کہا حضرت نے فرمایا ہے ان المیت لیعذاب بہکما ائحی علیہ یعنی زندے کے رونیسے مردہ کو عذاب ہوتا ہے ایک مرد نے کہا ایک شخص خراسان میں مرا ہے اور اوسپر اسجگہ نوحہ کیا گیا تو پھر اوسکو عذاب کس طرح ہوگا عمران نے کہا رسول خدا سچے ہیں اور تو جو ہوتا ہے علماء کہتے ہیں کہ یہ عذاب اوسی وقت ہوتا ہے کہ مردہ وصیت نوحہ کی کر گیا ہو یا راضی بیکار ہو اور بعض نے کہا کہ بے وصیت بھی منذب ہوتا ہے لکن اول راجح ہے بدلیل کہ یہ وکاتر دواز ستر و ستر اخیری و تجدیث لایجینی جان الاعلیٰ نفسہ
 نسأل اللہ تعالیٰ ان یحفظنا من عذاب القبر **و** سفیان ثوری کہتے ہیں مرد سے جب یہ سوال کیا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے تو شیطان متمثل ہو کر آتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ میں تیرا رب ہوں اتنے علماء نے کہا ہے اسی جگہ سے یہ بات ہے کہ جب

لوگ لحد کو برابر کرنے لگتے تو حضرت یہ دعا کرتے اللہم اجزه من الشیطان و عمر عبد
 القدر وثبت عند المسئلة منطلقه و افتر البواب السماء و وحده سو اگر شیطان مان
 نہ آتا تو حضرت یہ دعا پڑھے میت کے کیون کرتے نسأل الله ان یجیزنا من تعرض لشیطان
 بعض احادیث میں آیا ہے کہ بعد دفن کے قدرے قلیل ٹھہر کر واسطے میت کے دعا و تثبت
 کرے عمر بن عاص نے وقت حضور وفات کے کہا تاکہ تم نکلو دفن کر کے مٹی ڈال کر گرد
 میری قبر کے اتنا ٹھہرا جتنی دیر میں اونٹ کو نحر کر کے اور سا گوشت تقسیم کرتے ہیں میں
 تمہارے ساتھ ستائس ہونگا اور دیکھوں کہ میں اپنے رب کے قاصد کو کیا جواب دیتا ہوں
 رواہ مسلم حافظ ابو نعیم نے کہا ہے کہ داعی رو قبلہ ہو کر بعد دفن کے دعا کرے حکیم
 ترمذی نے اسکو مستحب ٹھہرایا ہے مثلاً یہ دعا کرے اللہم هذا عبدک وانت اعلم
 منا ولا تعلمہ الا خیرا و قد اجلسته لتسألہ لتسألک اللہ ان تثبته بالقول
 الثابت فالآخرۃ كما ثبتہ فالذنی اللہم ارحمہ والحق بنیہ محمد صلواتہ
 تصلنا بعدہ ولا تختر منا جرحاً مردہ کو بعد موت کے تلقین شہادت اخلاص کی قبر میں
 کرنا بعض آیات میں آیا ہے اگرچہ قوسی نہیں ہے یعنی یون کہے کہ یاد کرو وہ شہادت
 کہ جب تو دنیا سے نکلا ہے لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ وانک رضیت
 باللہ نبیا وبالاسلام دیناً و بحمل صلواتہ نبیا وبالقرآن اما ما وان الساعۃ
 اتیة کاریب فیھا وان اللہ یبعث من فی القبور کیونکہ وہ وقت سوال منکر و نکیر
 کا ہوتا ہے حکایت شیبہ بن ابی شیبہ کو اونکی ماں نے وصیت کی تھی کہ بعد دفن
 کے ٹھہر کر یہ کہیں اسی ماں شیبہ کی کہ لا الہ الا اللہ چنانچہ اونہوں نے ایسا ہی کیا
 رات کو خواب میں دیکھا وہ کہتی ہیں اسے بیٹے میں قریب ہلاک کے تھی اگر توجہ میری سا

لا الہ الا اللہ کی نہ لیتا اسلئے جو شخص دفن میں کسی بڑے مسلمان کے حاضر ہو تو بعد برابر
 کرتے مٹی کے اوس سے یوں کہہ دے کہ اسی فلان بن فلان لا الہ الا اللہ وان محمداً
 رسول اللہ کہہ یا یوں کہے کہ اللہ ربی والا سلام دینی ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کہتا ہوں رواج اس تلقین کا اکثر بلاد میں اسی لئے نہیں ہے کہ ثبوت اسکا احادیث
 مزوعہ صحیحہ سے جیسا کہ چاہئے نہیں ہوا اور سیرت صحابہ و تابعین و تبع تابعین سے
 ہی پایا نہیں گیا غایت یہ ہے کہ یہ فعل جائز ہو و لہذا بعض نے اسکو بدعت ہی کہا ہے
 والتداعلم آدمی میت کو بعد چند سے بھول جاتا ہے حسن بصری کہتے تھے غفلت
 واجل دو بڑی نعمتیں اللہ کی ہیں ابن آدم پر اگر یہ نہ ہوتیں تو مسلمان راہ میں نہ چلتے سارے
 اسباب معطل ہو جاتے امر حاش میں ایک ضرر عظیم آگتا مطرف بن عبد اللہ نے کہا ہے
 لو علمت وقت اجلی لخشیت علی ذہاب عقلی ولكن اللہ میر علی عباد بالعضلۃ
 عن الموات فی بعض الاوقات لیھنوا بالعیشر ولو لا ذلک ما تھنوا بہ ولا قامت
 بیہزم اسواقہ یعنی اگر مجھے وقت اپنی موت کا معلوم ہو جائے تو مجھے ڈر ہے کہ میں
 سیر عی عقل جاتی نہ رہے اللہ کا احسان ہے بندوں پر کہ بعض وقت موت سے غفلت
 ہو جاتی ہے تاکہ زیست گوارا ہو اگر یہ بات نہ ہوتی تو کوئی زیست نہ کرنا نہ بازار قائم ہو
 عطا خراسانی کہتے ہیں سب سے زیادہ رحم اللہ کو بندہ پر اوس دم ہوتا ہے کہ وہ قبر میں جاتا ہے
 اور اہل و ہمسایہ و شناسا لوگ اوس سے جدا ہو جاتے ہیں

اقافلہ شد و اسپے ماہیین	امی کس ماہیکسی ماہیین
<p> حکایت ابو امامہ باہلی کا ایک ہمسایہ شام میں تھا اوسکا ایک ہتھیار علی وہ مرنے لگا اوسکے چچا نے کہا کیا میں تجھ کو فلان فلان کام سے منع نہیں کرتا تھا تو نے سیر </p>	

نصیحت نہ سنی اوسے کہا ای چچا اگر اللہ مجھ کو والے میری مان کے کر دے تو وہ میرے ساتھ
 کیا کریگی کہا ابھی تجھے جنت میں داخل کریگی اوسے کہا اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین
 اوسکو دفن کیا چچا قبر میں اوترا اور ایک خنج مارسی پوچھا تو کہا کہ میں نے قبر کو نور سے بہرا ہوا اور
 نہایت کشادہ پایا میں کہتا ہوں وجہ اسکی یہی تھی کہ اوسکو مرتے دم کمال حسن ظن ساتھ
 اللہ کے حاصل ہو گیا تھا اور اسی ظن حسن پر اوسکا دم نکلا وقد قال تعالیٰ
 انا عند ظن عبدي بی فی ظن بی ما شاء

وز شرم گنہ فگنہ ام سر در پیش
 ماد غور خود گنہ تو در غور خویش

دارم گنہ قطرہ باران بیش
 ناگاہ نداشتہ کہ تیریں امی درویش

باقی میں دوستانہ اگر رسول کریمؐ کے ہاں سے پوچھا کہ کیا چاہتا ہے

انسنے رفا کہا ہے کہ بندہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور اوسکے ساتھی پہر کر جاتے ہیں تو وہ آواز
 اونکے پاپوش کی سنتا ہے دو فرشتے آکر اوسکو اٹھا بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو اس مرد کے
 حق میں کیا کہتا تھا مرد رسول خدا صلوات علیہ وسلم میں مومن کہتا ہے اشھد انہ عبد اللہ ورسولہ
 اوس سے کہتے ہیں تو اپنی جگہ آگ میں دیکھتے اللہ نے تجھ کو اوسکے بدل میں یہ جگہ جنت کی
 دی ہے وہ اون دونوں جگہوں کو جو بیجا دیکھتا ہے اور منافق و کافر سے جب یہ بات
 کسی جاتی ہے کہ تو حق میں اس مرد کے کیا کہتا تھا تو وہ کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا میں
 بھی اوسی طرح کہتا تھا جس طرح لوگ کہتے تھے تب اوس سے کہا جاتا ہے لا دریت ولا تلین
 یعنی تو نے نہ کچھ جانا اور نہ کتاب پڑھی ہے اور اوسکو ایک آکر آہن سے مارتے ہیں اوسکی
 پیچھے ہر پاس الا سنتا ہے مگر جن و انس دو الالبخاری قرطبی کہتے ہیں بعض لوگوں کی

زبان وقت مسئلہ کے اڑکھانے لگتی ہے جبکہ اسکے عقیدہ میں دربارہ حق سبحانہ وقتاً
 کچھ مخالفت ہوتی ہے تب اسکو قدرت ربی اللہ کہنے پر نہیں ہوتی وہ کچھ اور ہی الفاظ
 کہنے لگتا ہے پھر اسکو ایسا مارتے ہیں جسکے سبب سے ساری قبر آگ سے بڑھ کر اٹھتی
 ہے پھر چند روز تم جاتی ہے پھر بڑھتی ہے جب تک نیا باقی ہے یہی دستور رہتا ہے
 اور بعضاً شخص الاسلام دینی نہیں کہہ سکتا بسبب شک یا کسی اور فتنہ کے جو وقت
 موت کے اسکو عارض ہوا تھا اور پھر وہی ویسی ہی مار پڑتی ہے جس سے ساری قبر آگ
 ہو جاتی ہے مثل شخص اول کے اور کوئی آدمی القبران اہل حق نہیں کہہ سکتا اسلئے کہ
 وہ ملاوت تو کرتا تھا مگر نصیحت نہیں پکڑتا اور نہ اسکے امر و نہی پر چلتا اسکے ساتھ ہی
 مثل جرم دوم اول کے کارروائی کرتے ہیں اور کسی کا عمل سگ بچہ ہو جاتا ہے اسکو بقید
 جرم ساتھ اسکے عذاب کرتے ہیں اور کسی کا عمل خوک بچہ ہو جاتا ہے اور کوئی شخص
 نبی محمد نہیں کہہ سکتا اسلئے کہ وہ فراموش کار سنت تھا اور کسی کو الکعبۃ قبلتی کا کسنا
 مشکل پڑتا ہے اسلئے کہ وہ تخری قبلہ میں کوشش نہ کرتا تھا یا اسکے وضو میں فساد ہوتا یا
 نماز میں التفات کرتا تھا یا رکوع و سجدہ بخوبی بجا نہ لاتا اور خود تک اور بعض آدمی پراہیم
 انجیل ابی کا کساد شوار ہوتا ہے اسلئے کہ اسنے لبض کفار سے سنا تھا کہ ابراہیم ہودی
 یا نصرانی تھے اور یہ قول اللہ کا بھول گیا تھا کہ وہ حنیف مسلم تھے اسکی سزا ہی وہی ہوگی
 جو شخص اول کی ہے اور فاجر جو اب میں لا ادری کہتا ہے وہ کہتے ہیں لا دریت ولا عرفت
 یعنی تو نے نہ کچھ جانا اور نہ پہچانا پھر مقام حدید سے ایسا مارے تھیں کہ وہ زمین میں
 گستاخا جاتا ہے الغرض لوگ سوال میں مختلف ہوتے ہیں کسی سے کسی بات کا
 سوال ہوتا ہے اور کسی سے کسی امر کا اسی طرح احوال اور عذاب میں بھی مختلف ہوگا

کسی کا عمل کتابتاً یا قیام ساعتاً نہ چکا یہ خوارج ہونگے اور کسی کا عمل سوربکر عذاب یکابہ
 شک کرنیوالے ہونگے علمائے کما ہے اصل یہ ہے کہ جس چیز سے جو شخص دنیا میں ڈرتا تھا
 قبر میں اسی صورت کا عذاب اوسکو ہوگا کوئی شخص کتے سے زیادہ ڈرتا ہے اور کوئی شیر
 سے اور کوئی کسی اور شی سے غرضکہ جزا جنس عمل سے ہوگی لیسأل اللہ العافیۃ دربارہ
 عذاب قبر و ہول برزخ حدیث طویل برادر بن عازب باسناد صحیح نزدیک امام احمد کے آئی ہے
 مشکوٰۃ شریف اور تذکرہ قرطبی و مختصر تذکرہ اور مغرب و تہیب منذری وغیرہ کتب میں
 مروی ہے اوس میں ذکر موت مومن و ناجر کار نفا آیا ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ حضرت نے
 ایک قبر پر تین بار اعوذ باللہ من عذاب القبر کمر فرمایا کہ بندہ مومن جب متوجہ آخرت
 اور دنیا سے متقطع ہونے کو ہوتا ہے تو ملک الموت اگر پاس اوسکے سر کے بیٹھا ہے اور
 کہتا ہے نکل امی نفس مطمئن طرف مغفرت و رضوان خدا کے وہ نفس مثل قطرہ کے مشک سے
 بہتہ نکلتا ہے پھر آسمان سے سفید مینہ کے فرشتے اترتے ہیں گویا اونکے چہرے سورج ہیں اونکے
 ہر اکفن و حنوط جنت کا ہوتا ہے وہ اوس سے مدبصر پر بیٹھتے ہیں جب ملک الموت روح قبض کرتا
 ہے تو وہ طرفۃ العین روح کو اوسکے ہاتھ میں نہیں چوڑتے **قال تعالیٰ** لواقفہ و سلنا
 وھو کایض طون اوسکی جان ایسی نکلتی ہے جیسے کوئی بڑی اچی خوشبو ہو پھر فرشتے اوسکو
 لیکر اوپر چڑھتے ہیں درمیان زمین و آسمان کے ایک لشکر پراتے ہیں وہ لشکر کہتا ہے یہ کیسی
 روح ہے وہ کہتے ہیں فلان شخص کی روح ہے بہتر سے بہتر نام اوسکا لیتے ہیں یہاں تک کہ
 آسمان دنیا کے دروازوں پر پہنچ کر دروازہ کھلواتے ہیں پھر آسمان کے مقرب فرشتے ہمراہ
 ہو جاتے ہیں ساتویں آسمان تک جا کہ تمہے ہیں حکم ہوتا ہے کہ اسکے لئے علیین میں کتاب
 لکھو و ما ادراک ما علیین کتاب صرقا مایشہدہ المقر بان چنانچہ اوسکی کتاب

عینین میں لکھی جاتی ہے پھر حکم ہوتا ہے کہ اسکو طرف زمین کے سپرد و کیونکہ میں نے اونسے وعدہ
 کیا ہے منھا خلقناکم و فیہا نعیدکم و منھا نمخزجکم تارۃ اخری وہ روح زمین میں پہر
 آتی ہے تب دو فرشتے سخت جہر کئے والے آکر اسکو جہر کتے اور اوٹھا بٹھالتے ہیں اور کہتے
 ہیں من ربک و ما دینک وہ کہتا ہے ربی اللہ و دینی الاسلام وہ کہتے ہیں تو اس
 شخص کے حق میں جو تم میں بھیج گیا تھا کیا کہتا ہے وہ جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ
 کے رسول ہیں یہ کہتے ہیں کہ تو نے کیونکر جانا وہ کہتا ہے کہ وہ ہمارے پاس طرف سے
 ہمارے رب کے بیانات لائے یعنی گمٹی ہوئی نشانیاں اور جحیمین میںے اونکو مانا اور ان کی
 تصدیق کی و ذلک قولہ تعالیٰ یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیۃ
 الدنیا و فی الاخرۃ پہر ایک پکار نیوالا آسمان سے پکارتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا
 اسکو جنت کا لباس پہناؤ اور اسکو اسکی منزل دکھا دو چنانچہ مدیتر تک قبر اسکی کشادہ
 کر دی جاتی ہے پھر عمل اسکا شکل میں ایک مرد خوبصورت خوشبو دار خوش جائے کی ہو کر
 اوس سے یہ کہتا ہے تجھے بشارت ہو اسکی جو اللہ نے تیرے لئے طیار کر رکھا ہے تو فرود
 سن رضوان خدا و جنات نعیم مقیم کا وہ کہتا ہے تجھے ہی اللہ بشارت خیر کی دے تو کون
 شخص ہے کہ تیری صورت یہ خیر لائے وہ کہتا ہے کہ یہ وہ دن ہے جب کا وعدہ تجھسے تھا
 اور میں تیرا عمل صالح ہوں واللہ مجھے تیرا حال یہی معلوم ہے کہ تو طاعت خدا میں جلد باز
 تھا معصیت خدا میں دیر کرتا تھا فجزاک اللہ خیرا وہ کہتا ہے اسی رب قیامت قائم
 کر کہ میں پاس اپنے اہل و مال کے جاؤں پہر فرمایا کہ اگر فاجر ہوتا ہے اور طرف دنیا کے
 متوجہ اور آخرت سے منقطع ہے تو یہی ملک الموت آکر پاس اسکے سر کے بیٹتا ہے اور
 کہتا ہے نکل اسے نفس خبیث نکل ساتھ خفگی و غصہ خدا کے پہر کالے سنہ کے فرشتے آکر

کاٹاٹ لیکر نازل ہوتے ہیں جب ملک الموت روح قبض کر چکتا ہے تو یہ اوٹھکر جھٹ پٹ اوٹھ
 ہاتھ سے لے لیتے ہیں ایک پلک مارنے برابر زمین چھوڑتے جان اوٹھ کے تین مین پر اگندہ
 ہو جاتی ہے یعنی نکلنا نہیں چاہتی مگر ملک الموت اوٹھ نکالتا ہے سارے رگ پٹے
 پارہ پارہ ہو جاتے ہیں جیسے سیخ گرم صوف تر سے نکالی جائے وہ فرشتے اوٹھ ہاتھ سے
 ملک الموت کے لے لیتے ہیں یہ جان اس طرح نکلتی ہے جیسے کوئی مرد اسخت بد بودار ہو پھر
 گنراوسکا جس کسی لشکر در در میان آسمان وزمین کے ہوتا ہے وہ یہی کہتا ہے کہ یہ کیسی
 ناپاک روح ہے وہ کہتے ہیں یہ فلاں ہے بڑا سا بڑا نام اوٹھ لیکر یہاں تک کہ آسمان دنیا
 تک پہنچتے ہیں دروازہ کھولتے ہیں وہاں کے فرشتے کہتے ہیں کہ اسکو طرف زمین کے پہیر ڈ
 مینے اٹنے وعدہ کیا ہے کہ اسی زمین سے اوٹھ پیدا کرونگا اور اسی مین پہیر دوونگا
 پہر اوسی سے نکالونگا چنانچہ آسمان سے اوٹھو پہیر دیتے ہیں پھر حضرت نے یہ آیت
 پڑھی ومن یشرك بالله فکانما اخر من السماء فتحظفه الطیرا وھو یبہ الریم فی مکان
 صحیح وہ روح زمین مین پہر کر عود کرتی ہے دو فرشتے سخت جہڑکنے والے آکر اور گھڑک
 کراوٹھا بٹھالتے ہیں اور کہتے ہیں تیرا تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے مین کچھ نہیں جانتا
 وہ کہتے ہیں یہ مرد جو تم مین بھیجا گیا تھا تو اسکے حق مین کیا کہتا ہے وہ نام حضرت کا نہیں
 سمجھ سکتا کہتے ہیں محمد وہ کہتا ہے مین نہیں جانتا مینے لوگوں کو سنا کچھ کہتے تھے مین یہی
 وہی کہتا تھا اوسے کہا جاتا ہے کادسہیت یعنی تو نے کچھ نہ جانا پہر قبر او سپر تنگ ہو جاتی
 ہے یہاں تک کہ پسلیان در ہم بر ہم ہو جاتی ہیں اور عمل اوٹھ کا شکل مین ایک مرد بد صورت
 بد بودار بد لباس کے تمثیل ہو کر آتا ہے اور کہتا ہے مجھے مردہ ہو خدا کے عذاب و سخط کا
 وہ کہتا ہے تو کون ہے کہ تیری صورت یہ شرار کے وہ کہتا ہے کہ مین تیرا عمل خبیث ہوں

واللہ میں تیرا حال یہی جانا تھا کہ تو طاعتِ خدا میں دیر کارا و طرفِ معصیتِ خدا کے شتاب کار
 تھا پہرا و سپر ایک گونگا بہرِ فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جس کے ہاتھ میں ایک مزرہ ہوتا ہے کہ اگر
 پہاڑ کو مارے تو وہ خاک ہو جائے اوس سے وہ اوس فاجر کو مارتا ہے ساری ظالوق سنتی
 ہے بجز ثقلین کے پھر دوبارہ عودِ روح کا ہوتا ہے اور مار پڑتی ہے روایت ابو داؤد طیسی
 میں اتنا اور آیا ہے کہ یہ بات بھی کسی جاتی ہے کہ بچاؤ اسکے لئے دو تختیان آگ کی اور
 کھولد و ایک دروازہ طرفِ آگ کے روایت مشکوٰۃ میں بعض الفاظ کی کم و بیشی ہے
 مگر حاصل ایک ہے **ف** عذاب و نعیمِ قبرِ حق ہے احادیث صحیحہ میں صراحت اسکی
 آئی ہے لکن اللہ تعالیٰ نے جن و انس کے آنکھ کان کو اوسکی روایت کے سبب حکمت الہیہ
 روک رکھا ہے شگ کرنے والا اس میں لمحہ ہے احوالِ اہل مقابر بخلاف احوالِ اہل دنیا
 کے ہوتا ہے اسلئے احوالِ برزخ و احوالِ آخرت کا قیاس احوالِ دنیا پر نہیں ہو سکتا اگر صاف
 مقصود یہ ہو کہ اوسکی خبر نہ دیتے تو ہم کچھ بھی عارفِ احوالِ اہل قبور کے نہوتے نہ سمجھ
 پہچانتے نہ معذب کو اہل کشف کا اس بات پر اجماع ہے کہ میت ضنط قبر و اختلاف
 اضلاع کا احساس کرتا ہے گو پیٹ میں درندے یا پرندے کے ہو یا آگ میں جل گیا ہو یا ہوا
 میں اور گیا یا دریا میں ڈوب گیا ہر ذرہ احساسِ الہ کا کرتا ہے گو متفرق ہو **ف** اہل علم
 کہتے ہیں طفلِ ضنطہ و عذابِ قبر میں مثلِ بالغ کے ہے کیونکہ مقتضایِ ظواہرِ احادیث یہی ہے
 ولما صحیٰ جریبا ربنا ہزہ کی کسی طفل پر پڑتے تو اللہ سے اوسکے لئے دعا کرتے کہ اللہ
 اعذہ من عذاب القبر ان فرشتوں کا نام منکر تکبیر اسلئے ہوا ہے کہ انکی خلقت سارے
 جہان سے الگ ہے یہ نہ بصورتِ انسان میں اور نہ بشکلِ ملائکہ اور نہ بصورتِ بہائم اور نہ
 بشکلِ ہوام بلکہ خلقِ بدیع میں کوئی دیکھنے والا اونکے ساتھ مانوس نہیں ہوتا ہر انسان

کے پاس اوسکے علم و عمل و عقیدہ کے موافق شکل میں آتی ہیں پھر جسکے اعمال صالح ہوتے ہیں اوسکے
 قبر زیادہ کشادہ ہوتی ہے تفاوتِ سعادت قبور کا بموجب اعمال کے ہوتا ہے ولذا کسی جگہ ستر گز
 آیا ہے اور کمین ستر و ستر ہاں کافر کی قبر ایک ہی حالت پر رہتی ہے تنگ و تاریک و زمین کشادگی
 نہیں ہوتی نسأل اللہ العاقبة **و** ابو سعید خدری و ابن مسعود نے کہا ہے کہ مراد
 فان لم معيشة ضنكا سے عذابِ قبر ہے عمل مرتضیٰ نے کہا ہے لوگ عذاب
 قبر میں شک کرتے تھے یہاں تک کہ سورہ المصا کے التکاثر اور تری تعلمون
 اول اشارہ ہے طرفِ عذابِ قبر کے تعلمون ثانی اشارہ ہے طرفِ عذابِ آخرت کے
 اہل علم نے کہا ہے کہ احوالِ عصاة کا عذابِ قبر میں باختلافِ قلبت و کثرتِ معاصی و انواع
 ذنوبِ قلبی و قلبی کے مختلف ہوتا ہے حدیث میں آیا ہے کہ اکثر سبب اس عذاب کا عدمِ تنہا ہے
 بول و نینہ سے رواۃ الشیخان اس سے ثابت ہو کہ پاک رہنا بول سے واجب ہے کیونکہ
 عذاب نہیں ہوتا ہے مگر ترک واجب پر اسی طرح حکم دور کرنے جمیع نجاسات کا ہے قیاساً
 علی البول امام مالک نے کہا ہے جس نے بول سے استبراء کیا اور نماز پڑھی اوس نے بے وضو نماز
 پڑھی حدیثِ معراج میں ذکر انواعِ عذاب کا انواعِ معاصی پر آیا ہے کسی کو دیکھا کہ اوسکا سر
 پتھروں سے کچلتے ہیں یہ وہ لوگ تھے جو نماز سے سر گرانی کرتے کسی کو دیکھا ضریحِ فرقوم
 کے کھانے کو جہنم میں بھیجے جاتے ہیں یہ وہ تھے جو مال کی زکوٰۃ نہ دیتے کسی کو دیکھا کہ
 اوسکے سامنے پکا کچی گوشت رکھا ہے وہ اچھا گوشت چوڑ کر ناپاک گوشت کہا تا ہے
 وہ تھے جو حلال جو برو کے ہوتے ہوئے زنا کرتے تھے کسی کو دیکھا کہ مقررین نار سے اونکے
 لب کترے جاتے ہیں یہ خطبارِ فتنہ تھے کسی کے پیٹ کو ایک گہر کی برابر دیکھا لوگ اوسکو
 پامال کرتے ہیں وہ اوسنا چاہتا ہے مگر کبڑا نہیں ہو سکتا یہ سوڈو خوار لوگ تھے کسی کو

دیکھا کہ اونکے سنہ میں تپہ کا لقمہ دیا جاتا ہے وہ آسفل سے نکل جاتا ہے یہ وہ تپہ جو تپوں
 کا مال کہاتے تھے پھر کچھ عورتوں کو دیکھا کہ چھاتی کے بل لٹک رہی ہیں اور چرخین مارتی
 ہیں یہ حرام کار عورتیں تھیں کسبیکو دیکھا کہ اونکا گوشت کاٹ کر خود اونکو کھلایا جاتا ہے یہ
 ہماز نماز لوگ تھے کسی کو دیکھا کہ اونکے ناخن تانبے کے ہیں وہ اپنے سنہ نوچتے کسوٹے
 ہیں یہ وہ تپہ جو لوگوں کی آبروریزی کرتے یہ مضمون کئی حدیثوں سے لیا گیا ہے تفصیل
 اس اجمال کی اصل حدیث میں ہے **ف** موسیٰ کو اسکی قبر میں مژدہ سناتے ہیں کعب احباب
 کہتے تھے فرشتے عذاب کی طرف سے سر و قدم وغیرہ جو انب کے آتے ہیں اونکو اعمال صالحہ جیسے
 نماز روزہ حج و بھاد و صدقہ روکتے ہیں اور کہتے ہیں تمکو اس طرف سے سترہ نین ملیگات فرشتہ
 کہتا ہے لہذا غنبت حیا و میتا قرطبی نے کہا ہے کہ یہ اس شخص کے لئے ہے جو اپنے
 اعمال میں مخلص اور اپنے قول و فعل میں واسطے اللہ کے صادق اور نیت میں محسن ہو ایسے
 ہی شخص کے اعمال اوسکے لئے حجت ہونگے رہے ہمسے گناہگار خطاوار سو کہی یہ سارے
 امور بطور ریاء سمعہ کرتے ہیں وہ اعمال کسی شے کو عذاب سے دور نہرینگے نسأل اللہ العافیۃ
 حدیث میں فرمایا ہے کہ مجھے وحی آئی ہے کہ تم قبور میں امتحان کئے جاتے ہو فتنہ میں پڑتے
 ہو پاس ایک تمہارے کے اگر کہا جاتا ہے کہ ما عاصک بھذا الرجل موسیٰ کہتا ہے ہو
 محمد رسول اللہ جاءنا بالبينات والهدی فاجبتنا واطعنا تین بار اسی طرح ہوتا ہے
 پہاوس سے کہا جاتا ہے قد علمنا انک قوم یہ فتنہ صالحا اسفاق یا قربا یون کہتا ہے
 لا ادری سمعت الناس یقولون شیئاً فقلتمہ میں نہیں جانتا لوگ کچھ کہتے تھے
 وہی بات میں نے بھی کسی زواہ مسلمہ والا حدیث فذلک کثیرۃ نسأل اللہ العافیۃ
ف بہائم عذاب قبر کو سنتے ہیں اور مڑے سے جو بات کہی جاتی ہے وہ بھی سنتا ہے

مسلمین ذکر حضرت کے گزر کر نیکا حاطب بنی النجار پر آیا ہے آپ کا چہرہ بڑا کواہن کئی قبرین
 تھیں پوچھا تو کہا کہ یہ حالت شرک میں مر گئے ہیں فرمایا یہ امت اپنی قبروں میں مبتلا
 ہوتی ہے اگر یہ بات نہوتی کہ تم دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں
 اس عذاب سے بچا دے جو میں سنتا ہوں سننا ہون سننا ہی بعض عارفین نے کہا ہے کہ عذاب قبر
 کو وہی شخص سنتا ہے جو کا تم اسرار ہوتا ہے مثل ہائم کے کیونکہ یہ عذاب عالم تعبیر سے نہیں
 ہے اور جو شخص ہر دیکھے ہوئے بات کی خبر لوگوں کو دیتا ہے وہ نہیں سن سکتا یہ حکمت
 الہیہ ہے کہ اللہ نے اسکو جن وانس سے پوشیدہ رکھا ہے کما اشاد اللہ الحدیث المدکور
 کسکو غلبہ خوف سے یہ طاقت ہے کہ وہ عذاب قبر کو سن سکے باوجود اس ضعف کے جو دنیا میں ہے
 ایک خلق کثیر آواز رد قاصف و زلازل ہائلہ کو سن کر مر گئی حالانکہ یہ آواز صیحہ ملک سے
 میت پر یقیناً گمٹ کر ہوگی پھر اس آواز عذاب کا کیونکر تحمل ہو سکتا ہے حدیث میں آیا ہے
 کہ اگر تم آواز ضربہ ملک کی مردہ کو سنو تو مر جاؤ و نسأل اللہ العافیۃ رہی دلیل سماع
 موتی کی سو وہی حدیث قلب بد رہے کہ حضرت نے ایک ایک مشرک قاتل کا نام لیکر فرمایا
 تھا هل وجدتمو اعدا اللہ ورسولہ حقا فانی وجدتم ما وعدنی سر بوحقا
 عمر نے کہا آپ جس دے روح سے بات کرتے ہیں فرمایا ما انتربا سمع لما اقول منهم
 غیر انہم لا یستطیعون ان یردوا علیکم شئاً رواہ مسلم بطولہ دوسری حدیث
 میں آیا ہے نہیں گزرتا کوئی قبر پر برادر مومن کے جسکو دنیا میں وہ پہچانتا تھا پھر اسکو
 سلام کرتا ہے لکن وہ اسکو پہچان لیتا ہے اور جواب سلام کا دیتا ہے اسکو عبد الرحمن نے
 صحیح کہا ہر قلبی نے کہا کہ یہ انک لا تسمع الموتی و قولہ ما انت بسمع من فی
 القبور محمول ہے بعض اوقات دون بعض یا بعض اشخاص دون بعض پر اس سے درمیان

آیات و اخبار کے جمعیت حاصل ہوتی ہے بہر حال عذاب قبر کا حق میں کافر و منافق و موسیٰ عام
 کے عام ہے بسناک اللہ العفو والعافیۃ میں آگتا ہوں کہ قول براجم دربارہ سماع موتی یہ ہے
 کہ مقصور علی المورد ہے اور یہ بات کہ جب سماع ثابت ہو تو اب اولیٰ استغاثہ کرنا در چاہنا
 مراد مانگنا فیض باطن حاصل کرنا قبر پر اقب ہو کر بیٹینا تصویح کرنا بھی ہو سکتا ہے جہل ہے
 مدارک شرع سے اسلئے کہ جب وہ میت زندہ تہا تب بھی یہ امور ساتھ اسکے بجالانہ حرام یا
 شرک تہا بعد موت کے وہ اور بھی زیادہ عاجز ہو گیا ہے وہ زندون کی دعا و استغفار کا
 محتاج رہتا ہے وہ دوسرے کے کیا کام آسکیگا پیر خود در ماندہ شفاعت کجا مگر گور پرست
 پیر پرست اپنے افعال شرکیہ و بدعیہ سے ساتھ اہل قبور کے کسی طرح باز نہیں آتے ہیں آنکہ
 بند ہونے پر سارا انجام اپنے کردار کا اوندکو نظر آنے لگا جسم کہ نہامت کچھ سو دمنڈ ہوگی
 وہ کام جو عذاب قبر سے نجات دیتے ہیں منجملہ اسکے ایک رباط ہے راہ خدا میں حدیث صحیح مسلم
 میں رفعا آیا ہے رباط طیعام و لیلۃ خیر من صیام شکر و قیامہ وان مات اجر علیہ
 عملہ و امن من القتلین مراد رباط سے نگاہبانی کرنا ہے سرحد اسلام کے ہاتھ سے کفار
 و اعداء کے اور بعد ایک نماز کے دوسری نماز کا منتظر رہنا بھی داخل رباط ہے گویا زمین نگاہی
 ہے سرحد ایمان کی دست تسلط شیطان سے دوسرے پڑھنا ہے سورہ تبارک الذی بیدہ
 الملک کا ہر رات یہ بات کہی حدیثوں میں ثابت ہے اسی طرح پڑھنا قل هو اللہ احد کا مر
 موت میں یہ تیسری بات ہوئی چوتھے مزامن من شکر میں یعنی اس سال سے حدیث ابی داؤد
 میں رفعا آیا ہے من قتلہ بطنہ لہ یذبح فی قبرہ پانچویں مزامن جمعہ کے یا شب جمعہ
 میں بدلیل حدیث ترمذی رفعا ما من مسلحہ میوات یوم الجمعة اولیٰ لیلۃ الجمعة الاوقاۃ
 اللہ فتنۃ القبر و الاحادیث فی ذلك کثیرۃ واللہ اعلم چیٹی موت معرکہ کفار میں

بلیس حدیث ابن ابی شیبہ وغیرہ رفاکلی مور یفتنن فو قبراہ الا الشہید یعنی مقتول فی
 سبیل اللہ سنانی و ابن ماجہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ شہید کے لیے چھ خصلتیں ہیں بخلاف ان کے ایک
 یہ ہے کہ وہ عذاب قبر سے امن میں ہوتا ہے مطعون و بطلون و غزین و صاحب ہم و ذات الجنب
 و طلق و حریق اور جو شخص کہ اپنے مال یا خون یا حرم و خود لک کے پچانے میں مارا گیا ہے وہ جہ
 و ثواب میں ملحق شہید ہے انتہی میں کہتا ہوں کہ تعداد شہدائی کی علاوہ شہید مہر کہ کفار کے چھپا
 قسم تک پہنچتی ہے اگر وہ سب ملحق شہید فی سبیل اللہ ہوں تو کچھ رحمت خدا سے دور نہیں ہے
 اسلئے کہ جب ان کی موت پر اطلاق لفظ شہادت کا کیا گیا اور ان کے لئے اجر پسندت عام موتی
 کے زیادہ ٹھیرا تو اب اگر وہ فتنہ و عذاب قبر سے مامون رکھے جائیں تو کچھ بعد نہیں ہے
 لکن جب تک اسکی صراحت نہ ہو ہا رقیاس بے اساس ہے واللہ اعلم **ف** مٹی ہر انسان کو
 اندر قبر کے کہا لیتی ہے کچھ بھی اوسکے جسد سے باقی نہیں رہتا ہے سوا عجب الذنب کے یا
 اجلا نبیا کے کہ وہ بوسیدہ و خاکسار نہیں ہوتے ہیں یا شہداء اسلام و ابن ماجہ میں مرفوعاً آیا ہے
 لیس من الا انسان شی الا بلی الاعظم واحد و هو عجب الذنب و منہ یر کب الخلق یوم
 القیامۃ دوسری روایت میں یون آیا ہے منہ خلق و منہ یر کب الخلق یوم القیامۃ
 یعنی آغاز و انجام آفرینش انسان کا اسی استخوان سے ہوا ہے اور ہوگا حضرت سے پوچھا تا کہ
 وہ کیا ہے فرمایا برابر دائرہ رائی کے ہے اوسی سے اوگین گے اہل علم نے کہا ہے کہ زمین شہید
 کے بدن کو اسلئے نہیں کہاتی ہے کہ وہ نزدیک اپنے رب کے زندہ ہیں او نکور زرق ملتا ہے
 کہا صرح بہ القرآن **حکایت** صحیح میں آیا ہے کہ عمرو بن جموح و عبد اللہ بن عمر و انصار
 دن احد کے ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے تھے سیلاب آیا قبر کھل گئی ناچا او نکو وہاں سے دوسری
 جگہ میں نقل کیا دیکھا تو اوسیط چہرے کچھ تغیر نہواتا تو یا کل مرے ہیں ایک او غنیم سے

اپنا ہاتھ اپنے زخم پر رکھے ہوئے تھا وہ ہاتھ اسی طرح اب تک رکھا تھا جب اسکو زخم پر
 سے ہٹاتے تو وہ پہر اپنی جگہ پر جا رہتا یہ ماجرا بعد واقعہ احد کے ۴ سال کے بعد ہوا اور کئی
 قرطبی نے کہا اس عدم بوسیدگی میں کچھ فرق درمیان ہمارے شدیدوں اور اگلی امتوں کے
 شدیدوں میں نہیں ہے جو ہمراہ اپنے پیغمبروں کے جہاد میں مار گئے اور قتال میں مرے
 بدلیل قصداً صحابہ خود جو ترندی میں آیا ہے کہ وہ لڑکا جسکو بادشاہ نے قتل کیا تھا وہ اپنی
 انگشت اپنے صدغ پر رکھے ہوئے تھا جب زمانہ عمر بن خطاب میں اوسکی قبر نکلی تو اوسکو اسی طرح
 انگشت بالاسی صدغ رکھے ہوئے پایا اصحاب خود و بخران میں بزمانہ قدرت کے تھے درمیان
 عیسیٰ محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام کے کما فی صحیح مسلمہ مورخین کہتے ہیں معاویہ نے جب مدینہ میں
 نہ نکالی اور وہ وسط مقبرہ پر گزرنے لگے تو لوگوں سے کہا کہ تم اپنے موتی کو اسجگہ سے دوسری
 جگہ لیجاؤ و ہر برس بعد احد سے زمانہ خلافت معاویہ میں تو اور مردوں کو اونکے حال سابق
 پر پایا قدم حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ میں جو زخم آیا تھا اوس سے خون بہنے لگا جابر بن
 عبداللہ نے اپنے باپ کو نکالا گویا کل دفن ہوئے ہیں الغرض حیات شدید اس شہر میں الذکر
 تمام اہل مدینہ نے ذکر کیا ہے کہ دیوار قبر نبی صلوٰۃ کی اگر گئی تھی اوسوقت ولید بن عبدالملک بن
 مروان خلیفہ تھا اور عمر بن عبدالعزیز والی مدینہ تھے ایک قدم ظاہر ہوا لوگ ڈرے کہ کہیں حضرت
 صلوات قدم مبارک نہو اور نہایت گہرا لے سعید بن مسیب نے کہا جنت انبیاء علیہم السلام کا
 چالیس دن سے زیادہ زمین میں نہیں رہتا پہراوٹھا لیا جاتا ہے لکن اسکو بعض نے حق تعالیٰ
 غیر آنحضرت صلوات کے ٹھہرایا ہے بدکیل حدیث آئندہ پہر سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
 نے آکر پہچانا کہ یہ قدم اونکے دادا عمر بن خطاب کا ہے اسی طرح ہوجب ایک حدیث مرفوعہ کے
 مؤذن محاسب کو بھی زمین نہیں کہتا حدیث صحیح میں فرمایا ہے ان اللہ عنہ وجل جہم

علی الاضغان تا کل اجساد الانبیاء اس سے معلوم ہو کہ حضرت اپنی قبر مطہرین زندہ موجود
ہیں آپ کو رزق ملتا ہے بعض ائمہ نے کہا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت سے وعدہ کیا ہے کہ وہ آپ کی
پر ایسی بلانازل نکرے گا جس سے وہ بالکل فنا ہو جائیں جب تک کہ حضرت زمین میں موجود
ہیں والی ذلک الاشارة بقوله تعالیٰ وماکان اللہ لیخذ بھم و انت فیہم اتھقی مختصر
تذکرہ میں کہا ہے وہو کلام علیہ حشۃ ووقار فینبغی اعتمادہ لیصح الاستدلال
والقول باستحیاب زیارۃ قبرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ووقوعہ لانیاء و اللہ اعلم

ب۔ مآثر

مصنوعین اس رسالہ کے بطور اختصار مختصر تذکرہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے لئے گئے ہیں یہ مختصر
تالیف شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمہ ہے اس استفادہ میں بعض مطالب احادیث اصل مختصر
پر زیادہ بھی کئے گئے ہیں اور بعض احادیث ایسی ہیں جنکی پوری شرح مع نام راوی حدیث
کے صاحب مختصر نے نہیں لکھی ہے سو پتہ اون تخاریج کا کتاب طبری الفرائض سے جو بعض
معاصرین نے فی الحال اس باب میں نہایت بسط کے ساتھ تالیف کی ہے بے تکلف ہاتھ
آتا ہے میں اس سے پہلے ایک رسالہ مختصر قضیۃ المقدور نام بیان میں حال مقبور
کے لکھا تھا وہ طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے اس سے پہلے ایک شرح فارسی ابیات التثبیت
سیوطی پر نثار التثبیت نام لکھی تھی وہ بھی مدت ہوئی کہ چھپ چکی سو جو طرح کہ یہ رسالہ نسبت
قضیۃ المقدور کے بعض فوائد زیادہ پر مشتمل ہے اسی طرح اس عجلالہ کی نسبت شرح ابیات مذکورہ
ترسے اکثر اہل علم و دین عبادات و معاملات فقہ میں زیادہ خواص کہتے ہیں لکن ایسے لوگ
جو موت کو یاد کریں اور ماہد موت میں غنائض ہوں بہت کم ہیں حالانکہ بعد صحیح ایمان و اصلاح

اعمال کے کوئی فن لائق مزید اشتغال کے اس علم احوال برزخ سے نہیں ہے چورت طبع
 و خورن خدا و جنت عمل دریافت احوال قبور و احوال مقبور سے مراد ایسا مذاکرہ میسر آتی ہے وہ
 ہرگز فراولت علوم فقہ و فنون معاملات سے حاصل نہیں ہوتی جس شخص نے حالات برزخ کو
 معلوم نہیں کیا اوسکو کچھ اپنے دین پر اطلاع نہیں ہے بعد موت کے قبر پہلی منزل ہوتی ہے
 اس منزل کا حال معلوم کرنا ضرور ہے دوسری منزل بعد اسکے آخرت کا حال بھی
 جان لینا واجب ہے اس لئے کہ ہر بشر کو وقت سفر آخرت کے ان دونوں منازل سے کام چلے گا
 اگر پہلے سے ہوشیار ہو رہا اور اس سفر کے لئے زیادہ ہم پہنچا لیا تو راہ میں آرام سے گزرے
 گی ورنہ جس صورت میں کہ سفر دنیا بمنزلہ سفر کے ہوتا ہے تو سفر آخرت کے شاید کا
 کیا ذکر ہے اس عقبہ کٹوڑ سے سواری رحمت و مغفرت الہی کے کوئی پار نہیں کر سکتا
 جو بات ہکول لازم ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنی طرف سے بعد صحت و عقیدہ توحید و ترک شرک باللہ کے
 بجا آوری و الفتن خدا و حفظ حد و در شرح میں قصور نہ کریں اور تحصیل اخلاص و صواب میں
 ہمت نہ ہاریں اخلاص سے یہ مراد ہے کہ کسی قول و فعل و حال عمل قلبی قابل سے سوا ذات
 واحد لا شریک لہ کے کوئی دوسرا مقصود و مطلوب نہ ہو شرک خفی و جلی کے ہوا بھی لگنے
 نہ پائے صواب سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ ہو وہ مطابق سنت صحیحہ مرفوعہ حکمہ مطہرہ کے ہو
 گرد بعت کے و امن عمل و عقیدہ پر پڑنے پائے گوا ایک ماننا و اس بدعت کو حسنہ کے پھر ہمراہ
 اس حالت کے جناب باری تعالیٰ شانہ میں رجوع و انابت و توبہ و استغفار و زماست کا وظیفہ
 بھی چلا جائے نفرت کے ہمراہ رجاء بھی موجود رہے خصوصاً وقت موت کے کہ وہ وقت اسی
 حسن ظن باللہ کا زیادہ تر محتاج ہوتا ہے اوس وقت پر راجحی عفو و مغفرت ہونا علامت
 خیر کی ہے

<p>براء الیہ فی الدجا تو سل فانت لمنی یا غایتی والمی صل فما زلت تعفو عن کثیر قہل لمن اشتکی حالی ومن اتق سل ویبقی علی ایوابہ بتدل لعنی بحود السید المتفضل لمن تلاب من زلاتہ یتقبل</p>	<p>قر فی ظلام اللیل واتصدھمی منا وقل یا عظیم العفو لا تقطع الرحا ویارب فا قبل تو بتی بتفضل اذا کنت تمحفونی وانت ذخیرتی حقیق لمرا خطی وعاد لما مضی ویبکی علی جسبہ ضعیف من البلا فصدت الھی رحمة وتفضلا</p>
<p>میں اپنے حال کو مصداق انہیں ابیات کا پاتا ہوں اور لوگوں کو دیکتا ہوں کہ وہ مجھ کو بدترین خلق خیال کرتے ہیں سو یہ خیال اونکا میرے نزدیک بھی صحیح ہے اسلئے کہ میرے عیوب باطن و ذنوب ظاہر اسقدر ہیں کہ میں اونکو مخفی نہیں رکھ سکتا اور نہ اونسے بشرہ انکار کر سکتا ہوں لکن مجھ کو اپنے رب رحیم و غفور کریم سے ناامیدی نہیں ہے وہ چاہے تو طاعت کثیرہ پر کپڑے اور چاہے تو زمین و آسمان بہرے گناہ ایک دم میں عفو کر دے اسلئے میں یہ کہتا ہوں</p>	
<p>ایمانہم انہی من ساکن النار ما ظنہم بعظیم العفو غفار</p>	<p>یارب قد حلف الاعداء واجتهدوا ایحلفون علی عیاء و یحصر</p>
<p>کسی کو اپنے نسب کا گمنام ہے کہ اولاد رسول میں ہوں کسی کو اپنے حسب پر فخر ہے کہ فلاں بادشاہ یا امیر یا نام یا مجتہد یا شیخ یا عالم یا صوفی کی اولاد میں ہوں کسی کو اپنے پیر کا ہر سا ہے کہ وہ دین دنیا کا حامی و شفیع ہے کسی کو اپنے اعمال پر اعتماد ہے کہ مہنہ بہت سے حسنا کئے ہیں کسی کو اپنے فضائل علمی کا غور ہو و ہکذا و ہکذا الحمد للہ تعالیٰ کہ مجھے فقیر حقیر بال پریشان حال کو سوئے فضل و کرم ذوالاکرام و الجلال کے کسی امر پر اعتماد و استناد نہیں ہے</p>	

اور نہ سوا توحید کے کوئی عمل صالح موجود ہے اور اگر بفرصت مجال کوئی عمل یا استعمال ہو بھی لو اور قبول و اقبال کا علم حاصل نہیں ہو سکتا ہے اس صورت میں بجز اسکے کہ شہادت کا الہ الا اللہ وان محمد اعبدہ ورسولہ کو دستاویز شہیرا یا جانی خصوصاً جبکہ توفیق غفور رحیم موت ہی انشاء اللہ تعالیٰ اسی کا طریقہ پر بنطق زبان یا تصدیق جناب آئی کوئی وسیلہ و ذریعہ نجات کا عذاب برزخ و عقاب محشر سے مشہور نہیں ہے رب انت ولی فی الدنیا و الاخرۃ توفیق مسلمان و المحققین بالصالحین

یا من تری مدلاً بعوض جناحها	فی ظلمة اللیل البہیم الایل
وتری عروق نیاطھا افترخھا	والمخ فذلک العظام المتحلل
اخقر لعبد تاب من فراطتہ	ماکان منہ فی الزمان الاول

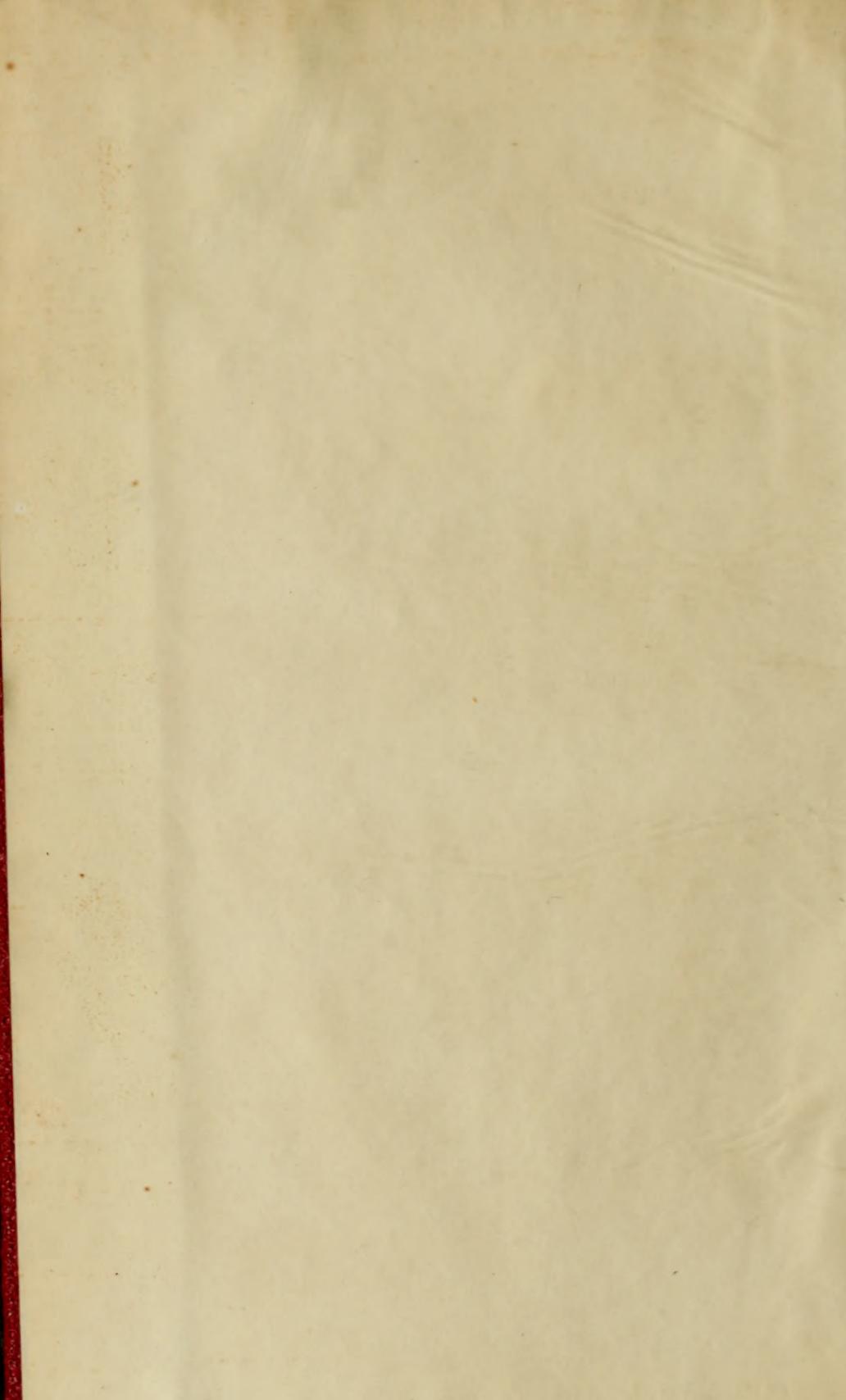
وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و سلام علی المرسلین آج روز یکشنبہ ہشتم رمضان ۱۳۵۵ ہجری کو یہ رسالہ ایک ہفتہ میں یا جو کس دل طبع و ضعف اعضاء کے ختم ہوا و الحمد لله الذی بنعمتہ تمہ الصالحات و ختمہ اللہ لنا بالحسنی و زیادہ و در تنافذ الدار الاخرۃ بمنہ و کرمہ و لطفہ و تفضلہ اسباب السیادۃ و البواب السعادۃ انہ علی ما یشاء قدیرہ بالا اجابۃ حمد

دوا

صحت نامہ دوار القلب القاسی

صواب	خطا	صفحہ سطر	صفحہ سطر	صواب	خطا	صفحہ سطر	صفحہ سطر
یاد آتی	آتی	۱۲	۳	یہی	یہی	۲	۲

صواب	خطا	صفحہ	صفحہ	صواب	خطا	صفحہ	صفحہ
علفتم	علضتم	۱۸	۳۷	هاذم	ہادم	۱۸	۳
نیرادفیم	نیرادفرم	۱۵	۳۱	قل	قلا	۷	۵
تعلوت	تعلوت	۱۳	۵۷	ولا	واکا	۷	۷
اجبتنی	اجبتنی	۱۰	۴۳	توتومیرا	تومیرا	۱۹	۷
بالمالحین	بالمالحین	۷	۴۴	حضرة	حضرة	۸	۶
ایک	ایک	۲	۶۷	جان اپنی	جان اپنا	۱۱	۷
۳ چل	۳ دن	۶	۶۸	شکورا	شکور	۶	۱۱
ساتھ	ساتھ	۱۳	۷۱	لالابرار	لاابرار	۹	۱۳
مطلع	مطلع	۱۲	۷۶	بدن کا	بدن	۳	۱۳
منظر	منظر	۸	۷۷	یعبد	تعبد	۱۶	۱۵
فلیمت	تلیمت	۱۹	۸۰	غدا	غدا	۷	۱۶
للتقاد	للتقاد	۱۸	۸۴	لیعلمن	لتعلمن	۸	۷
عبادة	عیاد	۱۰	۸۷	کوئی داعیہ	داعیہ	۱	۱۷
علیون	علیون	۱۹	۹۰	لوگ سیر	سیر	۱۷	۷
غماز	لماز	۴	۹۵	سو	سوا	۵	۲۰
لگے گا	لگا	۹	۹۷	اسرا دکھ	اسر دکھ	۱۳	۲۵
x	x	x	x	تیزغ	تیزغ	۳	۳۶





3 1761 07295049 6

BP

166

.815

M83

1887